روزنامہ

وطن

بڈگام

WATTAN
The Urdu Daily

جمعرات
19 دسمبر 2024

THURSDAY
19-DECEMBER-2024

صفحہ 08 — اشون کا کرکٹ سے ریٹائرمنٹ کا اعلان

صفحہ 08 — بابر اعظم کی ٹی ٹوئنٹی رینکنگ میں ترقی

The Urdu Daily WATTAN Budgam ■ RNI No. JKURD/2011/37141 ■ Vol: 14 | No: 288 | Pages: 08 ■ قیمت: 02 روپے ■ صفحات: 08 ■ شمارہ نمبر: 288 ■ جلد: 14 ■

دفعہ 370 کو منسوخ کرنے کیلئے ایک آہنی ارادے کی ضرورت تھی جو ہم نے کرکے دکھایا

کشمیر میں پتھراؤ اب قصہ پارینہ

جموں وکشمیر نے پچھلے پانچ سالوں میں 1.19 لاکھ کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کو راغب کیا: شاہ

سرینگر/18 دسمبر//

جموں کشمیر سے دفعہ 370 کو منسوخ کرنے کیلئے ایک آہنی ارادے کی ضرورت ہے جو وزیر اعظم نریندر مودی نے اپنے دوسرے دور میں کیا تھا کی بات کرتے ہوئے وزیر داخلہ امیت شاہ نے کہا کہ ''خونریزی کو بھول جاؤ، کشمیر میں اب کسی میں ایک پتھر بھی مارنے کی ہمت نہیں ہے۔'' انہوں نے دعویٰ کیا کہ جموں وکشمیر نے پچھلے پانچ سالوں میں 1.19 لاکھ کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کو راغب کیا ہے۔ سی این آئی کے مطابق مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے راجیہ سبھا میں کانگریس پر حملہ کرتے ہوئے کہا کہ پارٹی نے آئین کو ایک خاندان کی نجی جاگیر سمجھا اور پارلیمنٹ کے ساتھ دھوکہ بازی کی۔ انہوں نے کانگریس پر یہ بھی الزام لگایا کہ وہ آئین کے دفعہ

370 کو 70 سال تک ''ناجائز بچے'' کی طرح اپنی گود میں پال رہی ہے۔ کانگریس پر ریزرویشن مخالف ہونے کا الزام لگاتے ہوئے شاہ نے کہا کہ 1955 میں او بی سی کو ریزرویشن دینے کے لیے کاکا کالیلکر کمیشن تشکیل دیا گیا تھا لیکن اس کی رپورٹ کہیں نہیں ملی۔ امیت شاہ نے کہا ''جموں کشمیر سے دفعہ 370 کو منسوخ کرنے کیلئے ایک آہنی ارادے کی ضرورت ہے جو وزیر اعظم نریندر مودی نے اپنے دوسرے دور میں کیا تھا''۔ انہوں نے کہا ''کشمیر میں خونریزی کو بھول جاؤ، کسی میں ایک پتھر بھی مارنے کی ہمت نہیں ہے۔'' شاہ نے دعویٰ کیا کہ جموں وکشمیر نے پچھلے پانچ سالوں میں 1.19 لاکھ کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کو راغب کیا ہے۔ انہوں نے کانگریس پر یہ بھی الزام لگایا کہ وہ آئین کے دفعہ 370 کو 70 سال تک ''ناجائز بچے'' کی طرح اپنی گود میں پال رہی ہے۔ انہوں نے کانگریس سے یہ بھی پوچھا کہ کیا وہ مسلم پرسنل لا کی حمایت کرتی ہے اور الزام لگایا کہ پارٹی نے کبھی بھی پسماندہ طبقات کی فلاح و بہبود کے لیے کام نہیں کیا۔ شاہ نے زور دے کر کہا کہ بی جے پی پہلے ہی اتراکھنڈ میں ایک مشترکہ سول کوڈ (یونیفارم سول کوڈ) لا چکی ہے اور اسے تمام ریاستوں میں نافذ کرے گی۔ بی جے پی اور کانگریس کے ذریعہ لائی گئی آئین میں ترمیم کے درمیان فرق کرنے کی کوشش کرتے ہوئے، شاہ نے دعویٰ کیا کہ اپوزیشن پارٹی، جب وہ اقتدار میں تھی، آزادی اظہار سمیت حقوق کو کم کرنے کی کوشش کرتی تھی، اور۔۔۔۔101

وادی میں چلہ کلان سے قبل سردی کی شدید لہر جاری

بدھ کو پورے دن کشمیر بھر میں یخ بستہ برفانی ہواؤں کا چیلنج

سری نگر: ۱۷، دسمبر//

منگل اور بدھ کی درمیانی رات درجہ حرارت میں تھوڑی بہتری کے باوجود پوری کشمیر وادی میں سردی کی شدت برقرار ہے جبکہ بدھ کو پورے دن یخ بستہ برفانی ہوائیں چلنے سے لوگوں کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، اور سردی کی لہر سے بچنے کیلئے لوگوں نے بازاروں، سڑک کناروں اور دیگر مقامات پر لکڑی، کاغذ کے خالی ڈبے وغیرہ جلائے۔ اس دوران سردی کی شدت کے باعث جھیل ڈل سمیت کئی آبی ذخائر اور سری نگر سمیت کئی علاقوں میں پانی کی سپلائی لائنیں سے منجمد ہونے کا سلسلہ جاری ہے۔ موسمیاتی ماہرین۔۔۔102

وادی کے شمال وجنوب میں 6 منشیات فروش گرفتار

سرینگر/18 دسمبر//

سماج سے منشیات کی لعنت کو ختم کرنے کی اپنی کوششوں کو جاری رکھتے ہوئے پولیس نے سرینگر، کپواڑہ، شوپیاں اور کولگام میں 06 منشیات فروشوں کو گرفتار کیا اور ان کے قبضے سے ممنوعہ مادہ برآمد کیا۔ سی این آئی کے مطابق سرینگر میں تھانہ نوہٹہ کی پولیس پارٹی نے ملکہ چوک پر معمول کے ناکے کی چیکنگ کے دوران ایک شخص کو مشکوک حالت میں گرفتار کیا۔ تلاشی کے دوران اس کے قبضے سے۔۔۔103

شیونگر کٹھوعہ میں دوران شب آتشزدگی کی انتہائی دلخراش واردات

سابق ڈی ایس پی اور دو معصوم بچوں سمیت 6 افراد دم گھٹنے سے لقمہ اجل، چار دیگر زخمی

سری نگر: ۱۸، دسمبر//

جموں خطے کٹھوعہ ضلع میں منگل اور بدھ کی درمیانی رات ایک انتہائی المناک واردات کے دوران ایک سابق ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اور 2 بچوں سمیت 6 افراد جو دم گھٹنے سے اسوقت ہلاک ہوگئے، جب ان کے کرائے کے مکان میں آگ لگ گئی۔ واقعے میں زخمی ہونے والے دیگر 4 افراد اسپتال میں زیر علاج ہیں۔ لیفٹنٹ گورنر منوج سنہا، وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ، کابینہ وزراء اور کئی سیاسی لیڈروں نے المناک واقعے میں قیمتی جانوں کے ضیاں پر سخت صدمہ ظاہر کرتے ہوئے سوگوار خاندانوں کے ساتھ تعزیت کا اظہار اور زخمیوں کی فوری صحت یابی کیلئے دعائیں کیں۔ جے کے این ایس کے مطابق مقامی لوگوں نے منگل اور بدھ کی درمیانی رات تقریباً ڈھائی بجے ایک مکان میں آگ لگتی دیکھی اور اس کے مکینوں کو بچانے کیلئے دوڑے۔ لوگوں۔۔۔104

عوام نے وقتاً فوقتاً دیکھا ہے کہ کس طرح کانگریس نے

امبیڈکر کی وراثت کو ختم کرنے کیلئے ہر گندی چال کھیلی: وزیر اعظم نریندر مودی

سرینگر/18 دسمبر//

ملک کے لوگوں نے وقتاً فوقتاً دیکھا ہے کہ کس طرح ایک پارٹی نے امبیڈکر کی وراثت کو ختم کرنے کیلئے ہر ''گندی چال'' کھیلی کی بات کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ کانگریس برسوں اقتدار میں بیٹھی رہی لیکن اس نے درج فہرست ذات اور درج فہرست قبائل کو بااختیار بنانے کیلئے کچھ نہیں کیا۔ سی این آئی کے مطابق وزیر اعظم نریندر مودی نے بدھ کے روز بابا صاحب امبیڈکر پر

وزیر داخلہ امیت شاہ کے تبصرے کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ شاہ نے امبیڈکر کی توہین کرنے کی کانگریس کی سیاہ تاریخ کو بے نقاب کیا جس کے بعد وہ ان کے پیش کردہ حقائق سے واضح طور پر چونک گئے اور دنگ رہ گئے۔ ایکس پر پوسٹس کی ایک سیریز میں وزیر اعظم مودی نے کہا کہ کانگریس برسوں اقتدار میں بیٹھی رہی لیکن اس نے درج فہرست ذات اور درج فہرست قبائل۔۔۔105

چین بھارت کیساتھ اعتماد کو مضبوط کرنے

تعلقات کو دوبارہ پٹری پر لانے کیلئے تیار: چینی سفیر

سرینگر/18 دسمبر//

چین بھارت کے ساتھ اعتماد کو مضبوط کرنے، تعلقات کو دوبارہ پٹری پر لانے کیلئے تیار کی بات کرتے ہوئے چینی سفیر نے کہا کہ خلوص نیت اور نیک نیتی کے ساتھ اختلافات کو حل کریں اور دوطرفہ تعلقات کو جلد از جلد مستحکم اور صحت مند ترقی کی راہ پر گامزن کریں۔ سی این آئی کے مطابق بھارت میں چین کے سفیر ژو فیہونگ نے بدھ کو کہا کہ چین ہندوستان کے ساتھ کام کرنے اور ہندوستانی اور چینی رہنماؤں کے درمیان مفاہمت کو عملی جامہ پہنانے کیلئے تیار ہے۔ یہ تبصرے بیجنگ میں قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوول اور چین کے وزیر خارجہ وانگ یی کے درمیان خصوصی نمائندوں کی 23 ویں میٹنگ سے پہلے سامنے آئے ہیں۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں سفیر نے کہا کہ چین بھارت کے ساتھ کام کرنے کیلئے تیار ہے تاکہ چین اور بھارت کے رہنماؤں۔۔۔106

منشیات کیخلاف جنگ، دو سالوں میں 2200 کیسز درج

3200 افراد گرفتار، چالیس کروڑ روپے کی 150 جائیدادوں کو بھی ضبط کیا گیا: آئی جی پی کشمیر

سرینگر/18 دسمبر//

منشیات کے خلاف جنگ کے دوران کشمیر میں گزشتہ دو سالوں میں تقریباً 2200 ایف آئی آر درج کی گئی ہیں اور 3200 کو گرفتار کیا گیا ہے کی بات کرتے ہوئے انسپکٹر جنرل آف پولیس وی کے بردی نے کہا کہ ہماری مسلسل کوشش ہے کہ منشیات فروشوں کا گھیرا تنگ کیا جائے اور ہم نے دکانداروں کے خلاف سخت کارروائی کی ہے۔ سی این آئی کے مطابق ایک مقامی روزنامہ کے

ساتھ بات کرتے ہوئے انسپکٹر جنرل آف پولیس کشمیر زون وی کے بردی نے کہا کہ منشیات فروشوں کیخلاف پولیس کی فیصلہ کن کارروائی جاری ہے اور گزشتہ دو سالوں کے دوران تقریباً 2200 ایف آئی آر درج کی گئی ہیں اور 3200 کو گرفتار کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کارروائی جموں وکشمیر پولیس کی جانب سے منشیات کے استعمال کے خلاف شروع کیے گئے۔۔۔107

کشمیر یونیورسٹی کی نوٹیفکیشن، یکم جنوری سے 23 فروری

تک یونیورسٹی اور سیٹلائٹ کیمپس میں سرمائی تعطیلات

سری نگر: ۱۸، دسمبر//

کشمیر یونیورسٹی نے بدھ کے روز مرکزی اور اس کے سیٹلائٹ کیمپس میں یکم جنوری سے 23 فروری 2025 تک موسم سرما کی تعطیلات کا اعلان کیا۔ جے کے این ایس کے مطابق کشمیر یونیورسٹی کے جوائنٹ رجسٹرار نے ایک نوٹیفکیشن میں کہا کہ یونیورسٹی کے تدریسی شعبے اور اس کے سیٹلائٹ کیمپس یکم جنوری سے 23 فروری 2025 تک موسم سرما کی تعطیلات منائیں گے۔ تاہم، محکمانہ دفاتر معمول کے مطابق کام کریں گے اور سیٹلائٹ کیمپسوں اور مراکز کے شعبہ کے سربراہان، ڈائریکٹرز اور کارڈی نیٹر اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ امتحانات اگر کوئی ہیں، اور دیگر سرگرمیاں شیڈول کے مطابق منعقد۔۔۔108

امروہی ٹنگڈار میں اسلحہ اور منشیات برآمد

کپواڑہ: ۱۸، دسمبر//

مخصوص انٹیلی جنس معلومات پر کارروائی کرتے ہوئے فوج اور جموں وکشمیر پولیس کی طرف سے کپواڑہ ضلع کے سرحدی علاقے ٹنگڈار کے امروہی گاؤں میں ایک مشترکہ آپریشن کیا گیا، جس کے نتیجے میں اسلحہ وگولہ بارود کا ذخیرہ اور بڑی مقدار میں منشیات برآمد ہوئی۔ خبر رساں ایجنسی جے کے این ایس کے مطابق۔۔۔109

ون نیشن ون الیکشن بل آئین کے نئے دور کا آغاز

بل ہمارے جمہوری عمل کے موثر کام کو یقینی بنانے کیلئے مودی سرکار کے عزم کی مثال

سرینگر/18 دسمبر//

''ون نیشن ون الیکشن'' بل ملک آئین کے جشن میں نئے دور کا آغاز کرے گا کی بات کرتے ہوئے بی جے پی کے قومی جنرل سیکرٹری ترون چگھ نے کہا کہ بل ہمارے جمہوری عمل کے بغیر کسی رکاوٹ اور موثر کام کو یقینی بنانے کیلئے وزیر اعظم مودی حکومت کے عزم کی ایک مثال ہے۔ سی این آئی کے مطابق بی جے پی کے قومی جنرل سیکرٹری ترون چگھ نے مرکزی وزیر قانون ارجن رام میگھوال کے ذریعہ آئین (ایک سو انتیسویں ترمیم) بل، 2024، جسے ''ایک قوم، ایک انتخاب'' سے متعلق بل کے نام سے جانا جاتا ہے، پیش کرنے کی ستائش کی۔ ایک بیان میں چگھ نے کہا ''ایک قوم ایک الیکشن بل ہمارے جمہوری عمل کے بغیر کسی رکاوٹ اور موثر کام کو یقینی بنانے کے لیے وزیر اعظم مودی حکومت کے عزم کی ایک مثال ہے۔ اس بل میں بیان کردہ شقیں ملک بھر میں بیک وقت انتخابات کے نفاذ کی راہ ہموار کریں گی، ایک ایسی اصلاحات۔۔۔110

جموں وکشمیر میں 1.27 لاکھ جعلی راشن کارڈ منسوخ

گیارہ سالوں میں 5.87 کروڑ راشن کارڈ منسوخ کئے گئے

سرینگر/18 دسمبر//

مرکزی حکومت نے جموں وکشمیر میں 2013 سے لے کر اب تک 1,27,872 جعلی اور ڈپلیکیٹ پبلک ڈسٹری بیوشن سسٹم (PDS) راشن کارڈ منسوخ کیے ہیں۔ جبکہ لداخ میں ایسے 702 راشن کارڈ منسوخ کیے گئے ہیں۔ یہ اقدام ڈیجیٹائزیشن، آدھار لنکنگ، اور ای۔کے وائی سی تصدیق کے ذریعے نااہل استفادہ کنندگان کو ختم کرنے کی وسیع تر ملک گیر مہم کا حصہ ہے۔ وائس آف انڈیا کے مطابق راجیہ سبھا میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے، امور صارفین، خوراک اور عوامی تقسیم کے وزیر مملکت نیمو بین جینتی بھائی بمبھانیہ نے انکشاف کیا کہ 2013 سے 2024 تک ملک بھر۔۔۔111

ہندوستان کے لسانی ورثے کی ترقی کے تئیں اپنے عزم پر قائم

زبانوں میں بے پناہ تنوع کے ساتھ ہندوستان دنیا میں ایک منفرد نمونہ: ریڈی

سرینگر/18 دسمبر//

حکومت ہند، ہندوستان کے بھرپور لسانی ورثے کے تحفظ، فروغ اور ترقی کے تئیں اپنے عزم پر قائم ہے کی بات کرتے ہوئے مرکزی وزیر جی کشن ریڈی نے کہا کہ زبانوں میں بے پناہ تنوع کے ساتھ ہندوستان دنیا میں ایک منفرد نمونہ ہے، جہاں زبانیں محض مواصلات کے وسیلے نہیں بلکہ علم، ثقافت اور روایات

کے انمول ذخائر ہیں۔ سی این آئی کے مطابق پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مرکزی وزیر جی کشن ریڈی نے 2047 تک ترقی یافتہ ہندوستان کیلئے حکومت کے ویژن پر زور دیا اور ثقافتی ترقی اور قومی اتحاد میں زبانوں کے اہم کردار پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ زبانوں میں بے پناہ تنوع کے ساتھ ہندوستان دنیا میں۔۔۔112

ایل او سی کے قریب جنگلات میں آتشزدگی

آگ پر قابو پانے کیلئے کوششیں جاری: محکمہ جنگلات

سرینگر/18 دسمبر//

پونچھ کے مینڈھر سرحدی علاقے میں وسیع جنگلات میں بھیانک آگ بھڑک اٹھی ہے جس کے نتیجے میں سینکڑوں درختاں آگ کی لپیٹ میں آچکے ہیں۔ اس بیچ محکمہ جنگلات نے بتایا ہے کہ مسلسل خشک سالی کے نتیجے میں جنگلات میں آگ بھڑکنے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے اور آگ پر جلد قابو پانے کی کوشش کی جائے گی۔ وائس آف انڈیا کے مطابق جموں وکشمیر میں پونچھ ضلع کی مینڈھر تحصیل میں اپجھڈ کے جنگلات میں زبردست آگ بھڑک اٹھی ہے۔ جموں وکشمیر کی سیاحت حکام نے منگل کو بتایا کہ ایک بڑی آگ نے جنگل کے تقریباً 2 کلومیٹر کے علاقے کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور بڑی مقدار میں درختوں کو نقصان پہنچا۔ حکام کے مطابق، مقامی لوگوں نے محکمہ جنگلات، محکمہ جنگلی حیات، فوج۔۔۔113

دل کا دورہ پڑنے اور سٹروک کے واقعات میں اضافہ

خون موٹا ہونے سے نوجوان ہارٹ اٹیک کے شکار ہوتے ہیں

سرینگر/18 دسمبر//

انہوں نے کہا۔ ''کووڈ 19 کی وجہ سے پوری دنیا میں ''ہارٹ اٹیک'' اور سٹروک کے واقعات بڑھنے کا انکشاف کرتے ہوئے ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ کووڈ سے انسانوں میں جسمانی تبدیلی رونمائی ہوئی ہے اور کئی لوگوں میں اس مرض کی وجہ سے یا ''ویکسین'' کی وجہ سے خون کی روانی میں تبدیلی آئی ہے اور گاڑھا ہو چکا ہے جس کی وجہ سے نوجوانوں میں دل کا دورہ پڑنے کے واقعات بڑھ گئے ہیں۔ وائس آف انڈیا کے مطابق سرینگر میں ایک پریس کانفرنس کے دوران کئی امراض کے ماہر ڈاکٹروں۔۔۔114

The Urdu Daily WATTAN وطن

ہاتھ دھونا آپ کی زندگی بچا سکتا ہے

آج دنیا بھر میں ہاتھ دھونے کا عالمی دن منایا جارہا ہے۔ رواں برس اس دن کا مرکزی خیال ہاتھ دھونے اور غذا کے درمیان تعلق کا ہے۔ ہاتھ دھونے کے عالمی دن کو منانے کا مقصد اس عمل کی اہمیت کو اجاگر کرنا ہے جو بے شمار جان لیوا بیماریوں سے بچا سکتا ہے۔دنیا بھر میں اس وقت سالانہ **22** لاکھ اموات ایسی بیماریوں کے باعث ہوتی ہیں جن سے صرف درست طریقے سے ہاتھ دھونے سے محفوظ رہا جاسکتا ہے۔ ان بیماریوں میں نزلہ، زکام، نمونیا، ہیپاٹائٹس، اور سانس کی بیماریاں شامل ہیں۔ یہ **22** لاکھ اموات زیادہ تر ان پسماندہ ممالک میں ہوتی ہیں جہاں صحت و صفائی کی سہولیات کا فقدان اور بے انتہا غربت ہے۔اس قدر غربت کہ یہ لوگ ایک صابن خریدنے کی بھی استطاعت

کیا آپ کے بال بھی وقت سے پہلے سفید ہونے لگے ہیں

عام طور پر ایشیائی لوگوں کے بالوں کا رنگ سیاہ ہوتا ہے اور **50** برس کی عمر کے بعد ہی بال سفید ہوتے ہیں۔ جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ بالوں میں موجود رنگت کو سیاہ بنانے والا سیل (**Cell**) یعنی میلانن (**Melanin**) عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ رنگ بنانا کم کردیتا ہے جس سے بالوں کا قدرتی رنگ سفیدی میں بدل جاتا ہے۔اسی لئے سفید بال بڑھتی عمر کی علامت سمجھے جاتے ہیں مگر **20** برس سے کم عمری میں لڑکیوں کے بال سفید ہونا پری میچورٹی (**maturityPre**) ہے۔اب تک میڈیکل سائنس میں کوئی ایسا علاج دریافت نہیں ہوا جس کے ذریعے سفید بالوں کو قدرتی طور پر دوبارہ کالا کیا جاسکے ہاں البتہ سفید بالوں کے بڑھنے کی رفتار کو سست ضرور کیا جاسکتا ہے۔ بہتر ہے کہ ایسی غذائیں کھائیں جن کے ذریعے جسم کو اینٹی آکسیڈنٹس (**Antioxadants**) کی مناسب مقدار مہیا ہوتی رہے۔ پالک بادام مچھلی، کدو، سورج مکھی کے بیجوں اور تخمیوں میں وافر مقدار میں پایا جانے والا وٹامن ای (**EVitamin**) اینٹی آکسیڈنٹس کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے۔اس کے علاوہ تمام موسمی سبزیاں اور پھل کھائیں عام طور پر سبز پتوں والی سبزیوں میں اینٹی آکسیڈنٹس کی کثیر مقدار پائی جاتی ہے۔اس کے علاوہ آلو، گاجر، لہسن، پیاز، بینگن، بند گوبھی، پھول گوبھی، ٹماٹر، انگور، آلو بخارا، اسٹرابیری آم، تربوز، مچھلی، دودھ اور خشک میوہ جات میں بھی اینٹی آکسیڈنٹس موجود ہوتے ہیں اس لئے انہیں بھی اپنی روزمرہ خوراک میں ضرور شامل کریں۔سفید بالوں سے متعلق مفروضے:عام طور پر کہا جاتا ہے کہ دماغ کی کمزوری کی وجہ سے کم عمری میں ہی بال سفید ہوجاتے ہیں۔ کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر سر میں سفید بال نظر آئے تو اسے فوراً کھینچ دیں، بال مزید نہیں بڑھتے جبکہ کچھ لوگوں کی رائے ہے کہ سفید بال کھینچنے سے بال مزید تیزی سے بڑھنے لگتے ہیں۔ماہرین نفسیات کے مطابق ذہنی دباؤ اور سٹریس جیسے نفسیاتی مسائل کی بنا پر کم عمری میں بال سفید ہوسکتے ہیں۔ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ زیادہ سوچ بچار کرنے والے لوگ جلد بوڑھے لگنے لگتے ہیں اور ماہرین طب کا ماننا ہے کہ دائمی نزلہ یعنی پرانا نزلہ بال سفید کرنے کا باعث بنتا ہے مگر اب تک میڈیکل سائنس میں ان میں سے ایک بھی مفروضہ درست ثابت نہیں ہوسکا۔بال سفید ہونے کی کئی وجوہات ہیں (**1**) وراثتی مسئلہ (**2**) تھائی رائیڈ گلینڈز (**ThyroidGlands**) کی خرابی (**3**) وٹامن بی ٹویلو (**B12**) کی کمی (**4**) وٹامن ای (**EVitamin**) کی کمی (**5**) بعض اوقات جسم کا ڈیفنس سسٹم (**DefenceSystem**) کمزور ہوجاتا ہے اور اپنے ہی ٹشوز (**Tissues**) کو کھانے لگتا ہے اسی طرح بالوں کی جڑوں میں موجود سیلز (**Cells**) جن سے بالوں کا رنگ کالا بنتا ہے، ختم ہوجاتے ہیں اور نتیجتاً بال سفید ہونے لگتے ہیں۔سفید بالوں کو چھپانا ممکن ہے۔ پہلے سے موجود سفید بالوں کو چھپانے کے لئے آپ ہیئر ڈائی (**DyeHair**) استعمال کرسکتی ہیں۔آج کل ویسے بھی لڑکیاں ہیئر ڈائی (**DyeHair**) کا شیڈ بدلتی رہتی ہیں۔آپ بھی اپنی شخصیت کے مطابق اور ہمیشہ اعلیٰ معیار کے ہیئر ڈائی ہی استعمال کریں۔عام طور پر ہیئر ڈائی یا سٹریکنگ (**Streaking**) وغیرہ کے لئے سیاہ بالوں پر کٹ ڈاؤن (**DownCut**) بھی کیا جاتا ہے یعنی بالوں کا قدرتی رنگ کاٹ کر مصنوعی رنگ چڑھایا جاتا ہے اور اس طرح ہیئر ڈائی کا شیڈ پختہ ہوجاتا ہے یا بالوں کو دھونے اور شیمپو کرنے سے کلر لیک (**LeakColor**) بھی نہیں ہوتا اور شیڈ ماند بھی نہیں پڑتا جبکہ جڑوں سے نئے نکلنے والے بال قدرتی رنگ کے ہوتے ہیں جنہیں کچھ عرصے کے بعد دوبارہ ڈائی کرنا پڑتا ہے۔

''انار'' صحت کیلئے بے حد مفید

انار جنت کا پھل مانا جاتا ہے۔قدیم یونان و مصر میں لوگ اسے نسلی زرخیزی اور لافانی زندگی کی علامت سمجھتے تھے۔انار کثیر المنافع پھل ہے۔ ذائقے کے لحاظ سے اس کی تین اقسام ہیں۔انار شیریں، انار ترش اور انار میخوش، یعنی کھٹا میٹھا۔یہ تینوں ہی اقسام دوا اور غذائی خصوصیات سے بھرپور ہیں۔انار قدرت کا شاندار تحفہ ہے۔ کہ اس کے درخت کی چھال، پھول، پھل کا چھلکا اور یہاں تک کہ پتیاں بھی مفید ہیں۔تحقیق نے ثابت کیا ہے کہ انار میں حیران کن طبی فوائد موجود ہوتے ہیں۔اس خوش ذائقہ پھل کے استعمال سے آپ کئی ایسے فوائد حاصل کرسکتے ہیں، جو آپ کو مہنگی دواؤں کے ذریعے حاصل ہوتے ہیں۔

وٹامنز اور توانائی کا خزانہ

انار میں کیلشیم، پوٹاشیم، فاسفورس، آئرن، ہائیڈروکلورک ایسڈ، فائٹو کیمیکلز، اینٹی آکسیڈنٹس، پولی فینول، کم کیلوریز اور وٹامن اے، بی اور سی موجود ہوتے ہیں۔ ڈائریا، پیچش اور جوڑوں کے درد میں انار کا استعمال کافی فائدہ مند ہے لیکن اس کا بہت زیادہ استعمال قبض کا باعث بھی بن سکتا ہے۔

وزن میں کمی کا باعث

100 گرام انار میں **83** کیلوریز ہوتی ہیں، جس سے آپ کو دن بھر بیدار، چوکنا اور توانا رہنے کے لیے توانائی ملتی ہے۔ اگر آپ ڈائٹ پر ہیں تو انار ضرور کھائیں کیونکہ اس میں بڑی مقدار میں فائبر موجود ہوتا ہے، جس سے آپ کو بھوک کم لگے گی اور آپ کا ہاضمہ بھی تیز ہوگا۔انار میں جذب ہونے والی چکنائی موجود نہیں ہوتی، جس کی وجہ سے یہ ڈائٹنگ کرنے والوں کے لیے بہترین غذا کا کام دیتا ہے۔ماہرین کے مطابق روزانہ انار کا جوس پینے سے کمر کے اردگرد چربی کا خاتمہ ہوجاتا ہے، اس کے قدرتی اجزا موٹاپے کا باعث بننے والے خلیات کا خاتمہ کر کے چربی پگھلانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

قوت مدافعت میں اضافہ

قوت مدافعت میں اضافے کے لیے وٹامن سی سب سے بہترین ہے اور انار میں یہ وٹامن سیب سے چار گنا زیادہ مقدار میں پایا جاتا ہے۔اس کے علاوہ اس میں وٹامن ای بھی کافی مقدار میں موجود ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ قدرت کا یہ انمول تحفہ جگر کی صحت کے لیے بھی بہت مفید ہے۔

مہاسوں اور بال گرنے میں کمی

اگر آپ روزانہ آٹھ اونس انار کا جوس پئیں، تو آپ کی جلد دانوں سے پاک، جوان اور چمکدار نظر آئے گی۔ پیونک ایسڈ کی وجہ سے انار کا جوس آپ کی جلد کو سردیوں میں خشکی اور کھردرے پن سے محفوظ رکھتا ہے۔ یہ ایسڈ بالوں کی جڑوں کو مضبوط بناتا ہے، جس کی وجہ سے بالوں کے گرنے میں کمی واقع ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے اکثر لوگ انار سے حاصل کردہ تیل کو جلد اور بالوں کیلئے استعمال کر رہے ہیں۔

کینسر سے بچاؤ

اگر انار کے استعمال کو معمول بنالیا جائے تو یہ چھاتی، بڑی آنت اور مثانے کے کینسر کے خلاف مدافعت فراہم کرتا ہے۔اس کے چھلکے میں ایلجک ایسڈ موجود ہوتا ہے، جو جلد کے کینسر کو بڑھنے سے روکتا ہے۔ اسی لیے آنکولوجی یعنی رسولیوں کے ماہرین اپنے مریضوں کو گودا ہوا انار باقاعدگی سے کھانے کا مشورہ دیتے ہیں۔انار کا باقاعدہ استعمال نہ صرف پروسٹیٹ کینسر اور آنتوں کے کینسر کو بڑھنے سے روک سکتا ہے بلکہ پروسٹیٹ کینسر کے خلیات کو ختم بھی کرسکتا ہے۔

دل کے امراض سے بچائے

انار میں موجود فائٹو کیمیکلز کولیسٹرول اور بلڈ پریشر کم کرتے ہیں جبکہ روزانہ انار کا ایک اونس تازہ جوس پینے سے آپ کی کیروٹڈ آرٹری میں موجود رکاوٹیں دور ہوتی ہیں، یہ رکاوٹیں اسٹروک اور دل کی دیگر بیماریوں کا باعث بنتی ہیں۔ وٹامن سی، وٹامن بی فائیو، پوٹاشیم اور فائبر سے بھرپور اس پھل کے سفید چھلکے اور باہر کی پتلی جلد بھی کھائی جاسکتی ہے بلکہ وہ پھل کا ہی حصہ ہوتے ہیں۔ اس پھل میں اینٹی آکسیڈنٹس اور جراثیم کش خوبیاں بھی پائی جاتی ہیں۔صبح نہار منہ پانی کے علاوہ انار کا جوس پینا بے حد مفید ہے۔انار کا تازہ جوس (ایک گلاس) گرم کریں، جب بھاپ نکلنا شروع ہوجائے تو اسے نیم گرم حالت میں نہار منہ پی لیں یا پھر مٹھی بھر انار دانے کو آدھے لیٹر پانی میں دس منٹ اُبال کر نچوڑیں۔انجائنا کے مریضوں کو یہ پانی عام درجہ حرارت پر صبح کے وقت پینے کو دیں، اس سے سینے میں کھنچاؤ اور درد میں بے پناہ افاقہ ہوگا۔انجائنا کے ساتھ ساتھ دل کی رگوں کی بندش، کارڈیک اسکیمیا یعنی دل کو خون کی ناکافی مقدار پہنچنا اور ایسے مریض جو بائی پاس آپریشن کروانے والے ہوں، ان سب کو خالی پیٹ یہ پانی استعمال کرنے سے بے پناہ افاقہ ہوگا۔اس سے نہ صرف خون پتلا ہوتا ہے بلکہ ایل ڈی ایل یعنی برا کولیسٹرول ختم کرنے میں بھی مدد ملتی ہے۔ یہ ایچ ڈی ایل یعنی اچھے کولیسٹرول کی شرح میں بھی اضافہ کرتا ہے۔ انار کے استعمال سے خون میں لوتھڑے بننے کا عمل رک جاتا ہے۔ یہ شریانوں میں رکاوٹ پیدا ہونے سے بچاتا، خون کے بہاؤ کو برقرار رکھتا، بلڈ پریشر مناسب کرتا اور دل کی رگوں کی اندرونی سطح کے سخت ہونے کے عمل کو روک کر انہیں پھر سے صحت مند بناتا ہے۔

دانت موتی کی طرح چمکائے

انار کے خشک چھلکے کا سفوف کالی مرچ اور نمک کے ساتھ بطور منجن استعمال کیا جائے تو دانتوں اور مسوڑھوں کی کئی تکالیف سے نجات مل سکتی ہے۔اس کے باقاعدہ استعمال سے مسوڑھے مضبوط ہوجاتے ہیں جبکہ خون رسنا بھی بند ہوجاتا ہے۔ اس کے علاوہ پائیوریا کا خطرہ لاحق نہیں ہوتا اور دانت موتی کی طرح چمکنے لگتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وقفے وقفے سے فاقہ، ٹائپ ٹو ذیابیطس میں افاقہ

ٹورنٹو، کینیڈا: برطانوی ماہرین نے کہا ہے کہ ان کی نگرانی میں رہنے والے ٹائپ ٹو ذیابیطس کے ایسے تین مریضوں کو اپنی نگرانی میں رکھا جنہیں وقفے وقفے سے فاقے کروائے گئے اور اب تینوں افراد کو انسولین کی کوئی ضرورت نہیں رہی؟ اس کے لیے منصوبہ بندی کے تحت ماہرین نے ٹائپ ٹو ذیابیطس کے تین مریضوں کو وقفے وقفے سے فاقے کرائے اور اس سے حیرت انگیز نتائج برآمد ہوئے ہیں۔اس عمل کو طب کی زبان میں 'انٹرمٹنٹ فاسٹنگ' کہا جاتا ہے۔ یہ عمل ٹورانٹو میں واقع انٹینسو ڈائٹری مینجمنٹ کلینک میں انجام دیا گیا ہے۔تینوں مریض شوگر کنٹرول رکھنے کے انسولین کے محتاج تھے جن کی عمریں **40** سے **67** برس تھیں جن میں کولیسٹرول اور بلڈ پریشر کے امراض۔تحقیقی عمل میں معمول کے دوائیں اور انسولین دی جاتی رہیں لیکن ان میں سے دو افراد کو ہر **24** گھنٹے بعد **24** گھنٹے کا فاقہ کرایا گیا۔تیسرے مریض کو ایک ہفتے میں تین روز تک فاقہ کرایا گیا۔تمام شرکا کو فاقے کے روز شام میں کم کیلوری کی چائے، کافی، پانی یا یخنی دی گئی اور ہر ایک نے شام میں کم کیلوریز کا کھانا بھی کھایا۔اس سے قبل تمام مریضوں کو چھ گھنٹے تک غذائیت، ذیابیطس اور دیگر امور پر اہم لیکچر اور تربیت دی گئی۔ پھر ان سے کہا گیا کہ وہ دس ماہ تک اس پروگرام پر سختی سے عمل کریں۔اس دوران ان کا فاسٹنگ گلوکوز، دوسرا اوسط بلڈ گلوکوز، وزن اور کمر کی موٹائی کو مسلسل نوٹ کیا گیا۔حیرت انگیز طور پر ایک ماہ کے بعد ہی تینوں مریضوں کو انسولین کی ضرورت نہیں پڑی اور ایک مریض نے تو صرف پانچ روز بعد ہی انسولین سے جان چھڑالی۔دو مریضوں نے شوگر کی ساری دوائیں چھوڑ دیں اور تیسرے مریض نے چار میں سے تین دوائیں ترک کردیں۔ سب نے اوسطاً **10** سے **18** فیصد وزن کم کیا۔ان کی بلڈ شوگر ریڈنگ بہتر ہوتی گئیں جسے کسی انقلاب سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔اس زبردست کامیابی کے بعد بھی ماہرین کسی حتمی نتیجے سے انکاری ہے۔ ایک تو سارے مریض مرد تھے اور ان کی تعداد بہت کم ہے لیکن سب کے باوجود فاقے کے حیرت انگیز نتائج ضرور برآمد ہوئے ہیں۔تاہم ماہرین نے اعتراف ضرور کیا ہے کہ فاقوں کو نظر انداز کیا جاتا رہا ہے لیکن وہ شوگر کے مریضوں کے لیے بہت فائدہ مند ثابت ہوسکتے ہیں۔یہ تحقیق برٹش میڈیکل جرنل میں شائع ہوئی ہے۔

موسمیاتی تبدیلی انسانی صحت کے لیے کتنی نقصان دہ

دنیا کی سلامتی کو درپیش نظر مسائل کے علاوہ بڑھتی ہوئی موسمیاتی تبدیلی ایک اہم خطرہ ہے جس کا حل ضروری ہے۔ماحولیاتی تبدیلی سے متعلق اقوام متحدہ کے خصوصی پینل کی رپورٹ میں تشویش کا اظہار کیا گیا کہ اگر گلوبل وارمنگ کے بڑھتے ہوئے اثرات کو روکنے کی کوشش نہیں کی گئی تو مزید خطرات درپیش ہوں گے۔ماحولیاتی تبدیلی انسانی صحت کو مختلف طریقوں سے متاثر کرسکتی ہے جو کچھ یوں ہیں :حشرات کی پیداوار میں اضافہ:ماحولیاتی ماہرین کا کہنا ہے کہ درجہ حرارت اور فضا میں نمی کے تناسب میں اضافہ مچھروں اور دیگر حشرات کی افزائش نسل کے لیے بہتر ماحول فراہم کرتا ہے، اس وجہ سے ان کے ذریعے پھیلنے والی بیماریوں میں اضافہ ہوسکتا ہے۔موسمیاتی تبدیلی دنیا بھر میں نہ صرف حشرات کی تقسیم کو متاثر کرتی ہے بلکہ ان میں موجود وائرس کی تعداد بیماریوں کے خطرات میں بھی اضافہ کرتی ہے۔آلودہ پانی سے انفیکشن :درجہ حرارت اور بارشوں میں اضافہ خصوصاً گرمیوں میں شدید بارشوں کی وجہ سے آلودہ پانی کے ذریعے دیگر انفیکشن کے پھیلاؤ میں اضافہ ہوسکتا ہے۔علاوہ ازیں اس بات کا بھی اندیشہ ہے کہ کرہ ارض کا بڑھتا ہوا درجہ حرارت سیلاب اور طوفانوں سے مزید تباہی لائے گا۔ذہنی امراض میں اضافہ:ماحولیاتی تبدیلی حیران کن طور پر ذہنی صحت سے وابستہ مسائل میں اضافے کا باعث بھی بنتی ہے، ایک تحقیق کے مطابق پانچ برس میں درجہ حرارت میں صرف ایک ڈگری اضافے سے ذہنی امراض میں **2** فیصد اضافہ ہوا تھا۔تحقیق میں کہا گیا تھا کہ درجہ حرارت اسی تناسب سے بڑھتا رہا تو **20** لاکھ افراد میں ذہنی پریشانیوں کا اضافہ ہوگا۔نیچر کلائمیٹ چینج کی تحقیق کے مطابق فی مہینہ ایک ڈگری سینٹی گریڈ اضافہ خودکشی کی شرح میں **0.68** فیصد اضافے کی وجہ ہے، ایک اندازے کے مطابق **2050** تک درجہ حرارت میں اضافہ **14** ہزار افراد کی خودکشی کی وجہ ہوگا۔ٹائپ **2** ذیابیطس:کرہ ارض کا بڑھتا ہوا درجہ حرارت ٹائپ **2** ذیابیطس میں اضافے کا باعث بنتا ہے، محققین کے مطابق امریکا میں ایک ڈگری سینٹی گریڈ اضافے سے ذیابیطس کی شرح میں **4** فیصد اضافہ ہوتا ہے۔

بچے ماضی کے مقابلے جلد بالغ ہونے لگے

یورپی ملک ڈنمارک کے سائنسدانوں کی جانب سے کی جانے والی ایک حالیہ تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ اب بچے ماضی کے مقابلے جلد ہی بالغ ہو رہے ہیں۔علاوہ ازیں تحقیق سے یہ بات بھی سامنے آئی کہ بچوں کے بالغ ہونے کی عمر میں ہر سال کمی واقع ہو رہی ہے، یعنی کہ وہ کم عمری میں بالغ ہو رہے ہیں۔اگرچہ ماضی میں بھی بچوں کے بالغ ہونے کی عمر کے حوالے سے متعدد تحقیقات کی جا چکی ہیں، جن سے یہ ثابت ہوا ہے کہ بچے ماضی کے مقابلے جلد ہی بالغ ہونے لگے ہیں۔تاہم حالیہ تحقیق میں بچوں کے جلد بالغ ہونے کی وجوہات بھی جاننے کی کوشش کی گئی۔آکسفورڈ اکیڈمک کے سائنس جرنل ہیومن ری پروڈکشن میں شائع تحقیق کے مطابق بچے اب انتہائی کم عمری میں بالغ ہونے لگے ہیں۔رپورٹ کے مطابق ڈنمارک کی یونیورسٹی آف آرہس کے ماہرین کی جانب سے لیے گئے جائزے سے یہ بات بھی سامنے آئی کہ وہ بچے جلد ہی بالغ ہو جاتے ہیں، جن کی مائیں جلد بالغ ہوئی تھیں۔رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ بیٹیوں کے بالغ ہونے کا تعلق اپنی والدہ کے بالغ ہونے سے جا ملتا ہے، ڈیٹا سے یہ بات سامنے آئی کہ جن خواتین کے ہاں ایام خصوصی جلد ہوئے، ان کے بیٹے بھی جلد ہی بالغ ہوئے۔رپورٹ کے ماہرین نے تحقیقات کے دوران ڈنمارک کی **16** ہزار خواتین اور ان کے بچوں کے ڈیٹا اور بالغ ہونے کے اوقات کا جائزہ لیا۔جائزے سے پتہ چلا کہ جن بچوں کی مائیں جلد بالغ ہوئی تھیں، ان کے بیٹے بھی جلد بالغ ہوئے۔رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کم عمری اور جلدی میں بالغ ہونے بچوں اور خصوصی طور پر بچیوں میں بعد ازاں ذہنی مسائل اور بیماریاں بھی پائی جاتی ہیں۔رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ دنیا بھر میں بچے ماضی کے مقابلے میں جلد بالغ ہو رہے ہیں اور ہر سال ان کے بالغ ہونے کی عمر میں کمی واقع ہو رہی ہے۔رپورٹ میں بچوں کی پیدائش، بعد ازاں وزن اور بالغ ہونے کے بعد ان میں پائی جانے والی بیماریوں اور مسائل کا بھی جائزہ لیا گیا۔خیال رہے کہ اس وقت دنیا کے مختلف ممالک میں بچوں کے بالغ ہونے کی درست عمر کا تعین جدید تحقیقات کے باعث الگ الگ رکھا گیا ہے۔

غصہ آپ کی صحت کا دشمن

غصہ آنا معمولی سی بات ہے، یہ ایک ایسا فطری اور جذباتی عمل ہے، جو کسی بھی وقت، کہیں بھی اور کسی بھی ناخوشگوار صورتحال کے نتیجے میں سامنے آتا ہے مثلاً جب کوئی غلط راستے (رانگ وے) سے آتے ہوئے آپ کی گاڑی سے ٹکرا جائے یا آگے سے گزر جائے، یا جب آپ طویل محنت کرنے کے بعد کوئی اسائنمنٹ تیار کریں لیکن غلطی سے کسی کے ہاتھ سے اس پر چائے یا پانی گر جائے وغیرہ۔صحت کے ماہر ڈاکٹر مائیکل برٹن کے مطابق ''غصے کے دوران انسانی جسم میں حقیقی اور ذہنی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ غصے کے نتیجے میں انسانی جسم ہارمونز اور نیوروٹرانسمیٹر کی معمول سے زیادہ مقدار خارج کرتا ہے، جو کہ آپ کے دماغ پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ غصے کے دوران انسان کا دماغ معمول سے ہٹ کر عمل کرتا ہے''۔طبی ماہرین کبھی کبھار غصہ آجانے کو صحت مند قرار دیتے ہیں لیکن ہر وقت غصہ میں رہنا گھریلو یا سماجی تعلقات کے لیے ہی نہیں بلکہ آپ کی ذہنی اور جسمانی صحت کے لیے بھی نقصان دہ ہے۔

دل کی بیماریاں

طبی ماہرین غصہ اور مخالفت کے جذبات کو دل کی بیماری کے خطرے کی ایک ابتدائی علامت قرار دیتے ہیں۔ نیدر لینڈ کی ٹل برگ یونیورسٹی کے ڈاکٹر جان ڈینولٹ کے مطابق مختلف تجزیوں سے یہ بات ثابت ہے کہ جن صحت مند افراد کو دل کا دورہ پڑا اور ایسے لوگ جن میں دورہ پڑنے سے پہلے دل کی بیماری کی علامتیں موجود تھیں، ان میں غصہ اور مخالفانہ جذبات ابتدائی علامت کے طور پر پہلے سے موجود تھے۔ نفسیاتی معاملات دل کے امراض پیدا کرنے اور پہلے سے موجود دل کی بیماریوں میں اضافے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ معالجین کو غصے اور مخالفت کے جذبات کی علامتوں پر سنجیدگی سے توجہ دینی چاہیے اور ایسے مریضوں کو نفسیاتی علاج کے لیے بھیجنا چاہیے۔

ھائی بلڈ پریشر کا سبب

ہائپر ٹینشن یا ہائی بلڈ پریشر ایک ایسا مرض ہے، جو دیگر کئی امراض اور خطرات کو پیدا کرنے کا سبب بن سکتا ہے۔ اگر اس بیماری سے متعلق احتیاطی تدابیر اختیار نہ کی جائیں تو اس کا انجام دماغ کی رگ پھٹنے یا دل کا دورہ پڑنے کی صورت میں بھی ہوسکتا ہے۔ غصے کے دوران انسان کا بلڈ پریشر معمول سے زیادہ بڑھ جاتا ہے، جس کے باعث دل کو خون پمپ کرنے کے لیے اضافی محنت کرنا پڑتی ہے اور وہ دباؤ کا شکار ہوجاتا ہے۔

کمزور مدافعتی نظام

مختلف تحقیقات سے ثابت ہے کہ غصہ انسان کا مدافعتی نظام کمزور کرسکتا ہے اور مدافعتی نظام کی کمزوری مختلف بیماریوں کو حملہ آور ہونے کی دعوت دیتی ہے۔ طبی ماہرین کے مطابق مستقل غصہ میں رہنے کی عادت قوت مدافعت کو آہستہ آہستہ ناکارہ بنانے کا سبب بنتی ہے۔

ھاضمہ کیلئے نقصان دہ

غصہ انسان کی ذہنی اور قلبی صحت پر ہی نہیں بلکہ اس کے نظام انہضام پر بھی بری طرح اثر انداز ہوتا ہے۔ ہارورڈ میڈیکل اسکول کی تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ مستقل غصہ کرنے والے لوگوں کا نظام ہضم درست طور پر کام کرنا چھوڑ دیتا ہے، جس کی وجہ سے نہ صرف ان کی صحت متاثر ہوتی ہے بلکہ خوراک میں بھی کمی آتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دوا کے سائیڈ ایفیکٹس نے سر پر دوبارہ بال اگا دیئے

بوسٹن: حال ہی میں طبی سائنس کا ایک اور دلچسپ واقعہ سامنے آیا ہے کہ دائمی گنج پن کی ایک قسم 'ایلوپیشیا' میں مبتلا ایک نوعمر لڑکی کے بال اس وقت فوری طور پر اگ آئے جب اس نے ایک جلدی بیماری ایکزیما (**eczema**) کی دوا کھانا شروع کردی۔جرنل آف امریکن میڈیکل ایسوسی ایشن (جاما) میں شائع رپورٹ کے مطابق یہ لڑکی ایک طویل عرصے سے ایلوپیشیا ٹوٹالس کا شکار تھی جس میں سر کے تمام بال جھڑ جاتے ہیں اور صرف چکنی جلد ہی باقی رہ جاتی ہے۔ تاہم ایکزیما کی ایک دوا نے حیرت انگیز ضمنی اثر (سائیڈ ایفیکٹ) دکھایا اور تیزی سے اس کے سر پر بال اگنے لگے۔ واضح رہے کہ ایلوپیشیا ایک لاعلاج مرض ہے جسے ''آٹو امیون'' بیماریوں میں شمار کیا جاتا ہے جس میں بدن کا دفاعی نظام از خود بیدار ہوجاتا ہے اور کئی بیماریوں کی وجہ بنتا ہے لیکن ایکزیما کی ایک دوا سے دوبارہ بالوں کی افزائش سے خود ماہرین بھی حیران رہ گئے ہیں۔ماہرین اب بھی پر یقین نہیں کہ عین یہی طریقہ ایلوپیشیا ٹوٹالس کے دیگر مریضوں کو بھی فائدہ دے سکتا ہے لیکن قابل عمل ہونے کی صورت میں اس سے گنج پن میں مبتلا لاتعداد مریضوں کو افاقہ ہوسکتا ہے۔ میساچوسیٹس جنرل ہاسپٹل (ایم جی ایچ) کی ڈاکٹر ماریانہ میکریڈیس نے کہا کہ اس لڑکی کے سر پر دو سال کی عمر کے بعد سے بال نہیں اگے تھے لیکن اب بالوں کی دوبارہ افزائش سے ہم بہت حیران ہیں کیوں کہ اس مرض کے علاج میں دیگر طریقے بھی لڑکی کو فائدہ نہیں دے سکے تھے۔ڈاکٹروں کے مطابق یہ ایکزیما کی دوا ڈیوپی لیومیب کی جانب سے ایلوپیشیا کی شکار کسی مریض میں دوبارہ بالوں کی افزائش کا پہلا واقعہ ہے لیکن طبی تاریخ اتفاقی اور حادثاتی طور پر دریافت ہونے والی دواؤں سے بھری پڑی ہے جن میں ویلیم سے لے کر ویاگرا تک شامل ہیں۔

بچوں کی پیدائش کیلئے غیر ضروری آپریشن کی تعداد میں تشویشناک حد تک اضافہ

طبی تحقیق کے مطابق بعض ممالک میں بچوں کی پیدائش کے لیے غیر ضروری آپریشن کی تعداد میں گزشتہ **15** برسوں کے دوران 'خطرناک' حد تک اضافہ ہوا ہے۔ برطانوی نشریاتی ادارے 'بی بی سی' کی رپورٹ کے مطابق میڈیکل جریدے دی لینسیٹ کے مطابق سال **2000** میں تقریباً **1** کروڑ **60** لاکھ سیزیرین آپریشن ہوئے اور **2015** میں ان آپریشنز کی تعداد بڑھ کر **2** کروڑ **97** لاکھ تک پہنچ گئی۔ رپورٹ کے مطابق لاطینی امریکا کے ملک ڈومینیکا میں **58** فیصد بچوں کی پیدائش آپریشن کے ذریعے ہوئی۔ تحقیق میں بتایا گیا کہ ڈاکٹروں نے تصدیق کی کہ ہزاروں بچوں کی پیدائش میں آپریشن کی ضرورت نہیں تھی۔اس سے قبل ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (ڈبلیو ایچ او) نے بتایا تھا کہ آپریشن کے ذریعے بچوں کی پیدائش میں **15** فیصد اضافہ ہوا۔ اگر ڈبلیو ایچ او کے بتائے گئے **15** فیصد کو حالیہ تحقیق کے تناظر میں دیکھا جائے تو تقریباً **44** لاکھ **55** ہزار بچوں کی پیدائش میں آپریشن کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ محققین نے بتایا کہ ڈومینیکا، برازیل، مصر اور ترکی میں تقریباً **50** فیصد بچوں کی پیدائش میں آپریشن ہوئے تاہم برازیل نے **2015** میں پالیسی کا اطلاق کرتے ہوئے ڈاکٹروں سے آپریشن کی تعداد میں کمی کا کہا۔ تحقیق میں امیر اور غریب ممالک کے تناظر میں بھی انکشاف کیا گیا کہ بعض حالات میں خاص طور پر افریقہ میں بچوں کی پیدائش کے وقت ضرورت کے باوجود آپریشن نہیں کیا جاتا۔ پروفیسر سینڈال نے کہا کہ سیزیرین سیکشن (آپریشن) سے خاتون میں طبی مسائل جنم لیتے ہیں اور ہر مرتبہ آپریشن کی صورت میں طبی نوعیت کے سنگین مسائل پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ ڈاکٹر نے بتایا کہ نجی ہسپتالوں یا کلینکس میں بچے کی پیدائش کی تاریخ طے ہونے کی وجہ سے ڈاکٹر اور ہسپتال کو بہتر مالی فائدہ پہنچتا ہے۔

ہندوستان-سری لنکا سرمایہ کاری پر مبنی ترقی، رابطے اور باہمی تجارت میں اضافہ کریں گے

نئی دہلی//

ایک دوسرے کی سلامتی اور اسٹریٹجک مفادات کے تحفظ کے عزم کا اظہار کرتے ہوئے ہندوستان اور سری لنکا نے آج اپنی دوطرفہ شراکت داری میں سرمایہ کاری پر مبنی ترقی، رابطے اور باہمی تجارت کو بڑھانے پر اتفاق کیا۔ مذکورہ معاہدہ وزیر اعظم نریندر مودی اور سری لنکا کے صدر انورا کمارا ڈسانائیکے کے درمیان یہاں حیدرآباد ہاؤس میں وفود کی سطح پر بات چیت کے دوران طے پایا، جو یہاں ہندوستان کے دورے پر ہیں۔ ملاقات کے دوران دونوں ممالک کے درمیان استعداد کار میں اضافے اور باہمی تعاون سے متعلق دو مفاہمتی یادداشتوں پر دستخط کیے گئے۔ میٹنگ میں سری لنکا نے تمل ناڈو کے ماہی گیروں کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے انسانی ہمدردی پر مبنی رویہ اپنانے کے ہندوستان کے موقف کی حمایت کی اور قابل قبول حل تلاش کرنے تک ہندوستانی ماہی گیروں کی جانب سے متاثرہ علاقے میں بھاری مشینری کے ساتھ ماہی گیری روکنے کی درخواست کی۔ ہندوستان نے اس توقع کا اظہار کیا کہ تملوں کی امنگیں پوری ہوں گی۔ میٹنگ کے بعد مشترکہ پریس کانفرنس میں مسٹر مودی نے صدر ڈسانائیکا کا ہندوستان میں گرمجوشی سے

خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ "ہمیں خوشی ہے کہ آپ نے بطور صدر اپنے پہلے غیر ملکی دورے کے لیے ہندوستان کا انتخاب کیا ہے۔ آج کا دورہ ہمارے تعلقات میں نئی رفتار اور توانائی پیدا کر رہا ہے۔ ہم نے اپنی شراکت داری کے لیے مستقبل کے حوالے سے نظریہ اپنایا ہے۔ ہم نے اپنی اقتصادی شراکت داری میں سرمایہ کاری کی قیادت میں ترقی اور رابطے پر زور دیا ہے اور فیصلہ کیا ہے کہ فزیکل، ڈیجیٹل اور انرجی کنیکٹوٹی ہماری شراکت داری کے اہم ستون ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان بجلی کی گرڈ کنیکٹیویٹی اور ملٹی پروڈکٹ پیٹرولیم پائپ لائن کے قیام پر کام کیا جائے گا۔ سمپور شمسی توانائی کے منصوبے کو تحریک دی جائے گی۔ اس کے علاوہ سری لنکا کے پاور پلانٹس کو مائع قدرتی گیس (ایل این جی) فراہم کی جائے گی۔ دوطرفہ تجارت کو فروغ دینے کے لیے دونوں فریق 'ایکتا' کو جلد مکمل کرنے کی کوشش کریں گے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ہندوستان نے اب تک سری لنکا کو پانچ بلین ڈالر کا سستا قرض اور گرانٹ امداد فراہم کی ہے۔ سری لنکا کے تمام 25 اضلاع میں ہمارا تعاون ہے اور ہمارے منصوبوں کا انتخاب ہمیشہ شراکت دار ممالک کی ترقیاتی ترجیحات پر مبنی ہوتا ہے۔

اپنے ترقیاتی تعاون کو آگے بڑھاتے ہوئے ہم نے کنکیسنتورائی بندرگاہ کے احیا کے لیے گرانٹ امداد دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ انورادھاپورم ریل سیکشن کے سگنلنگ سسٹم اور تعلیمی تعاون کے تحت اگلے سال سے جافنا اور مشرقی صوبے کی یونیورسٹیوں میں 200 طلباء کو ماہانہ وظائف دیے جائیں گے۔ اگلے پانچ سالوں میں سری لنکا کے 1500 سرکاری ملازمین کو ہندوستان میں تربیت دی جائے گی۔ ہاؤسنگ، قابل تجدید توانائی اور بنیادی ڈھانچے کے ساتھ ساتھ ہندوستان سری لنکا میں زراعت، ڈیری اور ماہی پروری کی ترقی میں بھی مدد کرے گا۔ ہندوستان سری لنکا میں منفرد ڈیجیٹل شناختی پروجیکٹ میں بھی حصہ لے گا۔ مسٹر مودی نے کہا کہ "ہم دونوں مکمل طور پر متفق ہیں کہ ہمارے سیکورٹی مفادات ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔

ہم نے دفاعی تعاون کے معاہدے کو جلد حتمی شکل دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہائیڈروگرافی پر بھی تعاون کا معاہدہ ہوا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ کولمبو سیکورٹی کانکلیو علاقائی امن، سلامتی اور ترقی کے لیے ایک اہم پلیٹ فارم ہے۔ اس کے تحت سمندری سلامتی، انسداد دہشت گردی، سائبر سیکورٹی، اسمگلنگ اور منظم جرائم کے خلاف جنگ، انسانی امداد اور قدرتی آفات سے نجات جیسے موضوعات پر تعاون بڑھایا جائے گا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ہندوستان اور سری لنکا کے لوگوں کے تعلقات ہماری تہذیبوں سے جڑے ہوئے ہیں۔ جب پالی زبان کو ہندوستان میں 'کلاسیکی زبان' کا درجہ دیا گیا تو سری لنکا میں بھی یہ جشن منایا گیا۔ فیری خدمات اور چنئی-جافنا ہوائی رابطے نے سیاحت کو فروغ دیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ ہمارے ثقافتی تعلقات کو بھی مضبوط کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ناگاپٹنم اور کنکیسنتورائی فیری سروس کے کامیاب آغاز کے بعد فیری سروس اب رامیشورم اور تلیمنار کے درمیان شروع کی جائے گی۔ سری لنکا کے 'بدھسٹ سرکٹ' اور 'رامائن ٹریل' کے ذریعے سیاحت کی بے پناہ صلاحیتوں کا ادراک کرنے کے لیے بھی کام کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ "ہم نے ماہی گیروں کے ذریعہ معاش سے متعلق

مسائل پر بھی بات کی۔ ہم اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ ہمیں اس معاملے کے لیے انسانی ہمدردی کے ساتھ آگے بڑھنا چاہیے۔ ہم نے سری لنکا میں تعمیر نو اور مفاہمت پر بھی بات کی۔ صدر ڈسانائیکے نے مجھے اپنے جامع انداز کے بارے میں بتایا۔ ہمیں امید ہے کہ سری لنکا کی حکومت تملوں کی امنگوں کو پورا کرے گی اور سری لنکا کے آئین کو مکمل طور پر نافذ کرنے اور صوبائی کونسلوں کے انتخابات کرانے کے اپنے عہد کو پورا کرے گا۔ مسٹر مودی نے کہا کہ "میں نے صدر ڈسانائیکے کو یقین دلایا ہے کہ سری لنکا کی ترقی کے لیے ان کی کوششوں میں، ہندوستان ایک قابل اعتماد اور قابل اعتماد شراکت دار رہے گا۔ میں ان کے بودھ گیا کے دورے کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہوں، کہ یہ روحانی توانائی اور الہام سے بھرپور ہو۔ سری لنکا کے صدر انورا کمارا ڈسانائیکے نے کہا کہ سری لنکا کا صدر بننے کے بعد یہ میرا پہلا غیر ملکی دورہ ہے۔ میں بہت خوش ہوں کہ میں اپنے پہلے سرکاری دورے پر دہلی آسکا۔ مجھے دعوت دینے کے لیے میں ہندوستان کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا اور میں وزیر اعظم مودی اور صدر مرمو کا مجھ سمیت پورے وفد کی گرمجوشی سے مہمان نوازی کے لیے شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔

ملک میں 1.73 لاکھ آیوشمان آروگیہ مندر قائم کیے جارہے ہیں/ نڈا

نئی دہلی// مرکزی وزیر برائے صحت و خاندانی بہبود جے پی نڈا نے آج راجیہ سبھا میں بتایا کہ ملک میں 1.73 لاکھ آیوشمان آروگیہ مندر قائم کیے جارہے ہیں جن کا مقصد ابتدائی مراحل میں کینسر سمیت مختلف بیماریوں کا پتہ لگانا ہے۔ مسٹر نڈا نے ایوان میں وقفہ سوالات کے دوران ایک ضمنی سوال کے جواب میں یہ بات کہی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے یونیورسل اسکریننگ کے لیے عمر کی حد کو کم کرکے 30 سال کر دیا ہے، تاکہ بیماریوں کا ابتدائی مرحلے میں پتہ لگایا جاسکے اور پھر ان کا علاج کیا جاسکے۔ مسٹر نڈا نے کہا کہ دیا میں 55 ٹیلی مانس سینٹر قائم کیے گئے ہیں، جہاں دماغی امراض میں مبتلا لوگوں کی مدد کی جارہی ہے اور ان کے علاج میں مدد کی جارہی ہے۔ ان مراکز کے ذریعے دماغی امراض کا علاج بھی کیا جارہا ہے۔ ایک دیگر سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ صحت کی خدمات کو تیز کرنے کے لیے تربیت یافتہ کارکنوں کی تعداد میں اضافہ کیا جارہا ہے اور اس کے لیے ڈیجیٹل ٹریننگ بھی دی جارہی ہے۔ ایک اور ضمنی سوال کے جواب میں مسٹر نڈا نے کہا کہ زچہ بچہ عمل (جے ایس ایس کے) کے تحت حمل کے دوران تمام حاملہ خواتین پر کم از کم چار اور زیادہ سے زیادہ سات قسم کے ٹیسٹ کیے جاتے ہیں اور ضرورت کے مطابق مفت علاج بھی فراہم کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ریاست پر مبنی نہیں بلکہ آبادی پر مبنی اسکیم ہے اور یہ اسکیم ملک کی تمام حاملہ خواتین کے لیے ہے۔ اس میں بچے کی پیدائش سے پہلے تمام ضروری ٹیکے لگائے جاتے ہیں اور اس کی پوری ذمہ داری آشا کارکنوں پر عائد ہوتی ہے۔ آشا ورکرس کو ٹریننگ دی جاتی ہے اور وقتاً فوقتاً ان کو اپ گریڈ بھی کیا جاتا ہے۔

بحریہ اور ساحلی سلامتی کو فروغ دینے کیلئے 21,772 کروڑ روپے کے دفاعی حصول کو منظوری

نئی دہلی// یوم بحریہ (4 دسمبر 2024) کے موقع پر، وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ کی صدارت میں ڈیفنس ایکوزیشن کونسل نے کل 21,771 کروڑ روپے کی پانچ بڑی سرمایہ کے حصول کی تجاویز کے لیے اے او این کو منظوری دی۔ ان حصولیوں کا مقصد ہندوستان کی بحری اور ساحلی سلامتی کی صلاحیتوں کو بڑھانا ہے۔ دفاعی ڈھانچے کو مضبوط بنانے کے لیے حکومت کے عزم کو اجاگر کرتا ہے۔ منظوری کے ایک اہم حصے میں ہندوستانی بحریہ کے لیے 31 نئے واٹر جیٹ فاسٹ اٹیک کرافٹس کی خریداری شامل ہے۔ یہ تیز رفتار بحری جہاز بھارت کی وسیع ساحلی پٹی اور جزیرے کے علاقوں میں کم شدت والے میری ٹائم آپریشنز، نگرانی، اور تلاش اور بچاؤ مشن جیسے اہم کرداروں کے لیے ڈیزائن کیے گئے ہیں۔ مزید برآں، وہ بحری قزاقی کے خلاف کارروائیوں میں اہم کردار ادا کریں گے۔ ہیملٹن واٹر جیٹس سے لیس NWJFACs، تیزی سے حرکت کرنے والے کشتی دستکاری کو روکنے اور انسداد اسمگلنگ، ماہی گیری کے تحفظ اور تیز رفتار ردعمل کی کارروائیوں میں مدد کرنے کے قابل ہوں گے۔ بحری جہازوں کو گارڈن ریچ شپ بلڈرز اینڈ انجینئرز کی طرف سے تعمیر کیے جانے کا امکان ہے، جس سے مقامی صلاحیتوں کو یقینی بنایا جائے گا۔ ڈی اے سی نے 120 فاسٹ انٹرسیپٹر کرافٹ کی خریداری کی بھی منظوری دی۔ یہ دستکاری متعدد کردار ادا کرے گی جس میں اعلیٰ قیمت والے بحری اثاثوں جیسے کہ طیارہ بردار جہاز، تباہ کن اور آبدوزوں کی حفاظت شامل ہے۔ ان کی شمولیت سے ہندوستان کے ساحلی دفاعی ڈھانچے کو مزید تقویت ملتی ہے اور ساحلی پٹی کے ساتھ تیز، فیصلہ کن کارروائیوں کو انجام دینے کی بحریہ کی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ بحریہ کے حصول کے علاوہ، ڈی اے سی نے Su-30 MKI ہوائی جہاز کے لیے جدید الیکٹرانک وارفیئر سویٹ آلات کی خریداری کی منظوری دی، جس کو دشمن کے علاقے میں دشمن کے ریڈار اور ہتھیاروں کے نظام سے محفوظ رکھ کر ہوائی جہاز کو موثر طریقے سے چلانے کی صلاحیت کو بڑھانے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ اس جدید ٹیکنالوجی میں جیمنگ پوڈز اور اگلی نسل کا ریڈار وارننگ ریسیور شامل ہے۔

یقینی مقصد کی تکمیل نہ ہونے پر روکے جاسکتے ہیں منریگا فنڈز/ یوراج

نئی دہلی// دیہی ترقی کے مرکزی وزیر شیوراج سنگھ چوہان نے منگل کو لوک سبھا میں کہا کہ منریگا فنڈز کا مقصد ایک خاص مقصد کو پورا کرنا ہے اور اگر اس رقم کو کسی خاص مقصد کو پورا کرنے کے لیے استعمال نہیں کیا جاسکتا، تو اسے روکا جاسکتا ہے۔ وقفہ سوالات کے دوران ایک ضمنی سوال کے جواب میں مسٹر چوہان نے کہا کہ منریگا فنڈز کا مقصد ایک خاص مقصد کو پورا کرنا ہے۔ اگر اس رقم کو کسی خاص مقصد کی تکمیل کے لیے استعمال نہیں کیا جاسکتا تو اسے روکا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مغربی بنگال میں بڑے بڑے کاموں کو چھوٹا کرکے کچھ لوگوں کو فائدہ پہنچانے کا کام کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس اسکیم کے تحت نااہل افراد کو اہل بنایا گیا ہے اور ان کی تصدیق کر دی گئی ہے۔ کچھ دیہی ترقیاتی اسکیموں کے نام بدلے گئے۔ وہاں پی ایم آواس یوجنا کا نام بدل کر اپنے نام کرنے کا جرم کیا گیا ہے۔ یہ رقم غلط استعمال کے لیے نہیں ہے، جو گڑبڑی کی گئی ہے وہ صحیح پائی گئی ہے۔

حکومت خواتین کی زیر قیادت ترقی کے لیے پرعزم ہے/ اناپورنا دیوی

نئی دہلی// خواتین اور بچوں کی ترقی کی مرکزی وزیر، اناپورنا دیوی نے منگل کو میڈیا کو سنہ 2014 سے خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے حکومت کے اقدامات کے بارے میں بتایا۔ انہوں نے کہا کہ پی ایم مودی نے ہمیشہ خواتین کو بااختیار بنانے کی اہمیت پر زور دیا ہے۔ اس کو ذہن میں رکھتے ہوئے، ہم خواتین کی ترقی کی طرف پیش قدمی کر رہے ہیں۔" اناپورنا دیوی نے مختلف شعبوں میں خواتین کی حفاظت اور ترقی کو یقینی بنانے کے لیے 2014 سے حکومت کی طرف سے کیے گئے کئی اہم اقدامات پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے مزید کہا، "ناری شکتی وندن ایکٹ کو پی ایم مودی کی قیادت والی حکومت نے ان کوششوں کے ایک حصے کے طور پر منظور کیا تھا۔" انہوں نے یہ بھی نشاندہی کی کہ خواتین کے لیے صنفی بجٹ میں نمایاں اضافہ ہوا ہے، جس میں 2024-25 کے لیے 3 لاکھ کروڑ سے زیادہ مختص کیے گئے ہیں، جو کہ 2014 سے پہلے کے اعداد و شمار کے مقابلے میں کافی اضافہ ہے۔ اناپورنا دیوی نے کہا، "ایک کروڑ خواتین کو لکھپتی دیدی بنایا گیا ہے، اور ہمارا مقصد خواتین پر مبنی ترقیاتی اسکیموں کے ذریعے 3 کروڑ خواتین کو لکھپتی دیدی بنانا ہے۔" اناپورنا دیوی نے کہا کہ مرکزی حکومت خواتین کی زیر قیادت ترقی کے لیے پابند عہد ہے۔ "حکومت خواتین کی زیر قیادت ترقی کے لیے پرعزم ہے، جس کا مقصد 2037 تک زیادہ تر شعبوں میں ان کی شرکت کرنا ہے۔ نربھیا فنڈ کے تحت، 2014 سے اب تک 11,000 کروڑ روپے سے زیادہ کی تخمینہ رقم کے ساتھ تقریباً 49 اسکیمیں شروع کی گئی ہیں۔ مرکزی وزیر نے کہا کہ پردھان منتری ماترو وندنا یوجنا سے 3.5 کروڑ سے زیادہ خواتین مستفید ہوئی ہیں۔ یہ اسکیم ایک مرکزی اسپانسرڈ ڈی بی ٹی اسکیم ہے جس میں 5000 روپے کی نقد ترغیب (تین قسطوں میں) براہ راست حاملہ خواتین اور دودھ پلانے والی ماؤں کے بینک اکاؤنٹ میں فراہم کی جاتی ہے۔

امریکہ کیساتھ اسٹریٹجک شراکت داری پہلے سے کہیں زیادہ مضبوط ہے/ وزیر خارجہ

نئی دہلی//

وزیر خارجہ ڈاکٹر ایس جے شنکر نے پیر کو سی آئی آئی پارٹنرشپ سمٹ 2024 میں اپنے خطاب کے دوران ہندوستان اور امریکہ کے درمیان بڑھتی ہوئی اسٹریٹجک شراکت داری پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے دوسری ٹرمپ انتظامیہ کی غیر متوقع صلاحیت کو تسلیم کیا، لیکن اس بات پر زور دیا کہ امریکہ کے ساتھ ہندوستان کا اسٹریٹجک کنورژن صرف وقت کے ساتھ مضبوط ہوا ہے۔ مختلف ممالک نے پہلی انتظامیہ سے اپنے تجربات کیے ہیں اور ممکنہ طور پر دوسری انتظامیہ سے رجوع کریں گے۔ جہاں ہندوستان کا تعلق ہے، میں اعتماد کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ وقت کے ساتھ ساتھ امریکہ کے ساتھ اسٹریٹجک کنورژنس مزید گہرے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قدرتی طور پر، دو بڑی معیشتوں کے درمیان، ہمیشہ کچھ نہ کچھ دینا اور لینا ہوگا۔ جب ہم اقتصادی یا ٹیکنالوجی ڈومینز کو دیکھتے ہیں تو حالیہ برسوں میں قابل اعتماد اور بھروسے مند شراکت داری کے معاملے میں اضافہ ہوا ہے۔ جے شنکر کے مطابق، گہرا تعاون دونوں ممالک کے لیے خاص طور پر اقتصادی اور تکنیکی شعبوں میں نئے مواقع پیش کرتا ہے۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ ہندوستان کی

نوجوان، باصلاحیت افرادی قوت اے آئی، الیکٹرک گاڑیاں اور صاف توانائی جیسے شعبوں میں عالمی چیلنجوں سے نمٹنے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ وسیع تر عالمی تبدیلیوں سے خطاب کرتے ہوئے، جے شنکر نے عالمگیریت کے خلاف بڑھتے ہوئے ردعمل، امریکہ-چین کشیدگی، اور یوکرین تنازعہ پر تبادلہ خیال کیا، جس نے دنیا بھر میں صنعتوں اور معیار زندگی کو متاثر کیا ہے۔ انہوں نے ان چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے قابل اعتماد شراکت داروں کی تلاش میں قوموں کی بڑھتی ہوئی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ مزید برآں، جے شنکر نے گلوبل ساؤتھ میں ہندوستان کے کردار پر روشنی ڈالی، 78 ممالک کے ساتھ اس کی شراکت داری اور ترقیاتی امداد فراہم کرنے اور صلاحیت سازی کی کوششوں پر توجہ مرکوز کی۔ انہوں نے ہندوستان کو اپنی گھریلو صلاحیتوں کو مضبوط بنانے کی ضرورت پر زور دیا، مینوفیکچرنگ سے لے کر ہنر کی ترقی تک، عالمی شراکت دار کے طور پر اپنی اپیل کو بڑھانے کے لیے۔ آخر میں، جے شنکر نے ہندوستان سے مطالبہ کیا کہ وہ بین الاقوامی اتحاد کے ساتھ ملکی ترقی کو متوازن کرے تاکہ آنے والے سالوں میں ایک عالمی رہنما کے طور پر اپنی پوزیشن کو محفوظ بنایا جاسکے۔

پنجاب زرعی یونیورسٹی نے متحرک انٹر یونیورسٹی یوتھ فیسٹیول کا انعقاد کیا

چنڈی گڑھ// پنجاب زرعی یونیورسٹی (PAU) نے سالانہ پنجاب اسٹیٹ انٹر یونیورسٹی یوتھ فیسٹیول کی میزبانی کی۔ یہ چار روزہ ایونٹ ہے جس میں 15 یونیورسٹیوں کے 2,500 سے زائد طلباء نے شرکت کی، روایتی رقص سے لے کر تھیٹر کی پرفارمنس تک کے 15 متنوع مقابلوں میں اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ وزیر سوندھ نے اپنے خطاب میں نوجوانوں کی فلاح و بہبود کے لیے حکومت کے عزم پر زور دیا، سماجی و اقتصادی ترقی کی جانب ان کی توانائیوں کو بروئے کار لاتے کے اقدامات کو اجاگر کیا اور فنون اور ثقافتی تقریبات میں فعال شرکت کے ذریعے پنجاب کے امیر ثقافتی ورثے کو فروغ دیا۔ یہ میلہ مقابلوں سے ہٹ کر، شرکاء کے درمیان ذاتی ترقی، اعتماد پیدا کرنے اور قائدانہ صلاحیتوں کے لیے ایک پلیٹ فارم کے طور پر کام کرتا ہے

بھارت میں مولدووا کی سفیر نے سکریٹری ڈاکٹر دیویش چترویدی سے خیر سگالی ملاقات کی

نئی دہلی// جمہوریہ مولدووا کی سفیر محترمہ اینا تبان نے نئی دہلی کے کرشی بھون میں محکمہ زراعت اور کسانوں کی بہبود کے سکریٹری ڈاکٹر دیویش چترویدی سے خیر سگالی ملاقات کی۔ سفیر کا خیر مقدم کرتے ہوئے ڈاکٹر چترویدی نے ہندوستان اور مولدووا کے درمیان خوشگوار باہمی تعلقات پر زور دیا۔ انہوں نے زرعی شعبے میں ہندوستان کی اہم ترجیحات پر روشنی ڈالی، جس میں تلہن اور دالوں میں خود کفیل ہونا، فصلوں کے تنوع کو فروغ دینا، ڈیجیٹل زراعت مشن کو آگے بڑھانا، اور کسانوں کو خدمات کی فراہمی کو بہتر بنانے کے لیے پالیسیوں کا نفاذ شامل ہے۔ ڈاکٹر چترویدی نے کلین پلانٹ پروگرام کے قیام کے بارے میں بھی بات کی تاکہ بیماریوں سے بچا کر باغبانی کے پودے لگانے کے مواد تک رسائی کو یقینی بنایا جاسکے اور ساتھ ہی ساتھ قدرتی کھیتی سے متعلق قومی مشن کا مقصد پائیداری کو بڑھانا ہے۔ سفیر اینا تبان نے مالدووا کے زرعی شعبے کا ایک جائزہ پیش کیا، جس میں درپیش چیلنجوں کا خاکہ پیش کیا گیا۔ انہوں نے مولدووا کے متعدد ممالک کے ساتھ آزاد تجارتی معاہدوں (ایف ٹی اے) کے مضبوط نیٹ ورک پر بھی روشنی ڈالی، جس میں تجارت کے ممکنہ مارکیٹ مواقع کو اجاگر کیا گیا۔ سفیر نے مفاہمت نامے (ایم او یو) کے ذریعے ایک جوائنٹ ورکنگ گروپ (جے ڈبلیو جی) کے قیام کی منظوری کی صورتحال اور اے اینڈ ایف ڈبلیو سیکرٹری کے ساتھ سیب کی مارکیٹ تک رسائی کے بارے میں بھی تبادلہ خیال کیا۔ مفاہمت نامے پر دستخط کے بعد تعاون کے ممکنہ شعبوں کو اجاگر کرتے ہوئے، جوائنٹ سکریٹری (بین الاقوامی تعاون)، اے اینڈ ایف ڈبلیو، نے زرعی یونیورسٹیوں کے ساتھ علم کے تبادلے، ٹیکنالوجی کی منتقلی، تحقیق اور ترقی کے تعاون اور ہندوستان-مولدووا کے درمیان زرعی آلات میں تجارت کے مواقع پر زور دیا۔

سپلائی چین ریزیلینس معاہدے کے تحت سپلائی چین کونسل تشکیل دی گئی

امریکہ صدر اور ہندوستان نائب صدر ہوگا

نئی دہلی// ہندوستان نے نومبر 2023 میں انڈو پیسیفک اکنامک فریم ورک فار پراسپیریٹی (آئی پی ای ایف) کے تحت سپلائی چین ریزیلینس ایگریمنٹ (ستون II) پر دستخط کیے ہیں، جو کہ خطے میں 14 رکنی کثیر فریقی گروپ ہے۔ یہ معاہدہ قومی سلامتی اور اقتصادی استحکام کے لیے اہم سپلائی چین کو مضبوط بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ معاہدہ 24 فروری 2024 کو نافذ العمل ہوا۔ معاہدے کے تحت، امریکہ بطور صدر اور ہندوستان بطور نائب صدر پر مشتمل ایک سپلائی چین کونسل (ایس سی سی) قائم کی گئی ہے۔ آئی پی ای ایف کے شراکت دار عالمی جی ڈی پی کے تقریباً 40 فیصد، اور عالمی اشیا اور خدمات کی تجارت کا 28 فیصد نمائندگی کرتے ہیں، جو اسے بین الاقوامی تجارتی حرکیات کے لیے اہم بناتے ہیں۔ یہ معاہدہ فریقین کی معیشتوں میں کاروباری اداروں کے درمیان اقتصادی، کاروباری اور تجارتی تعلقات کو مضبوط بنانے اور اہم شعبوں میں سپلائی چین کی لچک کو بہتر بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ معاہدے کا آرٹیکل 6.10 آئی پی ای ایف سپلائی چین کی لچک، کارکردگی، پیداواریت، پائیداری کی شمولیت وغیرہ کو بہتر بنانے کے لیے نجی شعبے کی شمولیت کی بھی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ معاہدے کا آرٹیکل 10 آئی پی ای ایف کے شراکت داروں کے ذریعے قومی سلامتی، صحت عامہ اور حفاظت کو یقینی بنانے، یا اہم یا وسیع پیمانے پر اقتصادی رکاوٹوں کی روک تھام کے لیے اہم شعبوں یا اہم اشیا کی شناخت فراہم کرتا ہے۔ ہندوستان اہم شعبوں یا اہم اشیا کی شناخت کے لیے صنعت، اکیڈمی، ماہرین وغیرہ جیسے اسٹیک ہولڈروں کے ساتھ مل کر کام کر رہا ہے۔ ستمبر 2024 میں، واشنگٹن میں پہلی ایس سی سی میٹنگ کے نتیجے میں ایکشن پلان ٹیمیں تشکیل دی گئیں جو سیمی کنڈکٹر، اہم معدنیات اور کیمیکل جیسے اہم شعبوں پر توجہ مرکوز کرتی ہیں۔ میٹنگ میں، ہندوستان نے صحت کی دیکھ بھال/ فارماسیکٹر پر ایک مجوزہ ایکشن پلان ٹیم کی قیادت کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ لاجسٹک اور سامان کی نقل و حرکت اور ڈیٹا اور تجزیات پر توجہ مرکوز کرنے والی دو ذیلی کمیٹیاں بھی تشکیل دی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ گزشتہ دو سالوں میں محکمہ تجارت نے امریکہ کے ساتھ دو مفاہمت ناموں پر دستخط کیے ہیں: ایک سیمی کنڈکٹر کے شعبے میں اور دوسرا اہم معدنیات کے شعبے میں۔ یہ دونوں ہندوستان کی سپلائی کو محفوظ بنانے کی جانب ایک مضبوط قدم ہیں۔ کامرس اور صنعت کے مرکزی وزیر مملکت جناب جتن پرساد نے آج لوک سبھا میں ایک تحریری جواب میں یہ معلومات فراہم کی ہے۔

سولاپور کے گاؤں میں پولس نے ای وی ایم کے بغیر بیلٹ پیپر سے ووٹنگ کو ناکام بنادیا، پولنگ منسوخ

سولاپور/ممبئی//

مہاراشٹر کے شہر سولاپور کے مارکاڈواڑی گاؤں میں پولیس نے ای وی ایم کے بغیر بیلٹ پیپر سے ووٹنگ کروانے کی کوشش کو ناکام بنا دیا، جس کے بعد پولنگ منسوخ کردی گئی ہے اور 5 دسمبر تک کرفیو نافذ کردیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ مقامی لوگوں نے الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں (ای وی ایم) کے نتائج پر شکوک و شبہات ظاہر کیا تھا اور اس کے پیش نظر شبہات کو دور کرنے کے لئے ظاہری طور پر فرضی بیلٹ پیپر سے انتخاب کے ذریعے کرانے پولنگ کا فیصلہ کیا گیا جسے پولیس نے ناکام بنا دیا۔ نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (ایس پی) کے نومنتخب ایم ایل اے، اتم راؤ جانکر کے مطابق، جنہوں نے ریاستی اسمبلی انتخابات میں بی جے پی کے رام ستپوتے کو 13,147 ووٹوں سے شکست دی تھی۔ حکام اور پولیس کی مداخلت کے بعد یہ اقدام واپس لے لیا گیا۔ یہاں کے مقامی رائے دہندگان کی تعداد تقریباً 2,000 ہے جن میں سے 1,900 نے حقیقت میں ووٹ دیا اور جانکر نے دعویٰ کیا کہ انہیں گنتی کے عمل میں گڑبڑ اور ہیرا پھیری کا شبہ ہے کیونکہ گاؤں نے دکھایا کہ بی جے پی کے شکست خوردہ امیدوار رام وی ستپوتے نے کامیاب امیدوار سے زیادہ ووٹ حاصل کیے ہیں۔ مہاراشٹر میں 23 نومبر کو انتخابی نتائج کا اعلان ہونے کے بعد گزشتہ ایک ہفتے سے فرضی پول کی تیاریاں پورے جوش و خروش سے کی گئی تھیں، لیکن مقامی پولیس نے نئے رکن اسمبلی اور ان کے حامیوں کو یہ انتباہ کر دیا تھا بلکہ پولنگ کو منسوخ کرنے پر مجبور کیا اور وارننگ دی کہ جو بھی ووٹ دے گا اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ گاؤں میں آج صبح پولیس کی بھاری نفری تعینات کی گئی تھی۔ قبل ازیں، گاؤں والوں نے حال ہی میں مہاراشٹر ریاستی اسمبلی کے انتخابات کے دوران اپنے گاؤں میں الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں (ای وی ایم) کے 'کام کرنے' پر بے اعتمادی کا اظہار کیا تھا، جب مسٹر جانکر نے بیلٹ پیپر کا استعمال کرتے ہوئے ووٹنگ کی مشق کرانے کا مطالبہ کیا، کیونکہ وہ مارکواڑی گاؤں میں برتری اور زیادہ ووٹ حاصل کرنے میں ناکام رہے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ گاؤں میں ان کے سب سے زیادہ وفادار ووٹرز ہیں، جنہوں نے انہیں گزشتہ انتخابات میں گاؤں میں مسلسل برتری دلائی تھی۔ تاہم ایک بی جے پی کارکن اور ستپوتے کے حامی، کا نظریہ ہے کہ ستپوتے کو میرٹ پر ووٹ ملے۔ وہ اس گاؤں کے لیے فنڈز لائے، اور لوگوں نے اسی بنیاد پر ووٹ دیا۔ اس کا ای وی ایم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ پولیس نے عملی طور پر گاؤں کا محاصرہ کر لیا، دفعہ 144 کے تحت امتناعی احکامات نافذ کر دیے بلکہ 5 دسمبر تک کرفیو نافذ کر دیا ہے، اور سخت ترین کارروائی کا انتباہ کیا کہ "اگر ایک شخص بھی ووٹ ڈالنے کی جرات کرتا ہے" اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ ایک پولیس اہلکار کے مطابق ہم نے گاؤں والوں سے کہا ہے کہ وہ قوانین پر عمل کریں، کسی بھی پریشانی سے بچنے کے لیے بڑی تعداد میں باہر نہ نکلیں۔ ہم نے منتظمین کو یہ بھی بتایا کہ اگر ایک ووٹ بھی ڈالا گیا تو ہم ان کا تمام انتخابی سامان، بیلٹ پیپرز، بکس وغیرہ ضبط کر لیں گے۔

سائنس مذہب کے بغیر لنگڑی ہے (دوسری قسط)

محمد آصف اقبال

موجودہ سائنسی دور میں جہاں ہر چیز کے موجود ہونے کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنا حجم رکھتی ہو ساتھ ہی اپنی شکل میں نظر بھی آتی ہو یہ کیسے ثابت کیا جائے گا کہ موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ روبرو ہوا؟ اللہ نے موسیٰ علیہ السلام سے گفتگو کی اور اسی گفتگو کے نتیجہ میں قرآن حکیم میں موسیٰ علیہ السلام کا لقب کلیم اللہ آیا۔ پھر اسی مخصوص سائنسی مفروضہ کی روشنی میں یہ کیسے ثابت کیا جائے گا کہ وہ عصا جو اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو دیا تھا وہ اژدہا بن گیا اور اور ساحروں کے سانپوں کو نگل گیا؟ یہ بات بھی کیسے ثابت کی جائے گی کہ جب موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو دریائے نیل پار کراتے ہوئے دوسری جانب جانے کا ارادہ رکھتے تھے، اسی وقت اللہ کا حکم ہوا کہ اپنے عصا کو اس پانی پر مارو اور وہ دو حصوں میں تقسیم ہوگیا، جیسے کہ دونوں جانب پہاڑ کھڑے ہوں، اور درمیان میں راستہ بن گیا؟ اور جب فرعون وقت اپنے لشکر کے ساتھ پیچھا کرتے ہوئے دریائے نیل میں اترا تو اللہ تعالیٰ نے دریا کے پانی کو جو دو حصوں میں تقسیم ہوگیا تھا، ملا دیا اور فرعون اور اس کا لشکر غرق ہوگیا۔ یہ بات بھی کیسے ثابت کی جائے گی کہ جب موسیٰؑ نے اپنی قوم کے لیے پانی کی دعا کی تو اللہ نے کہا کہ فلاں چٹان پر اپنا عصا مارو، چنانچہ اس میں بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور ہر قبیلے نے جان لیا کہ کون سی جگہ اس کے پانی لینے کی ہے؟ آج 'اہل علم' اور 'روشن خیال' طبقے کا خیال ہے کہ خدا نام کی کوئی چیز ہے ہی نہیں۔ دنیا خود بہ خود وجود میں آگئی، ایک طے شدہ نظام ہے جس کے تحت ہر چیز حرکت میں ہے، اور ایک خاص وقت میں وہ ختم ہو جاتی ہے، زندگی ایک بار حاصل ہوئی ہے اور اس کا انجام موت ہے، موت کے بعد کوئی زندگی نہیں ہے، جنت اور دوزخ کے تذکرے مذہبی دکانیں چمکانے اور عقیدت میں جاہل عوام کو مبتلا کر کے وسائل زندگی سے لطف اندوز ہونے کے لیے یہ سب جاری ہے، اور مذہب افیون ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں۔

غالباً یہی بات فرعون وقت بھی کہتا تھا فرق صرف اتنا تھا کہ اس کا انداز بدلا ہوا تھا۔ وہ کہتا تھا کہ اے موسیٰ تمہارا خدا کہاں ہے؟ وہ نظر کیوں نہیں آتا؟ موسیٰ علیہ السلام کہتے اے فرعون میں کائنات کے مالک کی طرف سے بھیجا گیا ہوں، میرا منصب یہی ہے کہ اللہ کا نام لے کر کوئی بات حق کے سوا نہ کہوں، میں تم لوگوں کے پاس تمہارے رب کی طرف سے صریح دلیل ماموریت لے کر آیا ہوں۔ فرعون کہتا اگر تو کوئی نشانی لایا ہے اور اپنے دعوے میں سچا ہے تو اسے پیش کر۔ اس پر موسیٰ نے اپنا عصا پھینکا اور یکا یک وہ ایک جیتا جاگتا اژدھا بن گیا۔ اس نے اپنی جیب سے ہاتھ نکالا اور سب دیکھنے والوں کے سامنے وہ چمک رہا تھا۔ پھر فرعون نے سوال کیا اے موسیٰ تیرا خدا کون ہے؟ موسیٰؑ نے کہا میرا خدا وہ ہے جو موت و حیات دیتا ہے، فرعون نے کہا کہ میں بھی لوگوں کو موت و حیات دیتا ہوں۔ موسیٰؑ نے کہا میرا خدا وہ ہے جو سورج کو مشرق سے نکالتا ہے اور مغرب میں غروب کرتا ہے، تو خدا ہے تو اسے مغرب سے نکال! اور جب موسیٰؑ نے فرعون کو لاجواب کر دیا تو وہ بولا اے اہل دربار، میں تو اپنے سوا تمہارے کسی خدا کو نہیں جانتا۔ ہامان، ذرا اینٹیں پکوا کر میرے لیے ایک اونچی عمارت تو بنوا، شاید کہ اس پر چڑھ کر میں موسیٰ کے خدا کو دیکھ سکوں، میں تو اسے جھوٹا سمجھتا ہوں۔

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: "اے بنی اسرائیل! یاد کرو میری اُس نعمت کو، جس سے میں نے تمہیں نوازا تھا اور اس بات کو کہ میں نے تمہیں دنیا کی ساری قوموں پر فضیلت عطا کی تھی۔ اور ڈرو اس دن سے جب کوئی کسی کے ذرا کام نہ آئے گا، نہ کسی کی طرف سے سفارش قبول ہوگی، نہ کسی کو فدیہ لے کر چھوڑا جائے گا، اور نہ مجرموں کو کہیں سے مدد مل سکے گی۔ یاد کرو وہ وقت، جب ہم نے تم کو فرعونیوں کی غلامی سے نجات بخشی۔ اُنھوں نے تمہیں سخت عذاب میں مبتلا کر رکھا تھا، تمہارے لڑکوں کو ذبح کرتے تھے تمہاری لڑکیوں کو زندہ رہنے دیتے تھے اور اس حالت میں تمہارے رب کی طرف سے تمہاری بڑی آزمائش تھی۔ یاد کرو وہ وقت، جب ہم نے سمندر پھاڑ کر تمہارے لیے راستہ بنایا، پھر اس میں سے تمہیں بخیریت گزروادیا، پھر وہیں تمہاری آنکھوں کے سامنے فرعونیوں کو غرقاب کیا۔ یاد کرو، جب ہم نے موسیٰؑ کو چالیس شبانہ روز کی قرارداد پر بلایا، تو اس کے پیچھے تم بچھڑے کو اپنا معبود بنا بیٹھے۔ اُس وقت تم نے بڑی زیادتی کی تھی، مگر اس پر بھی ہم نے تمہیں معاف کر دیا کہ شاید اب تم شکر گزار بنو۔ یاد کرو ٹھیک اُس وقت جب تم یہ ظلم کر رہے تھے ہم نے موسیٰ کو کتاب اور فرقان عطا کی تا کہ تم اس کے ذریعے سے سیدھا راستہ پا سکو۔ یاد کرو جب موسیٰؑ یہ نعمت لیے ہوئے پلٹا، تو اُس نے اپنی قوم سے کہا کہ "لوگو، تم نے بچھڑے کو معبود بنا کر اپنے اوپر سخت ظلم کیا ہے، لہٰذا تم لوگ اپنے خالق کے حضور توبہ کرو اور اپنی جانوں کو ہلاک کرو، اسی میں تمہارے خالق کے نزدیک تمہاری بہتری ہے"۔ اُس وقت تمہارے خالق نے تمہاری توبہ قبول کر لی کہ وہ بڑا معاف کرنے والا ہے اور رحم فرمانے والا ہے۔ یاد کرو جب تم نے موسیٰؑ سے کہا تھا کہ ہم تمہارے کہنے کا ہرگز یقین نہ کریں گے، جب تک کہ اپنی آنکھوں سے علانیہ خدا کو تم سے کلام کرتے نہ دیکھ لیں۔ اس وقت تمہارے دیکھتے دیکھتے ایک زبردست صاعقے نے تم کو آلیا۔ تم بے جان ہو کر گر چکے تھے، مگر پھر ہم نے تم کو جلا اٹھایا، شاید کہ اس احسان کے بعد تم شکر گزار بن جاؤ۔ ہم نے تم پر ابر کا سایہ کیا، من و سلویٰ کی غذا تمہارے لیے فراہم کی اور تم سے کہا کہ جو پاک چیزیں ہم نے تمہیں بخشی ہیں، انھیں کھاؤ، مگر تمہارے اسلاف نے جو کچھ کیا، وہ ہم پر ظلم نہ تھا، بلکہ انہوں نے آپ اپنے ہی اوپر ظلم کیا۔ پھر یاد کرو جب ہم نے کہا تھا کہ "یہ بستی جو تمہارے سامنے ہے اس میں داخل ہو جاؤ اس کی پیداوار جس طرح چاہو مزے سے کھاؤ مگر بستی کے دروازے میں سجدہ ریز ہوتے ہوئے داخل ہونا اور کہتے، ہم تمہاری خطاؤں سے درگزر کریں گے اور نیکوکاروں کو مزید فضل و کرم سے نوازیں گے۔" مگر جو بات کہی گئی تھی، ظالموں نے اُسے بدل کر کچھ اور کر دیا۔ آخر کار ہم نے ظلم کرنے والوں پر آسمان سے عذاب نازل کیا۔ یہ سزا تھی اُن نافرمانیوں کی، جو وہ کر رہے تھے" (البقرہ:۴۰تا۵۹)۔ ان آیات میں بڑی نشانیاں ہیں غور و فکر کرنے والوں کے لیے۔ ضرورت ہے کہ موجودہ دور میں ایک بار پھر موسیٰ علیہ السلام، بنی اسرائیل اور فرعون سے متعلق قرآن میں درج شدہ آیات کو موضوع بحث بنایا جائے۔

قرآن حکیم میں تمام پیغمبروں کی نسبت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ زیادہ آیا ہے۔ تیس سے زیادہ سورتوں میں موسیٰ علیہ السلام و فرعون کا تذکرہ ہے وہیں بنی اسرائیل کے واقعہ کی طرف سو مرتبہ سے زیادہ اشارہ ہے۔ عبرانی بائبل کے مطابق، موسیٰ ایک مصری شہزادے تھے جو بعد میں مذہبی رہنما اور شارع رہنما بن گئے تھے اور جنہیں توریت حاصل ہوئی۔ یہودیت میں ان کو سب سے اہم پیغمبر تصور کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ان کو مسیحیت، اسلام اور بہائیت کے ساتھ ساتھ دوسرے ابراہیمی مذاہب میں بھی اہم پیغمبر سمجھا جاتا ہے۔ دوسری جانب موجودہ دور میں جو سائنسی نظریات موجود ہیں ان میں غالب اکثریت اُن سائنس دانوں کی ہے جو یہودیت اور عیسائیت کے علمبردار ہیں۔ اور ان میں اکثریت اُن کی ہے جو مذہبی عقائد کو سائنسی مفروضوں سے موازانہ کرتے وقت نظر انداز کرنے کے قائل ہیں۔ پھر سوال یہ ہے کہ جس مذہب کے وہ پیروکار ہیں اس کی ان کی نظر میں کیا اہمیت ہے؟ ان مذہبی عقائد کو وہ سائنسی بنیادوں پر کس طرح صحیح ثابت کر سکیں گے جو سائنس صرف حجم اور شکل پر یقین رکھتی ہے؟ کیا وہ مذہب کو حقیقت میں تسلیم نہیں کرتے۔

حضرت بلال حبشی رضؓ

ڈاکٹر ساجد خاکوانی

ابوعبداللہ حضرت بلالؓ حبشی، افریقی نسل کے اولین مسلمانوں میں سے ہیں جو محسن انسانیتﷺ کے دست مبارک پر مشرف بہ اسلام ہوئے اور سابقون الاولون اصحاب نبیﷺ میں ان کا شمار ہوا۔ آپ کے والد کا نام "رباح" اور والدہ محترمہ "حمامہ" تھیں۔ ان کے والدین بنیادی طور پر افریقہ کے خطے حبشہ جسے آج کل "ایتھوپیا" کا ملک کہا جاتا ہے وہاں کے رہنے والے تھے۔ حضرت بلال کی پیدائش مکہ مکرمہ میں ہی ہوئی، امت مسلمہ میں "موذن نبوی" ان کی اول و آخر شناخت ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے خرید کر آزاد کیا اور پھر ساری عمر جوار نبویﷺ میں بسر کی۔ حضرت بلالؓ کو محسن انسانیتﷺ کا اس قدر قرب میسر آیا کہ جملہ ضروریات نبویﷺ حضرت بلالؓ کی ہی ذمہ داری تھی۔ آپ کا شمار اصحاب صفہ میں بھی ہوتا ہے، محسن انسانیتﷺ نے حضرت بلال کو اولین موذن اسلام بنایا، انہیں آذان سکھائی، الفاظ و حروف کی صحیح ادائگی کا طریقہ سمجھایا اور پھر انہیں "سیدالموذنین" کا لقب بھی مرحمت فرمایا۔

قریش کا ایک نامور سردار امیہ بن خلف اسلام کا بدترین دشمن تھا، اس کے غلاموں میں سے حضرت بلال بن رباح نے جب اسلام کی تعلیمات سے آگاہی حاصل کی اور ملاقات نبوی سے بہرہ مند ہوئے تو دولت ایمان سے قلب مبارک منور ہوگیا تاہم ایک مختصر مدت تک اپنے ایمان کو پردہ اخفا میں رکھا، لیکن آخر کب تک!؟ نور ایمان کی چندھیائی ہوئی روشنی نے ان کے آقا امیہ بن خلف کی آنکھوں کو اندھا کر دیا اور مصائب و آلام اور ابتلاء و آزمائش کا ایک پہاڑ ان پر ٹوٹ گرا۔ صحرائے عرب کی تپتی ریت روزانہ کی بنیاد پر ان کی میزبان تھی، عشق نبیﷺ سے بھرپور سینے پر بھاری بھرکم پتھر کا وزن اس آزمائش کی بھٹی میں حضرت بلالؓ کو کندن بناتا تھا اور زنجیروں میں جکڑی ہوئی رات 'احد، احد' کے سبق کو پختہ تر کرتی چلی جاتی تھی۔ کوڑے مارنے والے تھک جاتے اور باریاں بدل لیتے تھے، کبھی امیہ بن خلف اور ابوجہل اور پھر کوئی اور لیکن حضرت بلالؓ کی پشت سے دروں کی آشنائی دم توڑنے والی نہ تھی، خون اور پسینہ باہم اختلاط سے جذب ریگزار ہوتے گئے یہاں تک کہ رحمۃ اللعالمینﷺ تک کسی مہربان نے داستان عزم و ہمت و صبر و استقامت روایت کر ڈالی۔ محسن انسانیتﷺ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو روانہ کیا، انہوں نے امیہ بن خلف کو شرم دلانے کی ناکام کوشش کی اور پھر ایک مشرک حبشی لیکن صحت مند غلام کے عوض حضرت بلال کو خرید کر آزاد کر دیا۔

مدنی زندگی کے آغاز میں ہی جب ایک موذن کی ضرورت پیش آئی تو محسن انسانیتﷺ کی نگاہ انتخاب سیاہ رنگت کی حامل اس ہستی پر پڑی جس کے چہرے سے پھوٹنے والی حب نبویﷺ کی کرنوں سے آفتاب بھی ماند پڑ جاتا تھا۔ حضرت بلال فجر کی آذان سے پہلے ہی مسجد نبوی کے پڑوسی مکان، جو بنی نجار کی ایک خاتون کی ملکیت تھا، اس کی چھت پر بیٹھ جاتے اور وقت کے آغاز پر آذان دیتے، جس کے بعد سب مسلمان مسجد میں جمع ہو جاتے تھے۔ حضرت بلال کا سارا دن محسن انسانیتﷺ کے ساتھ ہی گزرتا تھا، خاص طور پر جب مسجد قبا جانا ہوتا تو وہاں بھی حضرت بلالؓ ہی آذان دیتے جس سے قبا کے مکینوں کو محسن انسانیتﷺ کی آمد کی اطلاع ہو جاتی تھی۔ قربت نبویﷺ کے فیض نے حضرت بلالؓ کو خازن نبویؐ بھی بنا دیا تھا چنانچہ جب کبھی کوئی سائل دست سوال دراز کرتا تو اسکو موذن اسلام کی طرف بھیج دیا جاتا اور حضرت بلال محسن انسانیتﷺ کے ایماء پر حسب ضرورت وحسب توفیق سائل کی معاونت فرما دیتے تھے۔ کچھ لوگوں نے حضرت بلالؓ کے تلفظ پر اعتراض کیا کہ وہ "شین" کو "سین" کہہ کر ادا کرتے ہیں لیکن ان کا اعتراض بارگاہ رسالت مآب سے مسترد کر دیا گیا۔ ایک بار محسن انسانیتؐ نے پوچھا "بلال ایسا کیا عمل کرتے ہو کہ میں نے جنت میں تمہارے قدموں کی چاپ سنی ہے؟؟" حضرت بلالؓ نے جواب دیا کہ جب بھی وضو کرتا ہوں دو رکعت تحی الوضو کے ضرور پڑھ لیتا ہوں۔

ہجرت کے بعد حضرت بلال نے رفاقت نبویﷺ کا حق ادا کیا اور ہر غزوہ میں شامل رہے خاص طور پر غزوہ بدر میں اپنے سابق آقا امیہ بن خلف کو قتل کیا۔ دربار رسالتمآب میں اس سے بڑھ کر اور کیا پزیرائی ہو سکتی ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر کبار اصحاب رسولﷺ اور سرداران قریش کے درمیان سے آپ کو ہی حکم آذان ملا اور آپ، حضرت بلال، نے خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھ کر آذان دی جو اس شہر اور اس گھر میں طلوع اسلام کے بعد پہلی آذان ہی نہ تھی بلکہ اعلان فتح تھا۔ ایک پسے ہوئے طبقے کے فرد کی محض تقویٰ کی بنیاد پر اس قدر عزت افزائی صرف دین اسلام کا ہی خاصہ ہے۔

وصال نبویﷺ کا سانحہ کل اصحاب رسولﷺ کے لیے بالعموم جبکہ حضرت بلالؓ کے لیے بالخصوص جاں بلب تھا۔ مدینہ شہر کا گوشہ گوشہ آپ کو محسن انسانیتﷺ کی یاد دلاتا تھا چنانچہ آپ لشکر اسامہ بن زید کے ساتھ ملک شام کی طرف سدھار گئے اور آذان دینا بند کر دی۔ ایک بار جب حضرت عمرؓ نے بیت المقدس فتح کیا تو ساتھیوں کے بے حد اسرار پر امیر المومنین نے حضرت بلال سے آذان کی درخواست کی جس کو آپ نے قبول فرمایا۔ ایک بار آپ دمشق میں محو استراحت تھے کہ خواب میں زیارت اقدسﷺ ہوئی، استفسار کیا کہ بلال ہمیں ملنے کیوں نہیں آتے!!! بیدار ہوتے ہی آقائے دوجہاں کے شہر کا قصد کیا اور روضہ رسول کی زیارت کی۔ مدینہ طیبہ میں حسنین کریمین شفیقین سے ملاقات ہوئی تو انہیں بے حد پیار کیا اور ان کی بلائیں لیں۔ شہزادوں نے آذان کی فرمائش کی تو یہ کیسے ممکن تھا کہ آقا کے نور نظر لخت جگر کی فرمائش کو حضرت بلالؓ جیسے محبان رسول پوری نہ کرتے۔ جب آذان کی دوسری شہادت پر پہنچے اور حسب عادت ممبر کی طرف نظر اٹھائی تو محسن انسانیتﷺ مفقود تھے، روتے روتے بے ہوش ہو گئے۔ دوسری جانب جس جس کے کانوں میں صدائے بلالی پہنچی دور نبوت کے مناظر تازہ ہوتے گئے اور مرد و زن اپنے گھروں سے نکل نکل کر آنسوؤں کی لڑیوں کے ساتھ مسجد کی طرف ایسے کھچے چلے آئے جیسے مقناطیس کی طرف لوہے کے ذرات چلے آتے ہیں۔ یہ حضرت بلالؓ کی زندگی کی آخری آذان تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دینی مدارس اور روزگار کا مسئلہ

محمد عرفان ندیم

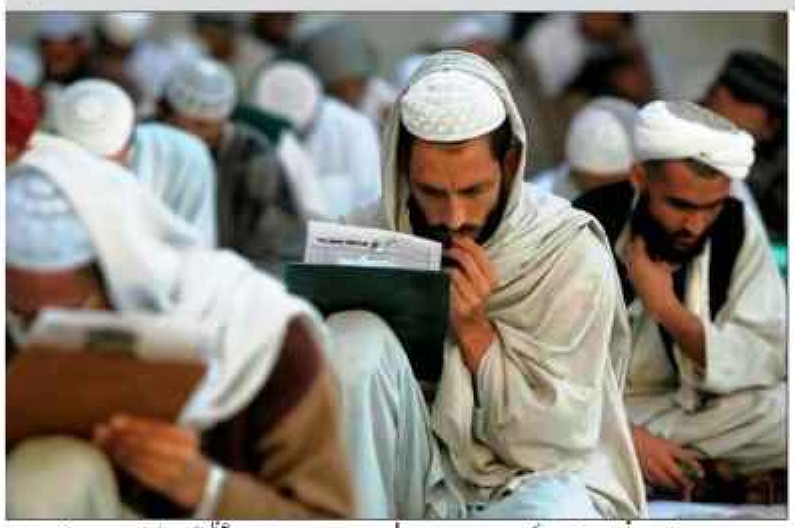

اس ساری صورتحال کا نتیجہ کیا نکل رہا ہے، اگر ارباب مدارس اور وفاق کے منتظمین کو اس کا اندازہ ہو جائے تو وہ سر پکڑ لیں۔ اس وقت صرف وفاق المدارس سے تقریباً دس سے پندرہ ہزار طلباء ہر سال فارغ ہو رہے ہیں، اتنی ہی تعداد طالبات کی ہے، سر دست ہم طلبہ کی بات کرتے ہیں۔ ان دس ہزار طلبہ میں جو درس نظامی میں ماہر، حدیث و فقہ پر عبور رکھنے والے، نصوص اور متون کو سمجھنے والے اور درس نظامی میں پڑھائے جانے والے دیگر علوم و فنون پر مہارت رکھتے ہیں ان کی تعداد بمشکل ایک ہزار ہوتی ہے۔ ان میں سے بھی اگر کام کے، ٹیلنٹڈ، زمانہ شناس، عصری تعلیم سے بہرہ ور، مستقبل بین، مشنری، منظم، وقت کے پابندی، کچھ کر گزرنے والے، مطالعہ کے شوقین اور ملکی و عالمی حالات سے باخبر طلباء کی فہرست بنائی جائے تو یہ فہرست سمٹ کر صرف ایک سو طلباء پر آ جائے گی، گویا ہزاروں مدارس کی جملہ مساعی کا نتیجہ یہ ایک سو طالب علم ہیں۔ اگر بات یہیں پر ختم ہو جاتی تو اتنا دکھ نہ ہوتا مگر ان سو طلباء میں سے بھی صرف دس بیس ایسے ہوتے ہیں جو اپنے کام سے جڑے رہتے ہیں، باقی ستر اسی طلباء اپنے شعبے، مشن اور خدمت دین کے جذبے کو چھوڑ کر اپنا وقت اور صلاحیتیں دیگر مقامات پر ضائع کرنے لگتے ہیں اور یوں مدارس کی دس سالہ محنت پل بھر میں ضائع ہو جاتی ہے۔ یہ سارا ٹیلنٹ اور ذہین ترین دماغ کیوں ضائع ہوتے ہیں اس کی واحد وجہ صرف اور صرف روزگار کے مسائل ہیں اور بس۔

ان سو میں سے ستر اسی طلباء کس طرح دیگر جگہوں اور مقامات پر پہنچ کر اپنا وقت اور صلاحیتیں ضائع کرتے ہیں اس کی وجہ بھی بڑی دلچسپ ہے۔ اس وقت پاکستان میں اسلامی علوم، فقہی مسائل اور جدید ریاستی قوانین کے حوالے سے کئی تعلیمی اور تحقیقی پروجیکٹ چل رہے ہیں، یہ پروجیکٹ کہاں سے آتے ہیں اس کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں، مثلاً کبھی نام نہاد اسکالر جدید مسائل پر ریسرچ و تحقیق کے نام سے ایسے پروجیکٹ شروع کر دیتے ہیں، کہیں کوئی این جی او اس طرح کے پروگرام شروع کر دیتی ہے، کہیں مکالمہ بین المذاہب کے نام پر ایسے پروگراموں کا آغاز کر دیا جاتا ہے، کہیں انٹرنیشنل ادارے اور این جی اوز کی فنڈنگ سے ایسے پروجیکٹ شروع کر دیئے جاتے ہیں اور کہیں کسی مقامی یونیورسٹی میں اس طرح کے کورسز کا آغاز کر دیا جاتا ہے۔ یہ سب تعلیمی و تحقیقی پروجیکٹس کے نام پر کیا جاتا ہے، اس کے لیے باقاعدہ اشتہار دیا جاتا ہے، طلباء کے انٹرویوز کئے جاتے ہیں اور جو ذہین ترین اور ٹیلنٹڈ اسٹوڈنٹس ہوتے ہیں انہیں اپنے اداروں میں ہائیر کر لیا جاتا ہے اور یوں مدارس کی کریم اور مغز ان جگہوں تک پہنچ جاتی ہے۔ انہیں مختلف سہولتیں، اچھا روزگار، اچھا پے چیک اور روشن مستقبل کی نوید سنا کر مستقل طور پر اپنے ساتھ انگیج کر لیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی مدارس کی دس سالہ محنت اور ان کی ساری کہانی ختم ہو جاتی ہے۔ انڈیا میں آر ایس ایس ایسا کر رہی ہے جبکہ پاکستان میں اس کا طریقہ کار مختلف ہے، ادارہ یا طریقہ کوئی بھی ہو نتائج ایک جیسے اور ناقابل بیان حد تک پریشان کن اور افسوسناک ہیں۔

یہ تو طلباء کی بات تھی، طالبات کے مسائل ان سے ذرا الگ ہیں، سر دست انہیں روزگار کے مسائل تو نہیں مگر مجموعی طور پر طالبات کے مدارس کی کارکردگی کوئی تسلی بخش نہیں۔ ہر سال تقریباً دس سے بارہ ہزار طالبات وفاق المدارس سے فارغ ہو رہی ہیں لیکن گزشتہ بیس تیس سال سے ملکی سطح پر کوئی ایسی عالمہ اور مبلغہ سامنے نہیں آئی جس نے خواتین کی ایک بہت بڑی تعداد کو متاثر کیا ہو، ملکی سطح پر صحافت یا میڈیا میں کوئی نام پیدا کیا ہو یا دانشوری کے کسی مقام تک رسائی حاصل کی ہو۔ درس قرآن وحدیث کا کا کوئی نیٹ ورک قائم کیا ہو، خدمت دین کے حوالے سے کوئی قابل قدر خدمات سرانجام دی ہوں یا طالبات کے لیے کوئی دینی و دنیاوی تعلیم کا کوئی مثالی ادارہ قائم کیا ہو۔ جبکہ اس کے برعکس آپ کو بہت ساری ایسی مثالیں نظر آئیں گی جن میں آپ کو نگہت ہاشمی، طیبہ خانم اور ان جیسی کئی خواتین نظر آئیں گی جو سوسائٹی میں متحرک بھی ہیں اور اپنا وسیع حلقہ بھی رکھتی ہیں۔ دوسری طرف سماج کی صورتحال یہ ہے کہ اس وقت جس قدر دعوت و تبلیغ کی ضرورت خواتین میں ہے شاید مردوں میں اس کی اتنی ضرورت نہ ہو۔ انٹرنیٹ، موبائل، سوشل میڈیا، انڈین فلمیں، پاکستانی ڈرامہ، فحش لٹریچر، عشق و عاشقی پر مبنی فلمیں، انڈین پنجاب کی بنی پنجابی فلمیں، یونیورسٹیوں کا آزادانہ ماحول اور شادی بیاہ کے موقعہ پر ناچ گانا یہ سب وہ خرافات ہیں جنہوں نے پاکستانی سماج کو اجاڑ کر رکھ دیا ہے۔ اس ماحول اور بے لگام آزادی سے سب سے زیادہ نوجوان نسل متاثر ہوئی ہے اور اس میں بھی خواتین اور لڑکیوں کی تعداد مردوں کی نسبت کہیں زیادہ ہے۔ اگر آپ فیملی کورٹس کا ڈیٹا دیکھیں تو آپ کو نظر آئے گا لو میرج اور اس کے نتیجے میں طلاق کی شرح زمین سے آسمان پر چلی گئی ہے۔ اور اگر آپ اپنے ضلعے کے دارالامان کا جائزہ لے لیں تو آپ سر پکڑ لیں گے کہ اتنی زیادہ تعداد میں لڑکیاں گھروں سے بھاگ کر یا لو میرج کے چکر میں ناکامی کے بعد دارالامان کا رخ کرتی ہیں۔ مقصد صرف یہ ہے کہ اس وقت سوسائٹی میں جس قدر وعظ و تبلیغ کی ضرورت خواتین میں ہے مردوں میں شاید اتنی نہ ہو لیکن مجال ہے کہ کسی نے اس بارے میں سوچا ہو، ہزاروں طالبات میں سے دس بیس ہی ایسی تیار کر کے نکال دی جاتی جو سماج میں اپنا تاثر قائم کرتی، درس قرآن و حدیث کا سلسلہ شروع کرتی اور دعوت و تبلیغ کا کوئی مؤثر نیٹ ورک قائم کرتی۔ اگر اس مسئلے پر تھوڑی سی بھی توجہ دی جاتی تو موجودہ سماج کی کم از کم یہ حالت نہ ہوتی جو آج ہے۔ میں خود ایک گناہگار انسان ہوں، میں سرتاپیر گناہوں میں لتھڑا ہوا ہوں اور میرا وجود دھرتی پر بوجھ ہے۔ میں خود کچھ نہیں کر سکتا لیکن میں کم از کم امت اور قوم کی اس پستی کو محسوس ضرور کر سکتا ہوں، میں اپنا درد اور کرب بڑوں اور متعلقہ فریق تک ضرور پہنچا سکتا ہوں کہ شاید کسی کا عمل میرے لیے نجات کا ذریعہ بن جائے۔

ایک طرف حالات اس قدر گھمبیر اور پریشان کن ہیں اور دوسری طرف مدارس کے ذہین ترین دماغ غم روزگار کی وجہ سے غلط جگہوں پر اپنی صلاحیتیں اور وقت ضائع کر رہے ہیں۔ آخر اس صورتحال کا ذمہ دار کون ہے اور اس کی اصلاح کی کوشش کا بیڑا کون اٹھائے گا۔ جب آپ اپنے ذہین ترین دماغوں کو یوں خلاء میں کھلا چھوڑ دیں گے، انہیں اپنے ساتھ انگیج نہیں کریں گے اور ان کے روزگار کے مسائل حل نہیں کریں گے تو وہ بیچارے کدھر جائیں گے۔ پچھلے دنوں میں نے نوجوان نسل کے تنقیدی رویوں پر کالم لکھا تھا کہ کس طرح مدارس کے نوجوان بڑوں پر تنقید کا شوق پورا کر رہے ہیں۔ اس کالم کے جواب میں جو ردعمل سامنے آیا اس میں کہا گیا کہ بعض مدارس کے مہتممین کا رویہ بھی ٹھیک نہیں ہوتا۔ وہ مدارس کو اپنی جاگیر سمجھتے ہیں اور صاحبزادگان کے علاوہ کسی باصلاحیت فرد کو جگہ دینے کے لیے تیار نہیں۔ کئی باصلاحیت طلباء صرف مہتممین کے رویہ سے دلبرداشتہ ہو کر مدارس کو خیر باد کہہ دیتے ہیں۔

میرے خیال میں ہمیں اب یہ فیصلہ کر لینا چاہئے کہ ہم کوئی تعلیمی ادارہ چلا رہے ہیں یا ہم نے کوئی فیکٹری یا مل کھول رکھی ہے۔ ہمیں یہ بھی ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ ہم اس وقت اکیسویں صدی میں جی رہے ہیں اور اکیسویں صدی آزادی اظہار اور سوشل میڈیا کی صدی ہے، ہم، ہمارے مدارس، مدارس کے مسولین اور وفاق کے منتظمین، یہ ہر وقت ہر کسی کی نگاہ میں رہتے ہیں۔ ان کی ہر ہر پالیسی اور فیصلے پر نظر رکھی جاتی ہے اور اس پر تنقید و تبصرہ کیا جاتا ہے اس لیے انہیں روایتی طرز عمل کو چھوڑ کر خود کو بدلنا ہوگا اور زمانے کے تقاضوں کے مطابق خود کو ڈھالنا ہوگا۔

معاشرے میں ایک لاکھ افراد میں صرف ایک بندہ کام کا ہوتا ہے باقی سب لکیر کے فقیر اور بھیڑ بکریاں ہوتی ہیں، اسی اصول کو مدارس پر اپلائی کیا جائے تو مدارس کے کام کے افراد ان کے ہاتھوں سے نکل رہے ہیں، وجہ کچھ بھی ہو لیکن نتیجہ یہی ہے۔ کاش کوئی ایسا منظم سسٹم یا ادارہ ہوتا جو ہر سال وفاق کے سالانہ امتحان سے قبل اہم مدارس کے باصلاحیت و ذہین طلباء کا ڈیٹا اکٹھا کرتا اور فراغت کے بعد انہیں اپنے ساتھ انگیج کر لیتا۔ انہیں دعوت و تبلیغ، تحقیق و تصنیف اور فقہ و افتاء کے کسی میدان میں کھپاتا اور اس کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھاتا۔ پہلے یہی ہوتا تھا، اکابرین ہر فارغ ہونے والے طالب علم کے بارے میں آگاہ ہوتے تھے اور اس کی صلاحیتوں کے مطابق اسے کام اور ذمہ داری سونپ دیتے تھے۔ آج مدارس سے ہزاروں طلباء فارغ ہو رہے ہیں نہ استاد کو معلوم نہ خود طالب علم کو پتا کہ اسے کیا کرنا ہے اور اس میں کون سے صلاحیتیں موجود ہیں۔

مولانا حبیب الرحمان اعظمیؒ دارالعلوم دیوبند کے اکابر اساتذہ میں سے تھے، **1900** میں پیدا ہوئے اور **1990** میں وفات پائی۔ نامور اساتذہ ان کے شاگرد تھے، انہوں نے اس موضوع پر تفصیلی کلام کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں: "یہ تمام اسباب و عوامل یقیناً کسی نہ کسی درجہ میں موجود ہیں جن سے انکار کی گنجائش نہیں لیکن اسی کے ساتھ واقعہ یہ ہے کہ یہ مرض کی صحیح و مکمل تشخیص نہیں۔ اصل یہ ہے کہ کردار اور شخصیت سازی کی وہ محنت و سعی باقی نہیں رہی جو حضرات اکابر کا طرہ امتیاز رہی ہے۔ موجودہ انحطاط کی سب سے بڑی وجہ ہی یہ ہے کہ افراد سازی کی مہم سے غفلت برتی جارہی ہے۔ عرصہ دراز سے فضلاء مدارس کو ان کی صلاحیت و حیثیت کے مطابق مشغلے نہیں دیے جا رہے ہیں بلکہ ہر نوعمر فاضل کو خلاء بسیط میں اس طرح آزاد چھوڑ دیا جاتا ہے، جس کو کنٹرول کرنے والی کوئی طاقت موجود نہیں ہوتی۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ خلا میں گردش کرتا ہوا کسی ایسی سمت نکل جاتا ہے جہاں اس کی تمام علمی و فکری توانائیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔ ایک زمانہ ہوتا تھا کہ حضرات اکابر ہر سال کے فضلاء پر گہری نظر رکھتے تھے اور ان کو حسب صلاحیت تدریسی، تصنیفی، ملی اور سماجی خدمات پر مامور فرما دیتے تھے، اس طرح صالح اور کار آمد عناصر کی تربیت کا کام انجام پاتا رہتا تھا۔ حضرت شیخ الہندؒ اور مولانا حبیب الرحمان عثمانیؒ کے طریق تربیت کو اس کی نظر میں پیش کیا جا سکتا ہے کہ ان دونوں بزرگوں نے کس طرح افراد کی تربیت کی اور فضلاء کی صلاحیتوں کو صحیح رخ دینے کے لیے کس طرح ان پر نظر رکھی۔"

ایک اور جگہ پر لکھتے ہیں "اب صورتحال یہ ہے کہ مدارس دینیہ کی سرزمین پر جو نہال تازہ لگتا ہے یا تو جامعہ طبیہ وغیرہ میں اس کا قلم لگا دیا جاتا ہے یا معاشی استحکام کی طمع اس کو ہندوستان کے عصری اداروں اور عرب جامعات وغیرہ میں کھینچ لے جاتی ہے اور ہمارے یہاں پیدا ہونے والا ایک ایک جوہر قابل اپنی صلاحیتوں کو دوسرے میدانوں میں منتقل کر دیتا ہمیں اس کی کوئی فکر نہیں ہوتی۔ بہتر ہوگا کہ مدارس کے ذمہ دار اکابر، ماضی کے صرف بیس سال کا تفصیلی چارٹ تیار کروائیں اور یہ دیکھیں کہ مدارس سے نکلنے والے جم غفیر میں جوہر قابل کتنے تھے، پھر یہ کہ ان میں کتنے فضلاء جامعہ طبیہ کی نذر ہو گئے، کتنوں نے اپنا سفینہ جدید تعلیم کے طوفان میں ڈال دیا اور کتنے عرب جامعات وغیرہ کی طرف پرواز کر گئے اور کتنے ایسے ہیں جو ہندوستان کے مسلمانوں کے علمی، دینی، ملی خدمات کا کام سرانجام دے رہے ہیں؟ پھر یہ کہ جو خدمت بخت و اتفاق سے ان کے سپرد ہو گئی ہے کیا وہ ان کی صلاحیتوں کا صحیح استعمال ہے، نیز ہندوستان کے مسلمانوں کی خدمت میں مصروف فضلاء واقعتاً یہ کام خدمت سمجھ کر انجام دے رہے ہیں یا ایسی مجبوریاں آ گئی کہ وہ زندگی کا رخ اور نہج تبدیل نہ کر سکے۔"

مولانا مزید لکھتے ہیں: "ہمیں یقین ہے کہ اس طویل مدت میں معدودے چند فضلاء ہی امت کے ہاتھ آئے ہوں گے اور وہ بھی ایسی جگہوں پر اپنی صلاحیتوں کا استعمال کر رہے ہوں گے جو ان کے لیے موزوں نہیں۔ بس یہی ایک سب سے بڑی وجہ ہے کہ امت ان مدارس کے صحیح فائدے سے محروم ہوتی جارہی ہے۔ اس اندوہناک صورتحال کو تبدیل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ مردم سازی کی مہم بڑے اہتمام سے شروع کر دی جائے۔ مدارس دینیہ سے فارغ ہونے والے باصلاحیت نوجوانوں کا انتخاب، پھر ان کی صلاحیت کے مطابق کاموں کی تفویض اور نگرانی ہی در اصل اس صورتحال کو ختم کر سکتی ہے۔ ورنہ اگر نصاب تعلیم، اساتذہ اور طلباء کی خامیوں اور مدارس کا ماحول ہی پیش نظر رہا اور اصلاح کا سارا زور بس اسی جانب رہا تو اس سے صورتحال میں کسی خاطر خواہ بہتری کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ کتنا اچھا ہو کہ مدارس کے ذمہ دار بالخصوص بڑے مدارس کے ارباب حل و عقد اس طرف توجہ دیں اور امت کے اجڑے ہوئے گلستان میں پھر وہی بہاریں خیمہ زن ہو جائیں جن کی کمی محسوس کی جا رہی ہے۔" (جاری ہے)

تربیت

سیدہ تبسم منظور

اللہ رب العزت کی بے شمار نعمتوں، نوازشوں اور احسانات میں سے ایک عظیم نعمت اولاد ہے۔ اس نعمت کی قدر ذرا ان لوگوں سے پوچھ کر دیکھیں جو اس خوشی سے اس نعمت سے محروم ہیں۔ وہ اسے پانے کے لئے اپنا قیمتی وقت اور دولت صرف کرتے ہیں اور اس سے بھی زیادہ دولت خرچ کرنے کے لیے تیار ہوتے ہیں۔ اولاد والدین کے پاس اللہ تعالی کی امانت ہوتے ہیں۔ قیامت کے دن والدین سے ان کے بارے میں سوال کیا جائے گا کے انہوں نے یہ ذمہ داری بخوبی نبھائی یا نہیں اس امانت کی حفاظت کی تھی یا اسے برباد کیا تھا۔

یہی بچے مستقبل میں قوم کے معمار ہوتے ہیں۔ اگر انہیں صحیح تربیت دی جائے تو اس کا مطلب ہے ایک اچھے اور مضبوط معاشرے کے لیے ایک صحیح بنیاد ڈال دی گئی۔ ایک مضبوط ستون کھڑا ہو گیا۔ بچوں کی اچھی تربیت سے ایک مثالی معاشرہ وجود میں آتا ہے۔ جیسے کہ ایک ننھا سا پودا ہی مستقبل میں اچھا گھنا تناور سایہ دار اور پھل دار درخت بن سکتا ہے۔ کبھی بھی کوئی یہ نہیں پوچھتا کہ دولت کتنی ہے گاڑی بنگلے کتنے ہیں بلکہ یہی سوال ہوتا ہے اولاد کتنی ہے۔

اولاد اللہ رب العالمین کا سب سے بڑا قیمتی تحفہ ہے۔۔۔۔ یہ تحفہ ایسا ہے جس کے لئے انبیاء کرام نے بھی نیک اور صالح اولاد کی دعائیں مانگی۔ مال و دولت اور اولاد دنیا کے لئے زینت تو ہے ہی لیکن یہ آزمائش بھی ہیں۔ اولاد کی تربیت نہایت ضروری ہے۔ کیوں کہ یہی اولاد آگے چل کر اس روئے زمین کی فلاح کا انحصار ہوگی۔ ماں کی گود ہی اولاد کا پہلا مکتب ہے۔۔۔۔ اور ماں کی گود کو اولاد کا پہلا مکتب اس لئے کہا گیا ہے کہ اولاد کی تربیت میں ماں کو ایک اہم اور خاص مقام دیا گیا ہے۔ وہ نیک سیرت اور پاکیزہ مائیں ہی تو تھیں جنہوں نے اسلام کو عظیم مصلحین، علماء اور اولیاء کرام سے نوازا ہے جن کی علمی، اصلاحی اور دعوتی جدوجہد نے مختلف ادوار میں اسلام کو ظلم سے نکال کر صراط مستقیم پر گامزن کیا۔ جب بھی عالم اسلام کو معاشرتی، تہذیبی، اخلاقی اور مذہبی زوال نے گھیرا یا پھر دشمن کی مخالف سازشیں کامیاب ہونے لگیں تو انہیں نیک سیرت ماؤں کے نیک صالح بیٹوں نے عالم اسلام کی رہبری و رہنمائی کی ہے۔ قرآن کی تعلیمات کو عام کیا۔ اپنی جانیں گنوائی اور اسلام کے خلاف اٹھنے والے ہر طوفان کو اپنا راستہ بدلنے پر مجبور کر دیا۔ اس لئے ماں نیک ہوگی تو وہ اپنے بچوں کی تربیت صحیح کر پائے گی۔

بچپن میں ہی کی گئی تربیت بچوں کے دماغ پر اثر انداز ہوتی ہے۔ بچپن میں ہی اگر بچوں کی صحیح دینی و اخلاقی تربیت کی جائے تو بڑے ہونے کے بعد بھی وہ تہذیب و تمیز اور اخلاق پر ہمیشہ قائم رہتے ہیں۔ جیسے پتھر پر کھینچے گئے نقش ہوں۔ ہم سب بہت اچھی طرح جانتے ہیں کے اولاد اللہ رب العزت کا نہایت ہی قیمتی انعام ہے۔ رب العزت نے اپنے کلام میں انہیں زینت اور دنیاوی زندگی میں رونق بیان کیا ہے لیکن یہ رونق و بہار اور زینت اس وقت ہے جب اس نعمت کی قدر کی جائے دین و اخلاق اور تعلیم کے زیور سے انہیں آراستہ کیا جائے۔ بچپن ہی سے ان کی صحیح دیکھ بھال ہو دینی تربیت کا خاص خیال رکھا جائے۔ اسلامی ماحول میں انہیں پروان چڑھایا جائے۔۔۔ حقوق صرف اولاد کے ہی نہیں ہوتے بلکہ والدین پر بھی اولاد کے حقوق ہیں۔ ان میں سب سے اہم ان کی دینی تعلیم اور اچھی تربیت ہے۔ تعلیم اور تربیت میں سب سے زیادہ اہم چیز تربیت ہے جبکہ ہم آدھی سے زیادہ زندگی تعلیم حاصل کرنے پر صرف کر دیتے ہیں۔ ویسے علم تو ابلیس کے پاس بھی بہت تھا۔ اسلام نے عصری تعلیم کو ہرگز منا نہیں کیا لیکن دین کی بنیادی تعلیم کا حصول اور اسلام کے ارکان کا جاننا تو ہر مسلمان پر فرض ہے اور اس پر آخرت کی فلاح و کامیابی کا بھی دارومدار ہے۔ جب تک دین کی بنیادی تعلیم سے آگاہی اور اس پر عمل نہ ہو توحید و رسالت اور آخرت پر صحیح ایمان نہ ہو یا نماز روزہ اور قرآن کی تلاوت سے اور روزمرہ کی زندگی کے احکامات سے غفلت ہو۔ جہنم سے بچنے کی فکر جس طرح خود کو کرنی چاہئے اسی طرح والدین کی یہ بہت ہی اہم ذمہ داری ہے کے وہ اپنی اولاد کی بچپن سے ایسی تربیت کریں کے ان میں دینی شعور پختہ ہو اور بڑے ہو کر وہ زندگی کے جس کسی شعبے میں بھی رہیں ایمان و عمل سے ان کا رشتہ نہ صرف قائم رہیگا بلکہ بہت مضبوط بھی ہوگا۔

دور حاضر میں والدین دنیاوی زندگی کی بہت حد تک بچوں کے بہتر مستقبل کی خوب فکر اور کوشش میں دن رات ایک کرتے ہیں۔ اس کے لئے محنت کرتے ہیں تاکہ وہ معاشرہ میں سرخرو ہیں اور آرام کی زندگی گزار سکیں لیکن اس دنیا کی چھوٹی سی زندگی کے بعد آخرت کی جو کبھی نہ ختم ہونے والی زندگی ہے وہاں کی سرخروئی سے خود بھی غافل رہتے ہیں اور اپنے بچوں کی تربیت میں بھی اس پہلو کو اہمیت نہیں دیتے۔ جتنی عصری تعلیم کے لئے جدوجہد کی جاتی ہے اتنی دینی تعلیم کے لئے نہیں کی جاتی۔ بچوں کا ذہن صاف و شفاف بلکل کورے کاغذ کی طرح خالی ہوتا ہے اس میں جو لکھنا چاہے جو بھی نقش کھینچا جائے وہ مضبوط و پائیدار ہوتا ہے۔ بچپن میں بچے کے لئے علم کا حصول پتھر پر کھینچے نقش کی طرح ہوتا ہے۔ بچپن میں جو چیز دماغ میں بٹھادی جائے وہ پائیدار اور مضبوط ہوتی ہے جیسے زمین سے آگنے والے نرم و نازک پودوں کی طرح بچوں کے خیالات و فکر اور طرز زندگی کو جس طرح جس رخ پر چاہے باآسانی سے موڑا جا سکتا ہے جب وہ بڑے ہو جائیں اور ان کی عقل پختہ ہو جائے تو ان میں تبدیلی ناممکن تو نہیں لیکن مشکل ضرور ہوتی ہے اس لئے شروع سے ہی مطلب ابتدائی عمر میں ہی بچوں کی نگرانی اور ان کی صحیح تربیت والدین کی اہم ذمہ داری ہے۔ لڑکا ہو یا لڑکی ہو دونوں کی تربیت ایک ساں کرنی چاہئے۔ اگر بیٹی کو پردہ کرنے کے لئے کہا جاتا ہے تو بیٹوں کو بھی اپنی نگاہوں کو نیچی کرنے کی تلقین کریں۔ ماں بہن بیٹیوں کی عورت کی عزت کرنا سکھائیں۔

تعلیم جتنی ضروری ہے اس سے زیادہ تربیت ضروری ہے۔ آجکل جو میاں بیوی کے جھگڑے معمولی معمولی باتوں پر طلاق اور خلع کے تقاضے۔ والدین سے بدسلوکی بدتمیزی گھر سے باہر نکالنا دینا، در بدر کی ٹھوکریں کھانے کے لئے اکیلا چھوڑ دینا۔ رشتہ داروں میں بھائی بہنوں میں اختلافات پیدا ہونا۔۔ رشتوں ناطوں سے زیادہ مال و دولت اور چیزوں کو ترجیح دینا۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر گالی گلوچ کرنا۔۔ اپنے سے بڑوں کا احترام نا کرنا اور نا جانے کئی ایسی وجوہات ہیں جو سب کی سب بتا رہی ہیں کہ یہ پڑھی لکھی ایجوکیشنل نسل تربیت سے بلکل پرے ہے۔ اپنی اولاد کو تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت کے زیور سے بھی آراستہ کیجئے تاکہ ایک صاف شفاف اور نیک معاشرہ تشکیل پا سکے۔ ایک بات ذہن نشین کر لیں تعلیم کی کمی کو تربیت ڈھانپ سکتی ہے پر تربیت کی کمی کو تعلیم نہیں ڈھانپ سکتی۔ جتنی تعلیم ضروری ہے اس سے زیادہ تربیت ضروری ہے۔ بچے پالنا کوئی بڑا کام نہیں یہ کام صدیوں سے جانور چرند پرند بڑے بہت اچھی طرح سے کرتے آرہے ہیں۔ بڑا کام ہے بچوں کی اچھی تربیت کرنا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اغیار کی نقالی، باعثِ ذلت و خواری

عبدالرشید طلحہ نعمانی

تہذیبوں کی آویزش، ثقافتوں کا ٹکراؤ اور روایتوں کا تصادم کوئی انوکھی بات نہیں، روز اول سے یہ سلسلہ بام عروج پر ہیا ور تا قیامت جاری رہیگا۔ بالخصوص اسلامی تہذیب کو ہر زمانے میں نت نئے چیلنجز درپیش ہوئے، صلیبیوں، یہودیوں اور تاتاریوں کے ہاتھوں متعدد مرتبہ اسلامی تمدن و حضارت پر شب خون مارنیا ور چوطرفہ یلغار کرنے کی ناپاک کوششیں کی گئیں، مگر ہر بار یا تو اسلام کیھوالے اپنی تہذیب کے آگے سد سکندری بن کر کھڑے ہوگئیا پھر کعبہ کو صنم خانہ سے پاسباں میسر آتے رہے۔ اس وقت بھی اسلامیان برصغیر کے لیے ہندوانہ تہذیب، کشمکش کا ایک ایسا دوراہا ہے؛ جہاں آ کر عوام کی اکثریت قلادۂ اسلام گلوں سے نکال پھینکتی ہیاور اغیار کی نقالی کو قابل فخر کارنامہ جھیلکتی ہے۔ کتاب وسنت کی اصطلاح میں اسی کو تشبہ کہا جاتا ہے یعنی اپنی ہیئت و وضع تبدیل کر کے دوسری قوم کی وضع قطع اختیار کر لینا، اپنے تہذیبی ورثہ سے دست کش ہو کر دوسروں کی روایات کو حرز جاں بنالینا، اپنی حقیقی شناخت و پہچان کو مسخ کر کے غیروں کے طور طریق کو بہتر تصور کر لینا۔۔۔۔ اور یہ ایسا سنگین جرم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بد دعا کیطور پر فرمایا: جو جس قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ اسی میں شمار ہوگا۔ (ابوداؤد)

علماء کرام نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد میں عقیدہ و ایمان کیتعلق سے غیروں سے مماثلت و مشابہت مراد نہیں؛ کیوں کہ جو شخص عقیدہ و ایمان کے اعتبار سے غیر اسلامی فکر اختیار کر لے وہ تو پہلے ہی سے مسلمان نہیں، اس حدیث میں عملی اور سماجی زندگی میں غیروں کے تشبہ سے منع فرمایا گیا ہے، اور مختلف مسائل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توضیح وتشریح نے اس نکتہ کو مزید واضح کیا ہے۔ مثلاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج نکلنے، اس کے نصف آسمان پر ہونے اور ڈوبنے کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا کہ یہ اوقات عام طور پر آفتاب پرست قوموں کی عبادت کے رہے ہیں، روزہ میں حکم ہے کہ افطار میں جلدی کی جائے، تاخیر نہ کی جائے، کہ یہ اہل کتاب کا طریقہ ہے، یوم عاشوراء کے ساتھ مزید ایک روزہ کا حکم ہوا، اس دن یہود روزہ رکھا کرتے تھے، تاکہ مسلمان اپنی عبادت میں بھی ان سے ممتاز رہیں۔

ان ہدایات سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا منشا یہی ہے کہ مسلمان کو ہر شعبۂ زندگی میں دیگر اقوام سے قومی و دینی اعتبار سے ممتاز اور مشخص رہنا چاہیے۔ اس کے باوجود اگر کوئی ان ہدایات کو پس پشت ڈال کر غیروں کی مشابہت اختیار کرتا ہے تو یہ بھی ایک اعتبار سے منافقت ہیاور منافقین کا مقام جہنم کا نچلا طبقہ ہے۔

تشبہ کی مختلف قسمیں:

حضرت حکیم الامت ﷺ نے اپنی ایک کتاب میں تشبہ کے اقسام پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے، مناسب معلوم ہوتا ہیکہ اس کا کچھ خلاصہ یہاں بھی نقل کر دیا جائے؛ تاکہ مزید بصیرت ہو جائے۔

(1) تشبہ بالکفار اعتقادات وعبادات میں کفر ہے اور مذہبی رسومات میں حرام ہے، جیسا کہ نصاری کی طرح سینہ پر صلیب لٹکانا اور ہنود کی طرح زنار باندھنا ایسا تشبہ بلاشبہ حرام ہے۔ تشبہ بالکفار امور مذہبیہ میں حرام ہے جو چیزیں دوسری قوموں کی مذہبی وضع ہیں ان کا اختیار کرنا کفر ہوگا جیسے صلیب لٹکانا، سر پر چوٹی رکھنا ''یا جے'' پکارنا۔

(2) معاشرت اور عبادات اور قومی شعار میں تشبہ مکروہ تحریمی ہے مثلاً کسی قوم کا وہ مخصوص لباس استعمال کرنا جو خاص انہی کی طرف منسوب ہو، اور اس کا استعمال کرنے والا اسی قوم کا ایک فرد سمجھا جانے لگے جیسے نصرانی ٹوپی اور ہندوانہ دھوتی، یہ سب ناجائز اور ممنوع ہے اور تشبہ میں داخل ہے۔ وعلی ہذا، کافروں کی زبان اور ان کے لب ولہجہ اور طرز کلام کو اس لئے اختیار کرنا کہ ہم بھی انگریزوں کے مشابہ بن جائیں تو بلاشبہ یہ ممنوع ہوگا۔

(3) اور جو چیزیں دوسری قوموں کی نہ قومی وضع ہیں نہ مذہبی ہیں گو ان کی ایجاد ہوں اور عام ضرورت کی چیزیں ہیں جیسے دیا سلائی یا گھڑی یا نئے ہتھیار یا نئی ورزشیں جن کا بدل ہماری قوم میں نہ ہو اس کا برتنا جائز ہے مگر ان جائز چیزوں کی تفصیل اپنی عقل سے نہ کریں بلکہ علماء سے پوچھ لیں۔ ایجادات و انتظامات اور اسلحہ اور سامان جنگ میں غیر قوموں کے طریقے لے لینا جائز ہے جیسے بندوق ہوائی جہاز وغیرہ یہ درحقیقت تشبہ نہیں مگر شرط یہ ہے کہ اس کے استعمال سے نیت و ارادہ کافروں کی مشابہت کا نہ ہو، یہ ان ایجادات کا حکم ہے جن کا بدل مسلمانوں کے پاس نہیں اور جو ایسی ایجاد ہوں کہ جس کا بدل مسلمانوں کے پاس موجود ہو تو اس میں تشبہ مکروہ ہے۔

(4) مسلمانوں میں جو فاسق یا بدعتی ہیں ان کی وضع اختیار کرنا بھی گناہ ہے پھر ان سب ناجائز وضعوں میں اگر پوری وضع بنائی تو زیادہ گناہ ہوگا اور اگر ادھوری بنائی تو اس سے کم ہوگا۔ (ماخوذ از انفاس عیسی)

مختصر یہ کہ ہم مسلمانوں کو رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے ظاہری و باطنی اعتبار سے جو کامل و مکمل اور فطری و پاکیزہ طریقۂ زندگی ملا ہے، اگر کوئی بدنصیب اسے ترک کر کے کسی اور قوم کی نقل وحرکت اور مشابہت اختیار کرتا ہے، خواہ اخلاق و اطوار میں ہو، یا افعال و احوال میں، لباس و معاش میں ہو، یا تہذیب و تمدن میں، جب کہ وہ طور طریق خاص ان ہی کے ہوں تو ان کی مشابہت اختیار کرنے والا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا امتی اور عاشق نہیں ہو سکتا۔

صحابہ کرام کا جذبہ ایمانی:

عہد نبوی ﷺ میں جب کوئی شخص مشرف بہ اسلام ہوتا تو اس میں کئی ایک تبدیلیاں رونما ہو چکی ہوتیں، ان میں سے ایک اہم تبدیلی یہ ہوتی کہ اس کی دوستی اور دشمنی کا معیار بدل جاتا ہے۔ جو کل تک اس کے دوست تھے وہ دشمن بن جاتے ہیں اور جو دشمن تھے وہ دوست ہو جاتے ہیں اور ان نئے بننے والے دوستوں کی خاطر وہ اپنے پرانے دوستوں سے لڑائی تک کے لیے تیار ہو جاتا؛ بل کہ اس لڑائی میں اپنی جان اور مال قربان کرنے سے بھی گریز نہیں کرتا۔

حضرت ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ پہلے کافر تھے، بنو حنیفہ کے سردار تھے، مسلیمہ کذاب کے کہنے پر رسول اللہ ﷺ کو دھوکے سے قتل کرنے نکلے، مگر مسلمانوں نے انہیں گرفتار کر لیا اور مسجد کے ستون کے ساتھ لا کر باندھ دیا۔ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے فرمایا: ثمامہ کہو کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا: ''اچھا ہے، اگر آپ مجھے قتل کریں گے تو ایک خون والے کو قتل کریں گے (جس کا بدلہ لینے والے موجود ہیں) اور اگر مال چاہتے ہو تو فرمایئے جتنا آپ چاہتے ہیں آپ کو دیا جائے گا۔'' آپ ﷺ انہیں وہیں چھوڑ کر چلے گئے، پھر اگلے دن ان کے پاس آئے اور ان سے یہی بات فرمائی اور انہوں نے یہی جواب دیا۔ پھر تیسرے دن وہاں سے گذرے اور حال دریافت کیا، انہوں نے وہی جواب دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''ثمامہ کو چھوڑ دو!'' ثمامہ اس (اسیری کے) دوران قرآن پاک سنتے رہے۔ نبی پاک ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نماز اور دوسرے حالات دیکھتے رہے۔ جوں ہی انہیں چھوڑا گیا، مسجد کے قریب کھجوروں کے ایک باغ میں گئے، غسل کیا، مسجد میں آئے اور بلند آواز سے پڑھا: ''اشھد ان لا الہ الا اللہ، وان محمدا رسول اللہ ﷺ'' (صحیح بخاری) اب دیکھیے! اسلام لینے کے ساتھ ہی کیا تبدیلی واقع ہوئی؟ کہنے لگے ''یا رسول اللہ ﷺ! اللہ کی قسم! اس روئے زمین پر آپ کے چہرے سے زیادہ بغض مجھے کسی چہرے سے نہیں تھا، اب آپ کا چہرا مجھے سب چہروں سے زیادہ محبوب ہو گیا ہے۔ اللہ کی قسم! روئے زمین پر کوئی دین مجھے آپ کے دین سے زیادہ ناپسندیدہ نہیں تھا اور اب آپ ﷺ کا دین مجھے سب دینوں سے زیادہ پیارا اور محبوب ہے۔ اللہ کی قسم! کوئی شہر آپ کے شہر سے زیادہ برا دکھائی نہیں دیتا تھا اور اب آپ ﷺ کا شہر مجھے سب شہروں سے زیادہ محبوب دکھائی دیتا ہے۔'' اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ایک مومن صادق کی قلبی و ایمانی کیفیت کیا ہونی چاہیے۔

اسی طرح ہندہ بنت عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ جس نے رسول اللہ ﷺ کے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کا مثلہ کیا تھا اور جگر چبایا تھا، جب ایمان لائی تو کہتی ہیں: یا رسول اللہ ﷺ تمام روئے زمین پر آپ ﷺ کے خیمے والوں سے زیادہ کسی خیمہ میں رہنے والوں کے متعلق میری یہ خواہش نہیں تھی کہ وہ ذلیل ہوں اور اب حالت یہ ہو گئی ہے کہ روئے زمین پر آپ کے خیمہ سے بڑھ کر کسی خیمہ کے متعلق میری خواہش نہیں کہ انہیں عزت حاصل ہو (صحیح بخاری)

الغرض: یہ ایک قدرتی چیز ہے کہ ایمانی محبت تمام محبتوں پر غالب ہوتی ہے اور اللہ پاک کا ہم سے تقاضا بھی یہی ہے کہ ہماری طرف آؤ تو پورے آؤ۔ یہ نہیں کہ کچھ دوستی ہم سے اور کچھ دشمنوں سے۔ یہ بات اللہ پاک کو بالکل گوارا نہیں۔ ارشاد باری ہے کہ: ''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو!۔۔۔۔۔ اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کی پیروی مت کرو۔ یقیناً وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔'' (البقرہ: 208)

بسنت ایک غیر اسلامی رسم:

دیوالی، دسہرا اور ہولی کے متعلق تو سب جانتے ہیں کہ یہ ہندوؤں کے مذہبی تہوار ہیں، مگر سکرانتی اور بسنت وغیرہ کے متعلق یہ غلط فہمی عام پائی جاتی ہے کہ یہ موسمی اور ثقافتی تہوار ہیں۔ ایسا صرف وہی لوگ سمجھتے ہیں جو ان تہواروں میں حصہ تو لیتے ہیں، البتہ ان کا پس منظر جاننے کی زحمت انہوں نے کبھی گوارا نہیں کی، حالاں کہ مورخین کے مطابق یہ خالصتاً ہندوانہ تہوار ہے۔ نامور محقق، مورخ اور سائنسدان علامہ ابوریحان البیرونی تقریباً ایک ہزار سال قبل ہندوستان آئے تھے۔ انہوں نے کلر کہار (ضلع چکوال) کے نزدیک ہندوؤں کی معروف یونیورسٹی میں عرصہ دراز تک قیام کیا، وہیں انہوں نے اپنی شہرۂ آفاق تصنیف ''کتاب الہند'' تحریر کی جو آج بھی ہندوستان کی تاریخ کے ضمن میں ایک مستند حوالہ سمجھی جاتی ہے۔ اس کتاب کے باب 76 میں انہوں نے ''عیدین اور خوشی کے دن'' کے عنوان کے تحت ہندوستان میں منائے جانے والے مختلف مذہبی تہواروں کا ذکر کیا ہے۔ اس باب میں عید ''بسنت'' کا ذکر کرتے ہوئے علامہ البیرونی لکھتے ہیں ''اسی مہینہ میں استوائے ربیعی ہوتا ہے، جس کا نام بسنت ہے، حساب سے اس وقت کا پتہ لگا کر ہندو اس دن عید کرتے ہیں اور برہمنوں کو کھلاتے ہیں، دیوتاؤں کی نذر چڑھاتے ہیں''۔ (کتاب الہند، مترجم: سید اصغر علی، صفحہ 206)

الغرض: بسنت غیر مہذب، بے دین اور لامذہب قوم کا شیوا ہے، ہمیں کب زیبا دیتا ہے کہ مردود و ملعون، بے ضمیر قوم کے طرز عمل کو اپنا مشغلہ بنائیں، ہمیں تو نعمت عظمی کیطور پر ''ہدایت نامہ انسانیت'' عطا ہوا تاکہ ہدایت کے روشن چراغ سے دوسری قوم و ملل کے گھرانوں کو روشن کریں نہ کہ اپنے گھروں کی ایمانی شمع کو گل کر کے ظلمت کدۂ کفر بنالیں۔ اس لیے ہم اس بات کی بھرپور کوشش کریں کہ غیروں کی مشابہت سے اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو بچائیں؛ تاکہ کل میدان حشر میں سرخروئی ہمارا مقدر بن سکے۔

سرخرو کشتی رہی ہر حال میں

ڈاکٹر شکیل احمد خان

۱۹۱۶ کی لندن کی ایک سہانی شام، اپنے عہد کی مقبول ترین اداکارہ کے فن کا مظاہرہ، ناظرین سے کھچا کھچ بھرا ہال، تالیوں کی گڑگڑاہٹ، لوگوں کا کھڑے ہو کر خراج پیش کرنا، سب کچھ بہت خوشگوار تھا۔ ہر کوئی اداکارہ سے ملنے کا متمنی تھا۔ ہزار دقت شائقین سے پیچھا چھڑا کر وہ پچھلے دروازے سے نکل پڑی۔ ناظرین میں موجود ایک شخص بھی اداکارہ کے خیالوں میں مگن اپنے گھر روانہ ہوا۔ مشہور ندی ٹیمز پر بنے پل پر ملگجے اندھیرے میں اسے ایک ہیولہ دکھائی دیا جو ندی میں چھلانگ لگانے ہی والا تھا۔ آخری لمحے میں اس نے اسے پیچھے سے پکڑ کر بچالیا۔ روشنی میں اس کے چہرے پر نظر پڑتے ہی وہ انگشت بدنداں رہ گیا۔ خودکشی کرنے جا رہی لڑکی کوئی اور نہیں بلکہ وہی اداکارہ تھی جس کی قربت کے لئے سارا لندن دیوانہ ہو رہا تھا۔ اس نے بے اختیار کہا، ''میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ تم خودکشی کرنا چاہوں گی اور وہ بھی اس وقت جب کے سارا لندن تمہاری ایک نظر عنایت کے لئے اس وقت بھی تھیٹر کے اطراف گھوم رہا ہے۔ تمہارے پاس حسن ہے، دولت ہے، صلاحیت ہے، شہرت ہے اور تم کامیابی کی بلندی پر ہو۔ اداکارہ نے بیزارگی سے جواب دیا، ''حسن، دولت، شہرت، کامیابی، جائے جہنم میں۔ کیا یہ میری اندرونی بے چینی کا علاج کر سکتی ہے؟ اس تضاد کی شدت مزید بڑھ جاتی ہے جب ہمیں پتہ چلتا ہے کہ یہ اداکارہ کوئی عام فرد نہیں بلکہ ۱۸ ویں صدی کی آخری دہائیوں کی یورپ کی مقبول ترین ہستی ایو لاوالیری **Lavallier Eve** تھی۔

ایولاوالیری کا اصل نام یوجین فینوگلیو تھا جو ۱۸۶۶ میں فرانس میں پیدا ہوئی۔ ۱۸۸۴ میں شرابی اور وہمی باپ نے ماں کو گولی مار کر خودکشی کر لی۔ دہشت زدہ ایو گھر سے بھاگ نکلی۔ قدرت نے اسے غیر معمولی حسن اور خوبصورت آواز سے نوازا تھا۔ وہ ہر قسم کے جذبات کے بہترین اظہار پر قادر تھی۔ حسن، آواز اور رکھ رکھاؤ نے اسے بہت جلد پیرس کے بہترین تھیٹرس کی جان بنا دیا۔ وہ فرانس کی سب سے زیادہ مقبول **celebrity** بن گئی۔ اس کا لباس اور کنگی چوٹی کا انداز یورپ میں فیشن کا معیار تسلیم کیا جاتا۔ اس کے استعمال میں رہنے والی پرفیومس، صابن و کاسمیٹکس کی دھوم رہتی۔ اس دوران اس کے تعلقات ایک نواب سے ہوئے جس نے اس کا نام ایولاوالیری کر دیا۔ یورپی ممالک کے بادشاہ، رانیاں، شہزادے، سفرا، نواب اور سالار جب فرانس آتے تو اس کے حسن، اداکاری اور آواز سے ضرور محظوظ ہوتے۔ پرتگال کا بادشاہ کارلوس، بیلجیم کا بادشاہ لیوپولڈ دوم، انگلینڈ کا بادشاہ ایڈورڈ ہفتم، ہنری آف باوریا وغیرہ اس کے فن کے معترف اور مداح تھے۔ خود ایو کا کہنا تھا ''سونا میرے ہاتھ کا میل تھا، میرے پاس ہر وہ چیز تھی جو دنیا دے سکتی تھی اور جس کی مجھے خواہش تھی، لیکن اس کے باوجود میری روح سب سے زیادہ دکھی اور غمگین تھی''۔ اندرونی بے چینی دور کرنے وہ گناہ کے راستے پر چل پڑی۔ نواب سے پیچھا چھڑا کر ایک تھیٹر ڈائریکٹر سے تعلقات استوار کئے، ایک ناجائز بیٹی کو جنم دیا، دیگر کئی مردوں سے ہر قسم کے روابط رکھے۔ لیکن قلبی سکون اور اطمینان سے محروم ہی رہی۔ ناجائز بیٹی اسے ہراساں کرنے ہر طرح کی حرکتیں کرتی۔ یہاں تک کے ایو بیزار ہو کر خودکشی پر مائل ہوئی۔ آخر کار مذہب میں پناہ لی۔ دنیا کے تام جھام اور رنگینیوں کو ٹھکرا کر ایک غیر معروف دیہات میں سادہ اور تیاگ کی زندگی گزار کر ۱۹۲۹ میں گمنامی کی موت کو گلے لگایا۔ اس داستان حیات کی عصر حاضر میں اور خصوصاً ہمارے لئے کیا معنویت ہے؟ دیکھئے، ٹی وی، اخبارات، اور سوشل میڈیا کے باعث ہم میں سے اکثر لوگ اور خصوصاً نوجوان اس بات کو شدت سے محسوس کرتے ہیں کہ بین الاقوامی سطح پر دیگر اقوام اور ملکی سطح پر اہل وطن کی دوسری برادریوں کے پاس آج اقتدار ہے، عیش و عشرت ہے، تام جھام ہے، قیمتی کاریں، ذاتی ہوائی جہاز اور بوٹ ہیں، محلات ہیں، طاقت، عزت، شہرت اور گلیمر ہے۔ اس کے برعکس ہماری قوم معاشی تنگدستی، سیاسی بے وقعتی، سماجی بے بضاعتی اور معاشرتی پسماندگی کی شکار ہے۔ یہ صورتحال ابتدائی مرحلہ میں فوری طور پر اکثر لوگوں میں احساس محرومی، مایوسی، بے بسی اور بے دلی کی کیفیت پیدا کرتی ہے۔ یہ احساس ہماری قوت عمل کے لئے سم قاتل ثابت ہوتا ہے اور ہمارے جوش و جذبہ کے شعلوں پر برفیلے پانی کی طرح کام کرتا ہے۔ ہم یہاں تک کیوں پہونچ گئے، یہ ایک الگ موضوع ہے۔ یہاں تو بس یہ اجاگر کرنا مقصود ہے کہ ظاہری شان و شوکت سے قطعاً متاثر نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ یہ اکثر صرف ایک سراب ہوتا ہے۔ ظاہری شان و شوکت، طاقت اور تام جھام کے پیچھے بڑی دکھ بھری داستانیں ہوتی ہیں۔ بے چینی، بے بسی، بے سکونی اور جذباتی و روحانی خلا ہوتا ہے۔

اس کی سیکڑوں مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ لیکن اس کا قطعی یہ مطلب نہیں کہ ہم موجودہ قومی حالت میں مست رہیں اور اسے بدلنے کی کوشش نہ کریں۔ اسلام رہبانیت اور فرار کی تعلیم نہیں دیتا۔ دولت، حشمت اور اقتدار خود اپنے اندر کوئی خراب چیز نہیں ہے۔ ہمیں تو آخرت کے ساتھ دنیا کی بھی بھلائی مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ لیکن ناجائز طریقوں اور اقدار، ایمان اور محبت کی قیمت پر حاصل کی جانے والی دولت اور گلیمر بھی سچی خوشی، سکون اور کامیابی کی ضمانت نہیں ہو سکتی۔ جبکہ زندگی میں بنیادی اہمیت قلبی سکون اور محبت کی ہے۔ اصل کامیابی آخرت کی کامیابی ہے۔ اب اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے، دوسروں کی مدد کر کے آخرت بنانے، اور سکون و اطمینان کی زندگی بتانے کے لئے دولت، شہرت، اقتدار ایک ذریعہ ہو سکتا ہے اور ہوتا ہے۔ ہمیں اپنی پوری صلاحیتوں اور قوت کے ساتھ شرعی حدود میں اسے حاصل کرنے کی بھرپور اور جامع کوشش کرتے رہنا ہے۔ بس اہم بات یہ ہے کہ ہم ذریعہ اور مقصد کے فرق کو نہ بھولیں۔ دولت ذریعہ ہے، اور سکون، محبت، دائمی کامیابی ہمارا مقصد!

دولت سے سکون، محبت اور کردار حاصل نہیں کیا جا سکتا، ہاں، کردار، محبت اور سکون قلب سے دولت و وقار حاصل کیا جا سکتا ہے۔ دنیا میں ہر سال کئی امیر ترین، خوبصورت ترین، طاقتور ترین، قابل ترین افراد دامن اسلام میں پناہ لیتے ہیں۔ ہمارے پاس امیر، خوبصورت، طاقتور اور قابل لوگوں کی قطعی کمی نہیں ہے۔ اب دنیا کے کچھ حصوں میں علاقائی وجوہات اور حکمت عملی کی کمی کے باعث یہ چیزیں کمیاب ہیں تو اسے وقتی کمزوری تو مانا جا سکتا ہے ناکامی نہیں۔ مسلمان اگر سچ میں مسلمان ہے تو وہ ناکام ہو ہی نہیں سکتا۔ کردار اور ایمان ہو تو پھر کوئی اور چیز ہو یا نہ ہو، وہ کامیاب ہے۔ اس کے ساتھ اگر دولت و حشمت بھی ہو تو سونے پہ سہاگہ! لیکن صرف دولت و حشمت تو دنیاوی سکون، محبت اور کامیابی کی بھی ضمانت نہیں، جیسا کہ ایولاوالیری کی مثال سے واضح ہے۔ لہذا ہمیں دوسروں کی امارت و تام جھام دیکھ کر نفسیاتی طور پر متاثر نہ ہوتے ہوئے دین و دنیا دونوں کے حصول کے لئے اپنی جدوجہد جاری رکھنا ہے۔ اس حقیقت کو ذہن نشین کر لیں کہ اگر ہم ایمان و کردار کے ساتھ جدوجہد کر رہے ہیں تو ہم ہر حال میں کامیاب ہیں۔ دولت و شہرت کے ساتھ بھی، دولت و شہرت کے بغیر بھی! اقبال احسن یوسف زئی

سرخرو کشتی رہی ہر حال میں!
ڈوبنے کے بعد بھی پانی میں ہے

The Urdu Daily WATTAN

وطن

باقیات

101

اپنے مفادات کی تکمیل کرتی تھی جبکہ بی جے پی نے عوامی فلاح و بہبود اور قومی مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے کام کیا۔ انہوں نے جی ایس ٹی کے آغاز، او بی سی کمیشن کو قانونی حیثیت دینے اور خواتین کے ریزرویشن کو مثال کے طور پر پیش کرنے کا حوالہ دیا۔ شاہ نے مہاراشٹر اور ہریانہ میں اسمبلی انتخابات میں اپنی شکست کیلئے ای وی ایم کو ذمہ دار ٹھہرانے کے لیے کانگریس پر سخت ہارنے والا ہونے کا الزام لگایا

102

نے اگلے کم سے کم 3 دن سردی کی لہر میں شدت آنے کا خدشہ ظاہر کرتے ہوئے لوگوں خاص کر بزرگ و بیمار شہریوں اور چھوٹے بچوں سے صبح اور شام کے وقت نقل و حمل میں احتیاط برتنے اور گرم کپڑے پہننے کا بھی مشورہ دیا۔

103

تقریباً 40 گرام چرس جیسے ممنوعہ مادہ برآمد ہوا۔

اس کی شناخت زبیر احمد آہنگر ولد محمد امین آہنگر ساکن کاٹھی دروازہ کے طور پر ہوئی ہے۔ ان کے انکشاف پر ایک اور شخص بلال احمد شیخ ولد غلام قادر شیخ ساکن تیلگری محلہ کو گرفتار کر لیا گیا۔ اس کی پرانا ملک چوک کے قریب سے ذاتی تلاشی لینے پر تقریباً 80 گرام چرس برآمد ہوئی۔

104

نے بتایا کہ پورا مکان گھنے دھوئیں سے بھرا ہوا تھا، جس سے اسکے مکینوں کا نیند میں ہی دم گھٹ رہا تھا۔ حکام نے بتایا کہ متاثرین کو کٹھوعہ کے گورنمنٹ میڈیکل کالج (جی ایم سی) اسپتال منتقل کیا گیا جہاں ان میں سے ایک سابق ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اور 2 بچوں سمیت 6 افراد کو مردہ لایا گیا۔ حکام نے بتایا کہ اس المناک واردات میں اپنی جانیں گنوانے والوں میں 17 سالہ گنگا بھگت دختر بھارت، عاشش ساکنہ شہیدی چوک کٹھوعہ، 15 سالہ دانش بھگت ولد بھارت بھوشن ساکنہ شہید چوک کٹھوعہ، 81 سالہ اوتار کرشن (سابق ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس) ولد کیشو رینا ساکنہ وارڈ نمبر 16 شیو انگر کٹھوعہ، 25 سالہ برکھا رینا دختر اوتار کرشن ساکنہ شیو انگر کٹھوعہ، 3 سالہ تاکاش رینا ولد اوتار کرشن ساکنہ شیو انگر کٹھوعہ، 4 سالہ اویک رینا ولد سندیپ کول ساکنہ جگتی نگروٹہ جموں شامل ہیں، جن کی لاشیں گمروہ جی ایم سی کٹھوعہ مردہ خانے منتقل کر دی گئیں۔ اس واردات میں زخمی ہونے والے چار افراد میں 61 سالہ سوارنا زوجہ اوتار کرشن ساکنہ شیو انگر کٹھوعہ، 40 سالہ نیتو دیوی زوجہ بھارت بھوشن ساکنہ شہیدی چوک کٹھوعہ، 15 سالہ ارون کمار ولد سین چاند ساکنہ بھوت رام بن اور 69 سالہ کیول کرشن ولد ماستا رام ساکنہ شیوا نگر کٹھوعہ شامل ہیں۔ جی ایم سی کٹھوعہ کے پرنسپل ڈاکٹر سریندر اتری نے کہا کہ 10 لوگوں کو اسپتال لایا گیا تھا۔ 6 ہلاک ہوئے، اور 4 دیگر زخمی ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ ابتدائی تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ متاثرین کی موت دھوئیں میں سانس لینے اور دم گھٹنے سے ہوئی۔ انہوں نے مزید کہا کہ جلنے سے کوئی زخمی نہیں ہوا۔ پرنسپل ڈاکٹر سریندر اتری نے کہا یہ ایک افسوسناک واقعہ ہے۔ ہمارے اسسٹنٹ میٹرن، جو حال ہی میں ریٹائر ہوئے تھے، کرائے کے مکان میں رہ رہے تھے۔ یہ واقعہ صبح 2 بجے سے 3 بجے کے درمیان پیش آیا۔ اس نے فون پر کال کی اور میں نے فوری طور پر پولیس اور فائر بریگیڈ کو مطلع کیا۔ ایک طالب علم (راکی شرما) نے بتایا کہ وہ رات گئے پڑھ رہی تھی جب اس نے آگ دیکھی اور دوسروں کے ساتھ گھر پہنچی۔ انہوں نے مزید کہا کہ آگ نے ڈرائنگ روم کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا، اور دھواں جو دوسرے کمروں میں پھیل گیا تھا، اس کے نتیجے میں ہلاکتیں ہوئیں۔ پولیس نے معاملہ درج کر کے تحقیقات شروع کر دی ہے۔ لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا، وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ، کابینہ وزراء اور کئی سیاسی لیڈروں نے المناک واقعے میں قیمتی جانوں کے ضیاع پر سخت صدمہ ظاہر کرتے ہوئے سوگوار خاندانوں کیساتھ تعزیت کا اظہار اور زخمیوں کی فوری صحت یابی کیلئے دعائیں کیں۔ لیفٹنٹ گورنر نے ایکس پر ایک پوسٹ میں لکھا کہ کٹھوعہ آتشزدگی کے واقعہ میں جانی نقصان پر انتہائی دکھی ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میرے خیالات سوگوار خاندانوں کے ساتھ ہیں، اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کی خواہش اور دعا کرتا ہوں۔

105

کو بااختیار بنانے کے لیے کچھ نہیں کیا۔ انہوں نے لکھا "پارلیمنٹ میں، امیت شاہ جی نے ڈاکٹر امبیڈکر کی توہین کرتے اور ایس سی/ایس ٹی کمیونٹی کو نظر انداز کرنے کی کانگریس کی تاریک تاریخ کو بے نقاب کیا۔ وہ واضح طور پر اس کے پیش کردہ حقائق سے دنگ اور دنگ رہ گئے ہیں، یہی وجہ ہے کہ اب وہ تھیٹرکس میں مصروف ہیں! افسوس کی بات ہے کہ ان کے لیے لوگ حقیقت جانتے ہیں! کانگریس اپنی مرضی کے مطابق کوشش کر سکتی ہے لیکن وہ اس بات سے انکار نہیں کر سکتی کہ ایس سی اور ایس ٹی طبقوں کے خلاف بدترین قتل عام ان کے دور حکومت میں ہوا ہے۔ برسوں تک، وہ اقتدار میں بیٹھے رہے لیکن ایس سی اور ایس ٹی طبقوں کو بااختیار بنانے کے لیے کوئی خاطر خواہ کام نہیں کیا" وزیر اعظم نے بابا صاحب امبیڈکر کے تئیں "کانگریس کے گناہوں" کو درج کیا۔ وزیر اعظم مودی نے یہ بھی کہا کہ ملک کے لوگوں نے وقتاً فوقتاً دیکھا ہے کہ کس طرح ایک پارٹی نے امبیڈکر کی وراثت کو ختم کرنے کے لیے ہر "گندی چال" کی ہے۔ انہوں نے کہا "اگر کانگریس اور اس کا بوسیدہ ماحولیاتی نظام یہ سوچتا ہے کہ ان کے بدنیتی پر مبنی جھوٹ ان کی کئی سالوں کی بداعمالیوں کو چھپا سکتا ہے، خاص طور پر ڈاکٹر امبیڈکر کے تئیں ان کی توہین، تو وہ سخت غلطی پر ہیں! ہندوستان کے لوگوں نے بار بار دیکھا ہے کہ کس طرح ایک پارٹی نے، جس کی قیادت ایک خاندان نے کی ہے، ڈاکٹر امبیڈکر کی وراثت کو ختم کرنے اور ایس سی/ایس ٹی برادریوں کی تذلیل کرنے کیلئے ہر ممکنہ گھناؤنی چال میں ملوث رہی ہے۔" انہوں نے یہ بھی زور دے کر کہا کہ ان کی حکومت نے گزشتہ دہائی میں بابا صاحب امبیڈکر کے ویژن کو پورا کرنے کے لیے انتھک محنت کی ہے۔ وزیر اعظم مودی نے کہا "کسی بھی شعبے کو لے لیں چاہے وہ 25 کروڑ لوگوں کو غربت سے نکالنا ہو، ایس سی/ایس ٹی ایکٹ کو مضبوط کرنا ہو، ہماری حکومت کے فلیگ شپ پروگرام جیسے سوچھ بھارت، پی ایم آواس یوجنا، جل جیون مشن، اجولا یوجنا اور بہت کچھ، ان میں سے ہر ایک نے لوگوں کی زندگیوں کو چھو لیا ہے۔"

106

کے درمیان اہم مشترکہ مفاہمت کو عملی جامہ پہنایا جاسکے، ایک دوسرے کے بنیادی مفادات اور اہم خدشات کا احترام کیا جاسکے، بات چیت اور مواصلات کے ذریعے باہمی اعتماد کو مضبوط کیا جاسکے۔ خلوص نیت اور نیک نیتی کے ساتھ اختلافات کو حل کریں اور دو طرفہ تعلقات کو جلد از جلد مستحکم اور صحت مند ترقی کی راہ پر گامزن کریں۔

107

مشن موڈ میں کی گئی ہے۔ آئی جی پی کشمیر بردی نے کہا کہ پولیس معاشرے میں منشیات کے استعمال کی لعنت کو روکنے کے لیے ایک مشن موڈ پر کام کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری مسلسل کوشش ہے کہ دکانداروں کے خلاف گھیرا تنگ کیا جائے اور ہم نے دکانداروں کے خلاف سخت کارروائی کی ہے۔

108

کی جائیں۔ کشمیر یونیورسٹی کے جوائنٹ رجسٹرار نے یہ بھی کہا کہ مزید سرگرمیوں کی کلاسیں بشمول آف لائن یا آن لائن موڈ کا انعقاد محکموں کے ذریعہ کیا جائے گا تاکہ باقی نصاب، اگر کوئی ہو تو، موسم سرما کے وقفے کے دوران مکمل کیا جائے۔

109

فوج کی چنار کور نے سوشل میڈیا ایکس ہینڈل پر ایک پوسٹ میں جانکاری فراہم کی امروہی نگلڈارہ میں مصدقہ اطلاع پر تلاشی آپریشن کے دوران سیکورٹی فورسز نے 4 پستول، 6 پستول میگزین، تقریباً 4 کلوگرام منشیات اور دیگر جنگی مواد برآمد کیا۔ چنار کور نے مزید کہا کہ فوج اور دیگر سیکورٹی فورسز کشمیر کو دہشت گردی سے پاک رکھنے کے اپنے عزم پر ثابت قدم ہے۔

110

جو ہمارے انتخابی نظام میں بے مثال کارکردگی اور ہم آہنگی لانے کا وعدہ کرتی ہے۔ لوک سبھا اور ریاستی اسمبلیوں کے انتخابی نظام الاوقات کو ترتیب دے کر، ہم انتخابات کی تعداد کو نمایاں طور پر کم کریں گے، اس طرح حکمرانی اور عوامی زندگی میں خلل کو کم کریں گے"۔ انہوں نے مرکزی وزیر قانون کے آرٹیکل 327 کے حوالہ کا حوالہ دیا، جو پارلیمنٹ کو مقننہ کے انتخابات سے متعلق انتظامات کرنے کا اختیار دیتا ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ ہندوستانی آئین کا دفعہ 327 پارلیمنٹ کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں اور ریاستوں کی مقننہ کے انتخابات سے متعلق انتظامات کرے۔ چگ نے مزید کہا کہ یہ بل صرف ایک طریقہ کار میں تبدیلی نہیں ہے۔ یہ ہندوستانی آئین کی تاریخ میں ایک یادگار قدم ہے۔ یہ اچھی حکمرانی اور ہماری قوم کی ترقی کے لیے ہماری لگن کو ظاہر کرتا ہے۔ 'ایک قوم، ایک انتخاب' اصلاحات ہمارے سیاسی ماحول کے استحکام کو بڑھا دے گی، جس سے زیادہ مستقل اور مرکوز حکمرانی ممکن ہوگی۔ یہ وقت، وسائل اور عوامی اخراجات کے لحاظ سے بھی خاطر خواہ بچت کا باعث بنے گا، جسے ترقیاتی سرگرمیوں کی طرف موڑا جا سکتا ہے۔ چگ نے ون نیشن ون الیکشن کو شہریوں پر مرکوز گورننس کو بڑھانے کیلئے وزیر اعظم کے بصیرت انگیز قدم کے طور پر بیان کیا اور یہ اصلاحات ہمارے ملک میں اچھی حکمرانی کو یقینی بنانے کیلئے وزیر اعظم مودی کے غیر متزلزل عزم کی بہترین مثال ہے۔ یہ اصلاحات لاکھوں ہندوستانیوں کی زندگیوں پر نمایاں اثر ڈالنے کے لیے تیار ہے۔

111

میں 5.87 کروڑ راشن کارڈ منسوخ کیے گئے ہیں۔ ان میں 1.93، اتر پردیش میں 54,572 منسوخیاں، ریاستوں میں سب سے زیادہ، اور میزورم میں 12,578 سب سے کم۔ مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں، دہلی 3,27,297 منسوخیوں کے ساتھ سرفہرست ہے، جب کہ لداخ میں سب سے کم 702 ہیں۔ ان اقدامات کا مقصد خوراک کی سبسڈی کے "حقیقی ہدف" کو یقینی بنانا، رساو کو کم کرنا اور اہل استفادہ کنندگان تک اناج کی ترسیل کو بہتر بنانا ہے۔ جموں و کشمیر میں، راشن کارڈ کی آدھار سیڈنگ تقریباً 100 فیصد تک پہنچ گئی ہے، جس سے مستقل ہجرت، نقلی اندراجات، اور اموات جیسی وجوہات کی وجہ سے نااہل ریکارڈوں کی شناخت ممکن ہوگئی ہے۔ ملک بھر میں، پردھان منتری غریب کلیان انا یوجنا (PMGKAY) کے تحت 65 فیصد استفادہ کنندگان نے e-KYC تصدیق مکمل کر لی ہے۔ حکومت ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں بشمول جموں و کشمیر پر زور دے رہی ہے کہ وہ پی ایم جی کے اے وائی کے تحت فی الحال مستفید ہونے والے 80.67 کروڑ لوگوں کو مفت غذائی اجناس کی تقسیم کو ہموار کرنے کے لیے اس عمل کو تیز کریں۔ حکومت انٹیگریٹڈ چائلڈ ڈیولپمنٹ سروسز (آئی سی ڈی ایس) اور پی ایم پوشن جیسی اسکیموں کے تحت فورٹیفائیڈ چاول متعارف کروا کر فوڈ سیکورٹی کو بھی ترجیح دے رہی ہے۔ جموں و کشمیر نے اس اقدام کو مکمل طور پر لاگو کیا ہے، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ ٹارگیٹڈ پبلک ڈسٹری بیوشن سسٹم کے تحت تمام اضلاع تک چاول پہنچیں۔

112

ایک منفرد نمونہ ہے، جہاں زبانیں محض مواصلات کے وسیلے نہیں بلکہ علم، ثقافت اور روایات کے انمول ذخائر ہیں۔ تاریخی طور پر، دنیا میں اکثر سیاسی مفادات کے مرکز میں رہی ہیں، جن میں علاقائی زبانوں کو دبانے کی کوششیں لوگوں کی اظہار رائے کی آزادی کو محدود کرتی ہیں۔ وزیر نے کہا کہ تاریخی چیلنجوں کو تسلیم کرتے ہوئے حکومت نے علاقائی زبانوں کو بااختیار بنانے اور ذاتی اظہار کے طاقتور وسیلے کے طور پر دیکھتے ہوئے ان کے تحفظ اور حفاظت کے لیے مسلسل کام کیا ہے۔ وزیر موصوف نے کہا کہ جیسا کہ اٹل بہاری واجپئی نے ایک بار کہا تھا، 'زبان محض اظہار کا ذریعہ نہیں بلکہ ہماری ثقافت کی روح ہے۔' ریڈی نے کہا کہ آئین کے آٹھویں شیڈول میں زبانوں کو شامل کرنا اس سمت میں ایک اہم قدم رہا ہے۔ ابتدائی طور پر، آٹھویں شیڈول میں 14 زبانیں شامل تھیں، جو اب بڑھ کر 22 ہو گئی ہیں، جو ہندوستان کے تنوع کی عکاسی کرتی ہیں۔ 1967 میں سندھی کو آٹھویں شیڈول میں شامل کیا گیا اور اٹل بہاری واجپئی نے بول چال سے اپنی یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں ہندی بولتا ہوں لیکن سندھی میری موسی (خالہ) ہے۔

113

اور پولیس کی ٹیموں کے ساتھ فوری طور پر آگ پر قابو پانے کی مشقیں شروع کیں۔ انہوں نے کہا کہ رات گئے تک آگ پر قابو نہیں پایا جاسکا کیونکہ یہ ایک بڑے علاقے میں پھیل گئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ آگ پر قابو پالیا گیا ہے اور ٹیمیں آگ پر مکمل طور پر قابو پانے کے لیے کام کر رہی ہیں تاکہ اسے مزید پھیلنے سے روکا جا سکے۔ ادھر محکمہ جنگلات نے بتایا ہے کہ مسلسل خشک موسم رہنے کی وجہ سے جنگلات میں پیڑ پودے اور گرے ہوئے پتے سوکھ جاتے ہیں جو جلدی آگ پکڑ لیتے ہیں۔

114

نے اس بات کا انکشاف کیا ہے کہ کووڈ 19 کے بعد دل کے امراض، دل کا دورہ پڑنے کے واقعات، فالج کے خطرات اور سٹروک کے واقعات میں اضافہ ہوا ہے۔ ڈاکٹروں نے اس کی بڑی وجہ یہ بتائی کہ کووڈ میں مبتلا افراد کے جسم میں قدرتی تبدیلی پیدا ہوئی جو خون کے گاڑھا ہونے کا موجب بن رہا ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ "کووڈ ویکسین" سے بھی جسمانی تبدیلی ہوئی ہے اور قوت مدافعت بڑھنے کے ساتھ ساتھ خون کی شریانوں میں بھی تبدیلی آئی ہے جو نوجوانوں میں دل کا دورہ پڑنے کے واقعات کا موجب بن رہا ہے۔

Government of Jammu and Kashmir

OFFICE OF THE CHILD DEVELOPMENT PROJECT OFFICER POSHAN PROJECT ROHAMA

Subject: Engagement of Sanginis (Anganwadi Workers) in Anganwadi Centres.

Advertisement Notice No.: 13 CDPO-Roh- of 2024 Dated: 12 -12-2024

Applications on prescribed proforma (Annexure-I) are hereby invited from the eligible female candidates of the Panch wards shown against the below mentioned Panchayat Halqa, for the engagement of Sanginis (Anganwadi Worker) for the Anganwadi Centres of POSHAN Project Rohama on "Honorarium basis". The application form along with required documents shall be deposited from 17th of December in the Office of undersigned i.e, the Child Development Project Officer, Poshan Rohama. The last date for submission of application forms shall be 4 January of 2025.

S.No	District	Project	Panchayat	Vacancy of Sanginis (Anganwadi workers)	
				Panch Ward no.	Name of Anganwadi
01	Baramulla	Rohama	Doabgah - B	Ward No. 08	Hab Sb Mohala Vigbal

Criteria for Selection of Sanginis (Anganwadi Workers) Shall remain as envisaged in the Govt. Order No. 222-JK(SWD) of 2022, Dated:30-11-2022 and Order no. 103-JK(SWD) of 2023 Dated 28.04.2023 i.e,

- Women candidates in the age group of 18-37 years as on 01-07-2024 shall be considered for the post.
- The candidate should be a domicile of the UT of J&K.
- The candidate should be a resident of the Electoral Ward where AWC is located.
- Minimum Education qualification should be 10+2 and maximum graduation.
- Weightage shall be given on the basis of marks obtained in 10+2 and selection shall be granted purely on academic merit basis & there shall not be any interview.
- In case eligible candidate is available within the family of retired AWW the said candidate shall qualify for additional two percent points.
- Candidates with qualification higher than graduation shall not be considered.
- In case of tie in merit of the eligible candidate, candidate with higher age will be preferred.

Self-attested copies of documents to be attached with the application form:

- Panch Ward Certificate and voter list issuedby BDO.
- Unmarried certificate issued by Tehsildar, if name of candidate appears with parents in voter list.
- Domicile Certificate issued by Tehsildar concerned.
- Date of Birth Certificate.
- Academic Qualification Certificates with Marks card of 10+2.
- If candidate belongs to family of retired AWW, Copy of document proof.
- Non employment Certificate from Gazetted Officer.
- Self-Addressed envelope with postage stamp of Rs 5/-.
- Affidavit from first class magistrate stating following facts.
- All Documents submitted along with the application form for engagement of Sangini (AWW) are correct, without any mismatch, duplicity or fallacious in nature. If found incorrect or in any of the above stated situation the candidature of deponent may be cancelled and liable to action under law.
- Maximum qualification is Graduation for vacancy of Sanginis (AWWs) and this is as per facts and onus of proving it to be true lies with the deponent.
- The deponent has read the HR policy no. 222-JK(SWD) of 2022 dated: 30.11.2022 and is well versed with all salient features of the policy and shall be applicable to the deponent in case of selection as Sangini (AWW)

Note: Prescribed Application Proforma canalso be had from the undersigned office "Free of Cost".

Sd/- Child Dev. Project Officer
Poshan Project Rohama

DIPK-9637/24
Dtd. 17-12-2024

Union Territory of Jammu & Kashmir

Office of the Executive Engineer PMGSY (JKRRDA) Division Pulwama.

Notice inviting e-tenders

E-NIT No 13/EE/PMGSY/PUL OF 2024-2025 dated 16/12/2024

E-tenders (In single cover system) from qualified contractors registered with the J&K UT Government, CPWD, Railways, and other State/Central Governments are invited for Snow Clearance on a Percentage Rate basis for a contract period of one year.

S. No	Name of the road	T.C	Length	E/M	Cost	Class
1.	Snow clearance of Road Ladhu Nagbal road Km 2nd RD 200 to Jewan Sahib Package No: JK10-122, Length 2.10km Block Pampore, District Pulwama.	6th	2.10	5000	500	Aay to Dee
2.	Snow clearance of Road Panzoo to Shojan Road Package No: JK10-140, Length 7.50km Block Aripal, District Pulwama.	6th	7.50	5000	500	Aay to Dee

Position of funds: Demanded
Account Head: 3054 M&R Snow clearance.

1 The Bidding documents Consisting of qualifying information, eligibility criteria, specifications, (if any), Bill of quantities (B.O.Q), Set of terms and conditions of contract and other details can be seen/downloaded from the departmental website http:pmgsytendersjk.gov.in as per schedule of dates given below:-

1	Date of Issue of Tender Notice	16/12/2024 2:30 PM
2	Period of downloading of bidding documents	From 16/12/2024 2:30 PM to 21/12/2024 upto 04:30 PM
3	Bid submission Start Date	16/12/2024 from 02:30 PM
4	Bid Submission End Date	21/12/2024 upto 04:30 PM
5	Date & time of opening of Bids (Online)	23/12/2024 at 11.00 AM in the Office of the Executive Engineer PMGSY (JKRRDA) Division Pulwama.

2 Bids must be accompanied by a TR (dated between the bid submission start date and the Bid Submission End date) deposited in the name of Executive Engineer PMGSY (JKRRDA) Division Pulwama Payable at Pulwama. (Tender inviting authority) as the cost of the tender document.

3 All bidders are required to submit bid security or earnest money for an amount of Rs. 5000/= at the time of tendering in the form of CDRs or FDRs pledged to the authority responsible for receiving bids (Executive Engineer PMGSY (JKRRDA) Division Pulwama), in this case Executive Engineer PMGSY (JKRRDA) Pulwama. In strict accordance with the Government's circular and other instructions as required, the successful bidder will be required to provide performance security for an amount of Rs.10,000/= at the time of contract award. Following the fixing of the contract in favour of the successful bidder, the unsuccessful bidders will receive the earnest money/bid security. The successful bidder's performance security will be released only after completed successfully performance of the contract.

3 The date and time of opening of Bids shall be notified on Web Site http:pmgsytendersjk.gov.in and conveyed to the bidders automatically through an e-mail message on their e-mail address. The bids of Responsive bidders shall be opened online on same Web Site in the Office of Executive Engineer PMGSY (JKRRDA) Division Pulwama. (Tender inviting authority).

4 The bids for the work shall remain valid for a period of 30 days from the date of opening of technical bids.

Sd/- Executive Engineer
PMGSY (JKRRDA)
Division Pulwama

DIPK-9660/24
Dtd. 17-12-2024

اتر ریلوے

ای-نیلامی نوٹس

بھارت کی راشٹر پتی کی جانب سے سینئر ڈویژنل کمرشیل منیجر / ما. بھا. اتر ریلوے، فیروز پور کی ذریعہ نیچے دیئے گئے کام کیلئے اہل اور رجسٹرڈ بولی دہندگان سے فیروز پور ڈویژن میں ای-نیلامی طلب کی گئی ہے۔

نیلامی لسٹ نمبر	نیلامی شروع ہونے کا وقت اور تاریخ	کام کا نام
EAFZR-SLR-24-88	13-01-2025 کو 11.00 بجے	گاڑیوں کے پارسل سپیس کو لیز پر دینے کا ٹھیکہ (ٹرین نمبر / ایس ایل آر کمپارٹمنٹ) 14612-F1, 12014-F1, 14508-R1, 22430-F1, 14508-F2, 12030-F1, 22486-F1, 14508-F1, 14654-F1, 12266-F1, 14654-F2 & 19326-F1

مفصل معلومات اور رجسٹریشن کیلئے برائے مہربانی ریلوے کی ویب سائٹ www.ireps.gov.in پر جائیں۔

3872/2024

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

از نیابت کچواری

مضمون: چھٹی آمدہ از دفتر بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر خانصاحب زیر نمبری BDO/KSB/1196 مورخہ 10/12/2024 نسبت اجرائی پیدائشی سرٹیفکیٹ بحق یاسر احمد بجران ولد غلام قادر بجران ساکنہ موضع کچواری تحصیل خانصاحب

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کی نسبت رپورٹ چوکیدار علاقہ و دیگر فیلڈ عملہ سے عیاں ہے کہ یاسر احمد بجران ولد غلام قادر بجران ساکنہ موضع کچواری مورخہ 01/02/2007 کو گھر پر ہی پیدا ہوئے ہیں جسکی نسبت بیان حلفی سائل و اجرا کردہ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی اسکول وترژ کی DOB سرٹیفکیٹ بطور ثبوت شامل مثل رکھا ہے۔ اس بارے میں بذریعہ اشتہار ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار کچواری

از نیابت کچواری

مضمون: چھٹی آمدہ از دفتر بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر خانصاحب زیر نمبری BDO/KSB/1287 مورخہ 16/12/2024 نسبت اجرائی پیدائشی سرٹیفکیٹ بحق فیاض احمد نجار ولد عبدالرحمان نجار ساکنہ موضع گروسٹھ کلان تحصیل خانصاحب

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کی نسبت رپورٹ چوکیدار علاقہ و دیگر فیلڈ عملہ سے عیاں ہے کہ فیاض احمد نجار ولد عبدالرحمان نجار ساکنہ موضع گروسٹھ کلان مورخہ 16/05/1973 کو گھر پر ہی پیدا ہوئے ہیں جسکی نسبت بیان حلفی و بلاک میڈیکل آفیسر خانصاحب کی اجرا کردہ Age certificate بطور ثبوت شامل مثل رکھا ہے۔ اس بارے میں بذریعہ اشتہار ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار کچواری

از نیابت کچواری باجلاس محمد یاسین نائب تحصیلدار کچواری

مضمون: چھٹی آمدہ از دفتر بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر خانصاحب زیر نمبری BDO/KSB/1112,1115 مورخہ 03/12/2024 نسبت اجرائی پیدائشی سرٹیفکیٹ بحق جنید حسن و جوزیہ حسن اولادان غلام حسن وانی ساکنہ موضع گروسٹھ کلان تحصیل خانصاحب

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کی نسبت رپورٹ چوکیدار علاقہ و دیگر فیلڈ عملہ سے عیاں ہے کہ جنید حسن پسر مورخہ 08/08/2008 و جوزیہ حسن دختر غلام حسن وانی مورخہ 06/08/2007 کو گھر پر ہی پیدا ہوئے ہیں۔ جسکی نسبت سائلان نے بیان حلفی و جموں و کشمیر بورڈ آف سکول ایجوکیشن کا اجرا کردہ مارکس کارڈ بھی بطور ثبوت شامل مثل ہے۔ اس بارے میں بذریعہ اشتہار ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار کچواری

از عدالت ایگزیکٹیو مجسٹریٹ درجہ اول عیدگاہ سرینگر

عنوان: درخواست از جانب فیاض احمد خراوی ولد محمد مقبول خراوی ساکنہ الٰہی باغ ۹۰ فٹ سرینگر بمراد حصول اموات سرٹیفکیٹ

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں درخواست سائل ہے کہ اس کی والدہ حمیدہ زوجہ محمد مقبول خراوی ساکنہ الٰہی باغ ۹۰ فٹ مورخہ 18/04/2008 کو فوت ہو چکا ہے۔ اس نسبت سائل خواہاں ہے کہ اسکے حق میں اموات سرٹیفکیٹ اجرا فرمائی جائے۔ بروئے رپورٹ پٹواری حلقہ متوفی کنبہ بذیل ہے۔

نام افراد کنبہ	عمر	رشتہ	پیشہ
فیاض احمد خراوی	۵۰	پسر	ڈرائیور
الفت	۴۵	دختر	گھریلو کام

اس طور پر متوفیہ کا کنبہ ۲/ افراد پر مشتمل ہے۔ قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار صورہ

از نیابت سری وار پورہ

عنوان: درخواست منجانب عبدالحمید ملک پسر خضر محمد ملک ساکنہ موضع سری وار پورہ پٹن نسبت income dependency سرٹیفکیٹ بحق دختر خود سمیہ حمید ملک بمراد Labour Marriage assistance

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کے نسبت کاغذات عدالت ہذا میں زیر کارروائی ہے۔ نیز مطابق رپورٹ پٹواری حلقہ و بیانات نمبردار و چوکیدار علاقہ سائل مذکور موضع سری وار پورہ تحصیل پٹن میں مسلسل طور پر رہائش پذیر ہے۔ نیز سائل مذکور کی ماہوار آمدنی 7000 روپے تک ہے۔ علاوہ ازیں سائل مذکور تحت ضابطہ income dependency سرٹیفکیٹ بحق دختر خود سمیہ حمید ملک بمراد Labour Marriage assistance حاصل کرنے کی خواہاں ہے اور سائل عبدالحمید ملک مذکور مندرجہ ذیل depedent ہیں۔

نام افراد کنبہ	عمر	رشتہ	پیشہ	ساکنہ
مسماۃ جہاں بیگم زوجہ عبدالحمید ملک	۵۰	گھریلو کام	زوجہ	سری وار پورہ
نزاکت حمید دختر	۳۴	---	دختر	
آسیہ حمید دختر	۲۶	زیر تعلیم	...	
نصرت حمید دختر	۳۳	---	....	
سمیہ حمید ملک دختر	۳۱	---	....	
عشرت حمید دختر	۲۸	---	...	
محمد عبدالباسط ملک پسر	۱۷	---	...	

مندرجہ بالا سائل عبدالحمید ملک مذکور پر dependent ہیں اور کوئی بھی dependent نہیں ہے۔ لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار سری وار پورہ

PUBLIC NOTICE

It is information for all that in my aadhar card vide no. 8013 7091 5405 ,by mistake, my name is mentioned as Masmati Rathi w/o Mohd Yousuf bhat R/o Bugam Batapora Tehsil chadoora District Budgam,which should be Rathi Begum W/o Mohd Yousuf Bhat R/o Bugam Batapora Tehsil chadoora District Budgam. So I want to change my name from Masmati Rathi to Rathi Begam in my adhar card.

If anyone have any objection regarding this matters.He/She may contact concerned Adhar centre within 7 days after that no objection shall be entertained

Rathi Begum w/o Mohd Yousuf bhat
R/o Bugam Batapora, Chadoora

لفظ 'کافر' میں اہانت کا مفہوم نہیں ہے!

ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی

میڈیا سے معلوم ہوا ہے کہ ہندوتو کی علم بردار تنظیم راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (RSS) کے ایک مرکزی لیڈر اور نظریہ ساز شری رام مادھو نے مسلمانوں کو ایک فارمولہ پیش کیا ہے، جس سے وہ بھارت میں سکون کے ساتھ زندگی گزار سکتے ہیں۔ اس فارمولے کے تین نکات ہیں: (1) مسلمان غیر مسلموں کو کافر نہ کہیں۔ (2) وہ خود کو عالمی مسلم امت کا حصہ سمجھنا ترک کردیں۔ (3) وہ نظریۂ جہاد سے خود کو الگ کرلیں۔

اس وقت مذکورہ فارمولے کے صرف پہلے نکتے پر کچھ اظہارِ خیال مقصود ہے۔ موجودہ دور میں لفظ 'کافر' کو گالی کے مثل سمجھ لیا گیا ہے۔ اس لیے جب مسلمان دوسرے مذاہب والوں کے لیے اس کا استعمال کرتے ہیں تو وہ سمجھتے ہیں کہ انھیں برا بھلا کہا جا رہا ہے اور مطعون کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ وہ اس کا اظہار کرتے ہیں کہ اگر مسلمان اس ملک میں پُر امن بقائے باہم چاہتے ہیں تو دوسرے مذاہب والوں کے لیے اس لفظ کا استعمال ترک کردیں۔ حالاں کہ یہ بات درست نہیں ہے، اس لیے ان کے اس مطالبے کی بھی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

'کافر' عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس کے معنی ہیں 'نہ ماننے والا'۔ اسلام کی کچھ بنیادی تعلیمات ہیں۔ کچھ لوگ اس کو مانتے ہیں، کچھ نہیں مانتے۔ اسلام کسی کو مجبور نہیں کرتا۔ وہ ہر انسان کو آزادی دیتا ہے کہ چاہے اس پر ایمان لائے، چاہے نہ لائے۔ قرآن مجید میں ہے: "دین کے معاملے میں کوئی زور زبردستی نہیں ہے۔ صحیح بات غلط خیالات سے الگ چھانٹ کر رکھ دی گئی ہے۔" (البقرۃ: 256) پیغمبر اسلام کو بھی سختی سے منع کیا گیا کہ ایمان لانے کے معاملے میں کسی پر جبر سے کام نہ لیں: اگر تیرے ربّ کی مشیت یہ ہوتی (کہ زمین میں سب مومن و فرماں بردار ہی ہوں) تو سارے اہلِ زمین ایمان لے آئے ہوتے۔ پھر کیا تو لوگوں کو مجبور کرے گا کہ وہ مومن ہو جائیں؟ (یونس: 99)

اسلام ایک نظریاتی مذہب ہے۔ انسانوں کو آزادی ہے۔ جو لوگ چاہیں اسے مانیں، جو چاہیں نہ مانیں۔ جو اسے مان لیتے ہیں انھیں قرآن مجید 'مومن' (یعنی ایمان لانے والا) کہتا ہے اور جو اسے نہیں مانتے انھیں 'کافر' (یعنی ایمان نہ لانے والا) کہتا ہے۔ یہ حقیقتِ واقعہ کا بیان ہے۔ اس میں اہانت اور مذمت کا کوئی پہلو نہیں ہے۔

مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ اگر دوسرے اہلِ مذاہب کا رویہ ان سے دشمنی اور جنگ و جدال کا نہ ہو تو وہ بھی ان سے خوش گوار سماجی تعلقات رکھیں، ان سے اچھا برتاؤ کریں اور ان کے ساتھ عدل و انصاف سے پیش آئیں۔ صرف ان لوگوں سے دوستانہ اور رازدارانہ تعلقات رکھنے کی ممانعت ہے جو دشمنی پر آمادہ ہوں اور مسلمانوں کے جانوں اور مالوں کے درپے ہوں۔ قرآن مجید میں ہے: "اللہ تمھیں اس بات سے نہیں روکتا کہ تم ان لوگوں کے ساتھ نیکی اور انصاف کا برتاؤ کرو جنھوں نے دین کے معاملہ میں تم سے جنگ نہیں کی ہے اور تمھیں تمہارے گھروں سے نہیں نکالا ہے۔ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ وہ تمھیں جس بات سے روکتا ہے وہ تو یہ ہے کہ تم اُن لوگوں سے دوستی کرو جنھوں نے تم سے دین کے معاملہ میں جنگ کی ہے اور تمھیں تمہارے گھروں سے نکالا ہے اور تمہارے اخراج میں ایک دوسرے کی مدد کی ہے۔ اُن سے جو لوگ دوستی کریں وہی ظالم ہیں۔" (الممتحنۃ: 8 – 9)

اس تفصیل سے واضح ہو جاتا ہے کہ لفظ 'کافر' میں دوسرے مذاہب والوں کے لیے اہانت یا تذلیل کا کوئی پہلو نہیں ہے۔ یہ بات سمجھائی جائے تو ان کی غلط فہمی دور ہو جائے گی۔

ادارۂ تحقیق و تصنیف اسلامی علی گڑھ سے وابستگی کے زمانے میں، سابق امیر جماعت اسلامی ہند مولانا سید جلال الدین عمری، جو اُن دنوں ادارہ کے سکریٹری تھے، انھوں نے مجھے اس موضوع پر کام کرنے کی ہدایت کی۔ یہ کتاب مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز نئی دہلی سے 'کفر اور کافر قرآن کی روشنی میں' کے نام سے شائع ہو رہی ہے۔
صفحات: 60، قیمت: 30 روپے۔

مولانا سید جلال الدین عمری کے ایک کتابچے میں بھی اس موضوع سے بحث ملتی ہے۔ اس کا نام ہے: 'بعض اسلامی اصطلاحات اور ان کی تشریح'۔ اس کی اشاعت بھی مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز نئی دہلی سے ہوئی ہے۔

مصیبت میں مومن کا کردار: سچے واقعات کی روشنی میں

مقبول احمد سلفی

دنیا دار الامتحان ہے، یہاں قدم قدم پر آزمائشیں ہیں، ان آزمائشوں کے ساتھ ایک مومن کو زندگی گزارنا ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر (صحیح مسلم: 2956)

ترجمہ: دنیا قید خانہ ہے مومن کے لیے اور جنت ہے کافر کے لیے۔

جب زبان رسالت سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ یہ دنیا مومن کے حق میں قید خانہ یعنی تکلیف کی جگہ ہے تو ایک مومن کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑے گا اور اسے ایسے موقع پر صبر کا دامن تھامنا ہوگا۔ مومن کو پہنچنے والی تکلیف کسی بھی قسم کی ہوسکتی ہے، اللہ کسی مومن کو مال میں آزمائے گا، کسی کو اولاد میں آزمائے گا اور کسی کو جسمانی طور پر آزمائے گا یعنی مومن کا سامنا فقر، بے چینی، خوف، بیماری، مشغولیت اور ناکامی وغیرہ سے ہوسکتا ہے لیکن مومن ان مصائب ومشکلات سے ہرگز نہیں گھبراتا ہے، نہ وہ جزع فزع کرتا اور نہ بے صبری کا مظاہرہ کرکے مایوسی اور غلط راہ روی کا شکار ہو جاتا ہے بلکہ صبر کا پہاڑ بن کر بڑی سے بڑی مصیبت کا مقابلہ کرتا ہے۔

آج آپ کے سامنے ہمت وحوصلہ کی سچی داستانیں اور مصیبت سے چھٹکارا پانے والے باکمال کرداروں کو بیان کرنا چاہتا ہوں جہاں سے مصیبت زدہ لوگوں کو حوصلہ ملے گا اور ان حوصلہ مندوں کی طرح مصائب کو دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس سے پہلے کہ آپ کے سامنے مصیبت سے نجات پانے والے سچے کرداروں کو بیان کروں، پہلے یہ جان لیں کہ مصیبت تقدیر کا حصہ ہے، ہمارے عقیدے میں اچھی بری تقدیر پر ایمان لانا شامل ہے۔ پریشانی اللہ کی طرف سے آتی ہے اور اس کو وہی دور کرسکتا ہے لہذا مصیبت کے وقت ہم اللہ کی طرف رجوع کریں گے اور اسی سے مدد مانگیں گے۔ کسی پر پریشانی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ واقعی برا آدمی ہے بلکہ اللہ کسی کو پریشانی میں مبتلا کرکے اس کے ساتھ بہتری کا معاملہ کرتا ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ (صحیح البخاری: 564)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر وبرکت کا ارادہ کرتا ہے اسے مصائب وآلام میں مبتلا کر دیتا ہے۔

اس لئے جس کسی مسلمان کے ساتھ آزمائش ہو اس کو خوش ہونا چاہئے کہ اللہ اس کو اونچا اٹھا رہا ہے نیز ہمیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر بدگمان ہونا، اس کا مذاق اڑانا اور لوگوں میں اس کی مصیبت کا ذکر کرکے اس کی عزت اچھالنا ایک اچھے مسلمان کی علامت نہیں ہے۔ اسی طرح مصیبت کے وقت اول وہلہ میں صبر کرنے کے ساتھ رونے دھونے اور شکوہ شکایت سے پرہیز کرنا چاہئے۔ ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

وجع ابو موسی وجعا شدیدا فغشی علیہ وراسہ فی حجر امراۃ من اہلہ فلم یستطع ان یرد علیہا شیئا، فلما افاق قال: انا بریء ممن بریء منہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بریء من: الصالقۃ، والحالقۃ، والشاقۃ۔ (صحیح البخاری: 1296)

ترجمہ: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیمار پڑے، ایسے کہ ان پر غشی طاری تھی اور ان کا سر ان کی ایک بیوی ام عبداللہ بنت ابی رومہ کی گود میں تھا (وہ ایک زور کی چیخ مار کر رونے لگی) ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اس وقت کچھ بول نہ سکے لیکن جب ان کو ہوش ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ میں بھی اس کام سے بیزار ہوں جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیزاری کا اظہار فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (کسی غم کے وقت) چلا کر رونے والی' سر منڈوانے والی اور گریبان چاک کرنے والی عورتوں سے اپنی بیزاری کا اظہار فرمایا تھا۔

اس واقعہ سے عبرت حاصل کریں کہ ایک صحابی انتہائی تکلیف میں صبر وضبط سے کام لے رہے ہیں اور بیوی کو ایسے عالم میں خود ہی فرمان رسول سنا رہے ہیں تاکہ وہ بھی شوہر کی طرح حکم رسول پر عمل کرے۔

مصیبت و پریشانی آنے کی دو وجوہات ہیں۔ ایک وجہ انسان کی خود کی غلطی ہے جس کی پاداش میں اللہ بطور سزا مصیبت بھیجتا ہے اور دوسری وجہ آزمائش ہے یعنی اللہ تعالیٰ بندوں کے مقام ومرتبہ بلند کرنے اور متعدد انعام واکرام کے طور پر انسان پر مصیبت نازل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَمَا أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ (الشوریٰ: 30)

ترجمہ: تمہیں جو کچھ مصیبتیں پہنچتی ہیں وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کرتوت کا بدلہ ہے، اور وہ تو بہت سی باتوں سے درگزر فرما دیتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ (البقرۃ: 155)

ترجمہ: اور ہم کسی نہ کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کریں گے، دشمن کے ڈر سے، بھوک پیاس سے، مال وجان اور پھلوں کی کمی سے اور ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے۔

مصیبت چاہے برے اعمال کے نتیجے میں ہو یا بطور آزمائش ہو، انسان اس حال میں صبر کرتا ہے اور اللہ کی طرف رجوع کرکے اس سے نجات کا سوال کرتا ہے تو اس کے لئے خیر ہی خیر ہے کیونکہ مومن کو لاحق ہونے والی کسی بھی پریشانی پر صبر کرنے کا بدلہ، گناہوں کی مغفرت، درجات کی بلندی اور بلاحساب اجر حتی کہ صبر کا سب سے بڑا بدلہ جنت کا حصول ہے۔ جب مومن تکلیف پر صبر کے فوائد کو سامنے رکھے گا تو تکلیف پر صبر بھی ہو جائے گا اور تکلیف ہیچ نظر آئے گی۔

اب چلتے ہیں اصل موضوع کی طرف اور جانتے ہیں کہ مصیبت سے نجات کا راستہ کیا ہے، مصیبت میں ایک مومن کا کردار کیا ہونا چاہئے اور اس سلسلے میں قرآن وسنت پر مبنی سچے واقعات ہماری کیا رہنمائی کرتے ہیں۔

(1) دعا کے ذریعہ مصیبت سے نجات: جب کسی مومن کو کسی بھی قسم کا رنج وغم لاحق ہو، وہ اسی وقت اپنی زبان سے کہے "انا للہ وانا الیہ راجعون" اور نیک اعمال کا واسطہ دے کر دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرے جیسا کہ ہم سورہ فاتحہ میں اقرار کرتے ہیں، ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد طلب کرتے ہیں۔ یاد رہے مصیبت کے وقت اللہ ہی کو پکاریں، اسی طرح پکارنے میں نجات ہے۔ چنانچہ اس بارے میں ایک سچا واقعہ پیش کرتا ہوں جس میں ہم سب کے لئے بڑی عبرت ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ پچھلی امت کے تین آدمی کہیں سفر پر تھے، رات کے وقت پناہ لینے کے لئے ایک غار میں داخل ہو گئے (صحیح مسلم میں مذکور ہے بارش سے بچنے کے لئے)، اچانک ایک چٹان لڑھک کر غار کا منہ بند کر دیتی ہے اور سب پریشانی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ وہ سب بیک زبان کہتے ہیں۔

فقالوا: إنہ لا ینجیکم من ہذہ الصخرۃ إلا أن تدعوا اللہ بصالح أعمالکم (سب نے کہا کہ اب اس غار سے تمہیں کوئی چیز نکالنے والی نہیں، سوا اس کے کہ تم سب، اپنے سب سے زیادہ اچھے عمل کو یاد کرکے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو)

چنانچہ ان میں سے پہلے نے دعا کی کہ اے اللہ! میرے ماں باپ بوڑھے تھے، سب سے پہلے ان کو دودھ پلاتا پھر گھروالوں اور خادم کو پلاتا، ایک دن لوٹنے میں تاخیر ہوگئی اور دودھ دوہ کر آیا تو والدین سو چکے تھے، میں پیالہ لے کر رات بھر ان کے سرہانے کھڑا رہا، جب صبح وہ بیدار ہوتے ہیں تو پہلے ان کو پلایا پھر سب کو پلایا، اگر یہ کام تیری رضا کے لئے کیا تو چٹان کی مصیبت سے ہمیں نجات دیدے چنانچہ چٹان کچھ کھسک گئی مگر وہ سب نہیں نکل سکتے تھے۔

پھر دوسرے نے دعا کی کہ اے اللہ! میرے چچا کی ایک لڑکی تھی جو مجھے محبوب تھی، میں نے بہت کوشش کیا مگر اس نے برائی نہیں کی، اسی زمانے میں قحط سالی ہوتی ہے تو وہ میرے پاس قرض لینے آتی ہے، میں اس شرط پر ایک سو بیس دینار قرض دیتا ہوں کہ وہ میرے ساتھ برا کام کرے گی۔ (ایک دینار کا وزن 4.25 گرام ہوتا ہے اور ایک سو بیس دینار کا وزن 510 گرام ہوتا ہے جس کی موجودہ قیمت ہندوستانی روپے میں 25 لاکھ سے بھی زائد ہے۔) برائی کے وقت لڑکی اللہ کا خوف دلاتی ہے تو میں اس عمل سے رک جاتا ہوں، اگر میں نے یہ عمل تیری رضا کے لئے کیا ہے تو چٹان کی مصیبت سے نجات دیدے چنانچہ اللہ تعالیٰ چٹان کھسکا دیتا ہے مگر ابھی بھی وہ سب نہیں نکل سکتے تھے۔

اب تیسرے نے دعا کی کہ اے اللہ! میں نے مزدوری پر کچھ لوگوں کو رکھا، سب اپنی اپنی مزدوری لے کر چلے گئے، ایک بغیر مزدوری لئے چلا گیا، اس کا پیسہ کاروبار میں لگا دیا، پھر کچھ دنوں بعد مزدوری لینے واپس آیا تو میں نے اس سے کہا کہ یہ جو اونٹ، گائے، بکری اور غلام دیکھتے ہو، سب تیرے ہیں۔ اور وہ سارا مال لے کر چلا گیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے چٹان مکمل کھسکا دیا اور وہ سب مصیبت سے نکل گئے۔

(صحیح بخاری: 2272۔ حدیث کا مفہوم)

اس واقعہ سے معلوم ہوگیا کہ مصیبت میں صرف اللہ کی طرف رجوع کرنا ہے، اسی سے نجات کے لئے مدد مانگنا ہے، وہی نجات دینے والا ہے جس طرح ان تین لوگوں کو نجات دیا۔

(2) صبر کے ذریعہ مصیبت سے نجات: مصیبت کے وقت ایک مومن کا دوسرا کردار یہ ہوتا ہے کہ وہ صبر کرتا ہے اور ہر قسم کی بے صبری، جزع فزع اور شکوہ سے رکا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اے ایمان والو! تم نماز اور صبر کے ذریعہ مدد طلب کرو۔ جب ہم مصیبت میں صبر سے کام لیتے ہیں جیسا کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا واقعہ گزرا ہے تو اللہ کی مدد نازل ہوتی اور نجات کا راستہ کھل جاتا ہے۔ چنانچہ اس پہلو سے متعلق ایک سچا واقعہ بیان کرتا ہوں۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے نبی ایوب علیہ السلام اٹھارہ برس بیمار رہے۔ قریب و بعید کے تمام رشتہ دار بے رخی کر گئے، البتہ ان کے دو بھائی صبح وشام ان کے پاس آتے جاتے تھے۔ ایک دن ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: آیا تو جانتا ہے، اللہ کی قسم! (میرا خیال یہ ہے کہ) ایوب نے کوئی ایسا گناہ کیا ہے، جو جہانوں میں سے کسی فرد نے نہیں کیا؟ اس کے ساتھی نے کہا: وہ کون سا؟ اس نے کہا: (دیکھو) اٹھارہ سال ہو چکے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اس پر رحم نہیں کیا کہ اس کی بیماری دور کر دے۔ جب وہ بوقت شام ایوب کے پاس آئے تو ایک نے بے صبری میں وہ بات ذکر کر دی۔ ایوب علیہ السلام نے (ان کا الزام سن کر) کہا: جو کچھ تم کہہ رہے ہو، اس قسم کی کوئی بات میرے علم میں تو نہیں ہے، ہاں اتنا ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ دو آدمیوں کے پاس سے میرا گزر ہوتا تھا، وہ آپس میں جھگڑ رہے ہوتے تھے، وہ مجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے دیتے اور میں اپنے گھر واپس چلا جاتا تھا اور اس وجہ سے ان دونوں کی طرف سے کفارہ ادا کر دیتا تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ انہوں نے مجھے ناحق انداز میں اللہ تعالیٰ کا واسطہ نہ دیا ہو۔ ایوب علیہ السلام قضائے حاجت کے لیے باہر جاتے تھے، جب وہ قضائے حاجت کر لیتے تو ان کی بیوی ان کو ہاتھ سے پکڑ کر سہارا دیتی تھی، حتی کہ وہ اپنی جگہ پر پہنچ جاتے تھے۔ ایک دن وہ لیٹ ہو گئے اور (ان کی بیوی ان کے انتظار میں رہی) اور اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی: "اپنا پاؤں مارو، یہ نہانے کا ٹھنڈا اور پینے کا پانی ہے۔" (سورۂ ص: ۴۲)

ادھر ان کی بیوی کو خیال آرہا تھا کہ وہ دیر کر رہے ہیں۔ جب وہ واپس پلٹے تو اللہ تعالیٰ ان کی تمام بیماریاں دور کر چکے تھے اور وہ بہت حسین لگ رہے تھے۔ جب ان کی بیوی نے ان کو دیکھا تو (نہ پہچان سکی اور ان سے) پوچھا: اللہ تعالیٰ تجھ میں برکت پیدا کرے، کیا تو نے اللہ کے نبی، جو بیمار ہیں، کو دیکھا ہے؟ اللہ تعالیٰ اس بات پر گواہ ہیں کہ جب وہ نبی صحتمند تھے تو تجھ سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔ انہوں نے کہا: میں وہی (ایوب) ہوں (اب اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دے دی ہے)۔ ایوب علیہ السلام کے دو کھلیان تھے، ایک گندم کا تھا اور ایک جو کا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے دو بدلیاں بھیجیں، ایک بدلی گندم والے کھلیان پر آکر سونا برسنے لگی اور دوسری جو والے کھلیان پر آکر چاندی برسنے لگی، (اس طرح اللہ تعالیٰ نے صحت بھی دے دی اور مال کثیر بھی عطا کر دیا)۔ (سلسلۃ الصحیحۃ: 3872)

ایوب علیہ السلام کے متعلق اللہ نے گواہی دی ہے: انا وجدناہ صابرا یعنی ہم نے ایوب کو صبر کرنے والا پایا تو صبر کا انعام انہیں یہ ملا کہ جو مال ہلاک ہوگئے تھے، اس کا کئی گنا عطا فرمایا اور بیماری سے نجات دے کر صحت مند بھی بنا دیا۔ ہمیں بھی مصیبت میں صبر کرکے اللہ سے مدد طلب کرنی چاہئے۔

(3) نماز کے ذریعہ مصیبت سے نجات: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ (البقرۃ: 153)

ترجمہ: اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعہ مدد چاہو، اللہ تعالیٰ صبر والوں کا ساتھ دیتا ہے۔

پریشانی کے وقت پیارے رسول کا اسوہ دیکھیں۔

عن حذيفة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا حزبه أمر صلى (صحیح أبي داود: 1319)

ترجمہ: حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی کام مشکل اور غم میں ڈال دیتا تو آپ نماز پڑھا کرتے یعنی فوراً نماز میں لگ جاتے۔

اسی طرح یہاں پر نماز کے ذریعہ مصیبت سے نجات ملنے والا سچا واقعہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابراہیم علیہ السلام نے سارہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ (نمرود کے ملک سے) ہجرت کی تو ایک ایسے شہر میں پہنچے جہاں ایک بادشاہ رہتا تھا یا (یہ فرمایا کہ) ایک ظالم بادشاہ رہتا تھا۔ اس سے ابراہیم علیہ السلام کے متعلق کسی نے کہہ دیا کہ وہ ایک نہایت ہی خوبصورت عورت لے کر یہاں آئے ہیں۔ بادشاہ نے آپ علیہ السلام سے پچھوا بھیجا کہ ابراہیم! یہ عورت جو تمہارے ساتھ ہے تمہاری کیا ہوتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ میری بہن ہے۔ پھر جب ابراہیم علیہ السلام سارہ رضی اللہ عنہا کے یہاں آئے تو ان سے کہا کہ میری بات نہ جھٹلانا، میں تمہیں اپنی بہن کہہ آیا ہوں۔ اللہ کی قسم! آج روئے زمین پر میرے اور تمہارے سوا کوئی مومن نہیں ہے۔ چنانچہ آپ علیہ السلام نے سارہ رضی اللہ عنہا کو بادشاہ کے یہاں بھیجا، یا بادشاہ سارہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا۔ اس وقت سارہ رضی اللہ عنہا وضو کرکے نماز پڑھنے کھڑی ہوگئی تھیں۔

The Urdu Daily WATTAN وطن

محمد عامر کا دوبارہ ریٹائرمنٹ کا اعلان کہا 'دلشان، روہت اور کوہلی کی وکٹیں یاد رہیں گی

ویب ڈیسک//

پاکستان کرکٹ ٹیم یوں تو ابھی جنوبی افریقہ میں ٹی ٹوئنٹی سیریز کھیل رہی ہے لیکن کرکٹ کے حوالے سے بڑی خبریں فی الحال پاکستان سے ہی آ رہی ہیں۔ رواں ہفتے پہلے تو پاکستان کے ریڈ بال کوچ جیسن گلیسپی کی جگہ عاقب جاوید کو پاکستان کی جنوبی افریقہ کے لیے ٹیسٹ سیریز کے لیے کوچ مقرر کیا گیا اور کا ہے بگاہے کبھی انڈین تو کبھی پاکستانی میڈیا سے چیمپئنز ٹرافی کے انعقاد کے حوالے سے افواہیں سننے کو ملتی ہیں۔ تاہم گذشتہ دو روز میں پاکستان کے دو کھلاڑیوں آل راؤنڈر عماد وسیم اور فاسٹ بولر محمد عامر نے بھی انٹرنیشنل کرکٹ سے دوبارہ ریٹائرمنٹ لینے کا اعلان کیا ہے۔ دونوں کی جانب سے اس سے قبل سنہ 2023 کے ون ڈے ورلڈ کپ سے قبل بھی ریٹائرمنٹ کا اعلان کیا گیا تھا تاہم پھر رواں برس ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ کے تناظر میں دونوں کو پی سی بی کی جانب سے ریٹائرمنٹ واپس لینے پر ٹیم میں شمولیت کی پیشکش کی گئی تھی جو انھوں نے قبول کر لی۔ دونوں نے ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ میں حصہ تو لیا لیکن خاطر خواہ کارکردگی دکھانے میں ناکام رہے۔ پاکستان اس ورلڈ کپ میں امریکہ اور انڈیا سے شکست کھانے کے بعد پہلے ہی راؤنڈ میں باہر ہو گیا تھا۔ جب دونوں کی جانب سے ریٹائرمنٹ واپس لی گئی تھی تو اس وقت بھی پاکستانی کرکٹ کے حلقوں میں اس بارے میں خاصی تنقید سامنے آئی تھی اور اب بھی صورتحال کچھ ایسی ہی ہے۔ عماد وسیم کی جانب سے سوشل میڈیا پر جاری پیغام میں کہا گیا ہے کہ 'بڑی سوچ بچار کے بعد انٹرنیشنل کرکٹ سے ریٹائرمنٹ کا فیصلہ کیا ہے۔ پاکستان کی نمائندگی کرنا میری زندگی کا بہت بڑا اعزاز ہے۔' عماد وسیم نے اپنی پوسٹ میں مزید لکھا تھا کہ 'میں ڈومیسٹک اور فرنچائز کرکٹ میں اپنا سفر جاری رکھوں گا۔' عماد وسیم نے پاکستان کی 55 ون ڈے اور 75 ٹی 20 انٹرنیشنلز میں نمائندگی کی۔ انھوں نے ٹی ٹوئنٹی میں 73 اور ون ڈے میں 44 وکٹیں حاصل کیں۔ وہ سنہ 2017 کی چیمپئنز ٹرافی جیتنے والی ٹیم کا حصہ تھے۔ ادھر محمد عامر نے اپنے پیغام میں کہا کہ 'یہ فیصلے لینا آسان نہیں ہوتا لیکن یہ ناگزیر ہوتے ہیں۔ میرے خیال میں یہی صحیح وقت تھا کہ نئی نسل کو پاکستان کرکٹ کو نئی بلندیوں تک پہنچانے کے لیے موقع فراہم کیا جائے۔' 'اپنے ملک کی نمائندگی کرنے سے زیادہ عزت کی بات میرے لیے کوئی بھی نہیں۔' محمد عامر نے 36 ٹیسٹ میچز کے علاوہ 61 ون ڈے انٹرنیشنلز اور 62 ٹی ٹوئنٹی میچز میں پاکستان کی نمائندگی کی۔ انھوں نے ٹیسٹ میچوں میں 119، ون ڈے میں 81 اور ٹی ٹوئنٹیز میں 71 وکٹیں حاصل کیں۔ عامر سنہ 2009 کے ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ اور سنہ 2017 کی چیمپئنز ٹرافی جیتنے والی ٹیموں میں شامل تھے اور دونوں کے فائنل میں انھوں نے عمدہ بولنگ کا مظاہرہ کیا تھا۔ سنہ 2009 کے ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ میں عامر نے بعد میں 'پلیئر آف دی ٹورنامنٹ' قرار دیے جانے والے سری لنکا کے تلکرتنے دلشان کو پہلے ہی اوور میں صفر پر آؤٹ کیا

تھا جبکہ سنہ 2017 کی چیمپئنز ٹرافی کے فائنل میں عامر نے روہت شرما، ویراٹ کوہلی اور شکھر دھون کی اہم وکٹیں حاصل کی تھیں۔ عامر نے پاکستان کے لیے تمام فارمیٹس میں سنہ 2009 میں ڈیبیو کیا تھا اور ابتدائی کارکردگی کے باعث پہلے ڈیڑھ سال میں ہی شہرت کی وہ بلندیاں چھو لی تھیں جس کا اکثر پاکستانی فاسٹ بولرز صرف خواب ہی دیکھ سکتے ہیں۔ انھیں اس عمر میں ہی وسیم اکرم کا جانشین قرار دیا جا رہا تھا لیکن پھر سنہ 2010 کے انگلینڈ کے دورے میں اس وقت سب کچھ بدل گیا جب محمد عامر، محمد آصف اور سلمان بٹ کے خلاف سپاٹ فکسنگ کے الزامات منظر عام پر آئے اور اس نے کرکٹ کی دنیا میں تہلکہ مچا دیا۔ محمد عامر اس وقت صرف 19 سال کے تھے اور ان پر آئی سی سی کی جانب سے پانچ برس کے لیے پابندی لگا دی گئی تھی جبکہ انھیں لندن میں اس ضمن میں سزا بھی بھگتنی پڑی تھی۔ جب سنہ 2015 میں ان کی پابندی ختم ہوئی تو پاکستان میں فرسٹ کلاس کرکٹ میں ان کی واپسی ہوئی اور پھر عامر دیکھتے ہی دیکھتے پاکستان کی تمام فارمیٹس میں نمائندگی کرنے لگے۔ تاہم سنہ 2019 کے ون ڈے ورلڈ کپ میں پاکستان کے اگلے راؤنڈ تک نہ پہنچنے اور پاکستانی فاسٹ بولرز کے لیے ورک لوڈ مینجمنٹ کا طریقہ وضع نہ ہونے کی وجہ سے عامر کی جانب سے ٹیسٹ کرکٹ نہ کھیلنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ خیال رہے کہ واپسی کے بعد سے عامر ٹیسٹ کرکٹ میں وہ پہلے والی کارکردگی دکھانے میں ناکام رہے تھے جبکہ ٹورنامنٹس کے علاوہ عام میچوں میں ان کی کارکردگی وائٹ بال کرکٹ میں بھی کچھ خاص نہیں رہی تھی۔ تاہم ٹیسٹ کرکٹ نہ کھیلنے کے فیصلے کے بعد جہاں وہ بین الاقوامی لیگز میں مقبولیت حاصل کرنے لگے تھے، وہیں پاکستان کی وائٹ بال ٹیمز سے عامر کو نکال دیا گیا تھا۔ شاہین آفریدی کے عروج کے باعث پاکستانی ٹیم کو ان کی کمی کم ہی محسوس ہوئی تاہم پھر پاکستانی فاسٹ بولرز کو ہونے والی انجریز کے باعث انھیں دوبارہ سنہ 2024 میں پاکستان ٹیم میں شامل کیا گیا۔ ادھر عماد وسیم محمد نواز کے ٹیم میں آنے کے بعد سے سلیکشن کمیٹی کی جانب سے نظر انداز کیا جاتا رہا تھا اور وہ اس حوالے سے اپنے تحفظات اور مایوسی کا اظہار متعدد انٹرویوز میں بھی کر چکے ہیں۔ عامر اور عماد دونوں ہی سنہ 2007 میں پاکستان کی انڈر 19 ٹیم میں ساتھ تھے۔

انگلینڈ کے سابق کپتان مائیکل وان کا چار دن کے ٹیسٹ میچز کا مطالبہ

برمنگھم// سابق انگلینڈ کپتان مائیکل وان نے مطالبہ کیا کہ ٹیسٹ کرکٹ کو پانچ دن کے بجائے چار دن تک محدود کر دیا جائے ان کا کہنا تھا کہ اب وقت آگیا ہے کہ اس معاملے پر سنجیدگی سے غور کیا جائے۔ مائیکل وان نے ایک غیر ملکی میڈیا کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ "میرا خیال ہے کہ دنیا بھر میں کرکٹ انتظامیہ کو ٹیسٹ میچ کو پانچ دن کے بجائے چار دن تک محدود کرنے کے مسئلے پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے۔" انہوں نے کہا "گزشتہ دو سال میں ٹیسٹ کرکٹ جس انداز میں کھیلی گئی ہے وہ بہت دلچسپ رہی ہے۔ میں نے اپنی پوری زندگی میں ٹیسٹ کرکٹ کا اتنا لطف کبھی نہیں اٹھایا جتنا اب اٹھا رہا ہوں۔" انہوں نے کہا کہ ٹیسٹ کرکٹ اب ماضی کی طرح سست انداز میں نہیں کھیلی جاتی، جیسے میں اور میرے ساتھی 90 کی دہائی میں کھیلا کرتے تھے، بلکہ اب ٹیسٹ کرکٹ بھی جدید ہو چکی ہے اور تقریباً ہر ٹیم میں ایسے کھلاڑی موجود ہیں جو جارحانہ بیٹنگ کے ذریعے شائقین کو محظوظ کرتے ہیں۔ مائیکل وان نے کہا کہ ہیری بروکس، ٹریوس ہیڈ، یشوی جیسوال اور رشبھ پنت جیسے کھلاڑیوں نے کرکٹ کو ایک برانڈ بنا دیا ہے۔ یہ کھلاڑی جلد از جلد جیتنے کی کوشش کرتے ہیں اور تیز رفتاری سے رنز بناتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ خاص طور پر ٹیسٹ کرکٹ میں ان کھلاڑیوں کا بیٹنگ کا انداز اور بولرز پر حملہ کرنے کا

طریقہ بہت دلچسپ ہے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ دو سالوں کے دوران ٹیسٹ کرکٹ میں رن ریٹ میں بھی کافی بہتری آئی ہے اور اگر ہم اسے چار دن کا کر دیں تو میچ جمعرات کو شروع ہوگا اور اتوار کو ختم ہوگا، جس سے دیگر سیریز کا شیڈول بنانا آسان ہو جائے گا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ حال ہی میں انگلینڈ اور نیوزی لینڈ کے درمیان کھیلی گئی ٹیسٹ سیریز کا ایک میچ تیسرے دن اور دوسرا چوتھے دن ختم ہوا، جبکہ ہندوستان اور آسٹریلیا کے درمیان سیریز کا پہلا میچ چوتھے دن اور دوسرا میچ تیسرے دن کے پہلے سیشن میں ختم ہوا۔

ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ : کیا پاکستان اب بھی فائنل کھیل سکتا ہے؟

لاہور// ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ کے رواں سائیکل میں 10 ٹیسٹ میچز باقی ہیں اور متعدد ٹیمیں فائنل کی دوڑ میں شامل ہیں، جن میں جنوبی افریقہ، آسٹریلیا اور بھارت مضبوط امیدوار ہیں۔ درج ذیل دی گئی صورتوں میں بتایا گیا ہے کہ کوئی ٹیم کس طرح ٹیسٹ چیمپئن شپ کے فائنل میں رسائی حاصل کر سکتی ہے۔ ٹاپ پوزیشن پر موجود جنوبی افریقہ کے اس سائیکل میں اب صرف پاکستان کیخلاف 2 میچز بچے ہیں۔ سری لنکا سے 0-2 سے سیریز جیتنے کے بعد ٹاپ پوزیشن پر آنے والی پروٹیز کو فائنل میں جگہ پکی کرنے کے لیے اب رواں ماہ 26 تاریخ سے سنچورین میں شروع ہونے والی سیریز میں صرف ایک جیت درکار ہے۔ سیریز 1-1 سے برابر ہونے کی صورت میں ان کی فتح کی شرح 63.11 فی صد ہوگی جس کے بعد صرف آسٹریلیا یا بھارت کی ٹیم اس سے یہ پوزیشن چھین سکتی ہوں گی۔ اگر دونوں ٹیسٹ ڈرا ہو جاتے ہیں تو جنوبی افریقا کا سائیکل 58.33 فیصد پر مکمل ہوگا اور اگر بھارت آسٹریلیا کو 2-3 سے شکست دے دیتا ہے اور آسٹریلیا سری لنکا کو سری لنکا میں 0-2 سے شکست دے دیتا ہے تو آسٹریلیا (60.53) اور بھارت (58.77) دونوں جنوبی افریقا سے اوپر نکل جائیں گے۔ اگر جنوبی افریقا پاکستان سے سیریز 0-1 سے ہار جاتا ہے تو پھر پروٹیز کو اس امید پر رہنا پڑے گا کہ آسٹریلیا بھارت کے خلاف سیریز کے باقی میچز میں 2 سے زیادہ میچز نہ جیتے یا بھارت کو ایک جیت اور ایک ڈرا سے زیادہ کچھ نہ ملے۔

چیمپئنز ٹرافی؛ حتمی فیصلہ کب ہوگا، نئی تاریخ سامنے آگئی

دوبئی//

پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) نے چیمپئنز ٹرافی کے حوالے سے اپنے مطالبے پر انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) پر دباؤ برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق چیمپئنز ٹرافی کی میزبانی اور ہائبرڈ ماڈل سے متعلق حتمی فیصلہ بدھ (11 دسمبر) کو ہونے کا امکان ہے ٹورنامنٹ کے ہائبرڈ پر کھیلے جانے کا قوی امکان ہے جبکہ 2027 تک بھارت میں شیڈول تمام ایونٹس کیلئے بھی ہائبرڈ ماڈل اپنایا جائے گا۔ ادھر پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) نے ہائبرڈ ماڈل اپنانے کیلئے اپنے مطالبات پیش کرتے ہوئے موقف اپنایا ہے کہ بھارت کی جانب سے ٹیم نہ بھیجنے کا سیکیورٹی بہانہ فضول ہے، اگر بھارت پاکستان کیلئے نہیں آتا تو آئندہ بھی آئی سی سی ایونٹس میں اپنی ٹیم ہندوستان کی سرزمین پر نہیں بھیجیں گے۔ دونوں بورڈز کے درمیان غیر رسمی میٹنگ میں ہونے والے اتفاق کے مطابق فارمولا آئی سی سی کے ٹورنامنٹس پر لاگو ہوگا۔ چیمپئنز ٹرافی، ویمن ورلڈ کپ، ٹی 20 ورلڈ کپ 2026 کے ایونٹ بھی اسی فارمولے کے تحت ہوں گے۔ پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) نے آئی سی سی چیمپئنز ٹرافی کے معاملے پر پاک بھارت بورڈز کے درمیان ہونے والے معاملات کو ہوسٹ ایگریمنٹ میں درج کرنے کا مطالبہ بھی کیا ہے تاہم اس حوالے سے مزید کوئی معلومات سامنے نہیں آئیں۔ واضح رہے کہ چیمپئنز ٹرافی اگلے برس فروری اور مارچ میں پاکستان میں شیڈول ہے تاہم بھارتی ٹیم کے انکار کی وجہ سے شیڈول تاحال فائنل نہیں ہو سکا ہے۔

دھونی نے شاہ رخ اور امیتابھ بچن کو بھی پیچھے چھوڑ دیا

ویب ڈیسک// بھارت کو ٹی 20 ورلڈ کپ، ون ڈے ورلڈ کپ اور چیمپئنز ٹرافی جتوانے والے کپتان مہندرا سنگھ دھونی نے 2024 کے کیلنڈر ایئر میں بالی ووڈ کنگ شاہ رخ خان سمیت امیتابھ بچن کو بھی پیچھے چھوڑ دیا۔ 15 اگست 2020 کو انٹرنیشنل کرکٹ سے ریٹائرمنٹ لینے والے مہندرا سنگھ دھونی کی مقبولیت آج بھی برقرار ہے وہ محض انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) کے دوران ایکشن میں دکھائی دیتے ہیں اور چنائی سپر کنگز کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ دھونی کی قیادت میں آئی پی ایل فرنچائز نے 5 بار ٹائٹل اپنے نام کیا ہے، انہیں چنائی سپر کنگز نے 4 کروڑ بھارتی روپوں میں اپنے اسکواڈ میں برقرار رکھا ہے۔ لیجنڈری وکٹ کیپر بیٹر دھونی نے سال 2024 کی پہلی ششماہی میں برانڈز کی توثیق کے معاملے میں امیتابھ بچن اور شاہ رخ خان جیسے بالی ووڈ شہنشاہوں کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ ٹی اے ایم میڈیا ریسرچ کی طرف سے شائع ہونے والی ایک حالیہ رپورٹ کے مطابق دھونی نے 2024 کی پہلی ششماہی میں 42 برانڈ ڈیل کمائی ہیں، یہ تعداد امیتابھ سے ایک اور شاہ رخ کے مقابلے میں 8 زیادہ ہے۔ دھونی نے 2023 میں چنائی سپر کنگز کی کپتانی سے مستعفی ہونے کا اعلان کیا تھا جس کے بعد قیادت کے فرائض رتوراج گائیکواڈ کے سپرد ہو گئے تھے تاہم وہ اپنی ٹیم کو پلے آف کیلئے کوالیفائی کروانے میں ناکام رہے۔

فخر زمان بیمار ہیں، امید ہے جلد صحتیاب ہو کر ٹیم میں واپس آئیں گے/ رضوان

لاہور// قومی ٹیم کے کپتان محمد رضوان نے کہا ہے کہ سارا پاکستان فخر زمان کو جانتا ہے، ایسی کوئی چیز نہیں کہ فخر کے ساتھ ذاتی مسئلہ ہے، سلیکشن کمیٹی پر امید ہے کہ فخر زمان مختلف کریکٹر ہے، فخر زمان بیمار ہے اس وجہ سے اسکو کہا گیا ہے کہ چیمپئنز ٹرافی کھیلیں، فخر زمان کا خیال رکھنے کا سب کو کہا گیا ہے۔ سماء نیوز کے مطابق محمد رضوان کا کہنا تھا کہ جنوبی افریقہ سیریز ایک نیا چیلنج ہے، جس طرح آسٹریلیا زمبابوے میں پرفارمنس دی ویسے ہی ادھر بھی دینے کی کوشش کرینگے، چیمپئنز کپ میں پانچ ٹیموں سے کافی اچھے لڑکے نکل کر آ رہے ہیں، نئے نئے لڑکے پاکستان کو مل رہے ہیں سینیئر اور جونیئر کا اچھا کمبی نیشن بن رہا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ سینئر کھلاڑی جونیئر کو رول دے رہا ہے، تجربہ شیئر کر رہا ہے، بہت اچھی کنڈیشن بن گئی ہے، دوسرے ملک میں کھیلنا ہمیشہ چیلنج رہا ہے، پچز بھی مختلف ہوتی ہیں، لیکن ہمارے تمام کھلاڑی پرامید ہیں، ٹیم ہونے کے ناطے کھیلیں گے، پروفیشنل کھلاڑی ہیں اچھی پرفارمنس دینگے، چیمپئنز کپ اور ورلڈ کپ ابھی دور ہیں، ایشین کنڈیشن میں وہاں مختلف ہونگے، ٹارگٹ ذہن میں موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ جنوبی افریقہ کی کنڈیشن مختلف ہے اسی چیز کو دیکھ کر تیاری کی ہے، پاکستان کے 15 یا 18 رکنی اسکواڈ بنے گی تو وہ اچھی پرفارمنس دینگے، سارا پاکستان فخر زمان کو جانتا ہے ایسی کوئی چیز نہیں کہ فخر کے ساتھ ذاتی مسئلہ ہے، سلیکشن کمیٹی پر امید ہے کہ فخر زمان مختلف کریکٹر ہے، فخر زمان بیمار ہے اس وجہ سے اسکو کہا گیا ہے کہ چیمپئنز ٹرافی کھیلیں، فخر زمان کا خیال رکھنے کا سب کو کہا گیا ہے۔ محمد رضوان نے کہا ہے کہ کونسی ٹیم کہاں کھیلے اس نے ماضی میں کیا پرفارمنس دی وہ معنی نہیں رکھتی۔

اے سی بی نے کوچ جوناتھن ٹروٹ کے عہدے میں توسیع کی

کابل// افغانستان کرکٹ بورڈ (اے سی بی) نے قومی ٹیم کے کوچ جوناتھن ٹروٹ کے عہدے کی مدت میں ایک سال کی توسیع کر دی ہے اے سی بی نے 2024 میں ٹیم کی کامیابیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کیا ہے اس توسیع کے تحت ٹروٹ 2025 کے آخر تک افغانستان ٹیم کے ہیڈ کوچ رہیں گے تاہم، نجی وجوہات کی بنا پر وہ آئندہ زمبابوے کے دورے میں صرف ون ڈے فارمیٹ کے لیے دستیاب ہوں گے ان کی غیر موجودگی میں حامد حسن بطور ہیڈ کوچ اور نوروز منگل بطور اسسٹنٹ کوچ ذمہ داریاں سنبھالیں گے۔ ٹروٹ کا عہدہ جولائی 2022 میں افغانستان کے کوچ کے طور پر شروع ہوا تھا اور جنوری 2024 میں ان کے 18 ماہ کے معاہدے کو مزید بڑھایا گیا تھا۔ ٹروٹ کی کوچنگ کے دوران افغانستان نے 34 میں سے 14 ون ڈے اور 44 ٹی-20 میں سے 20 میچز جیتے ہیں۔ ٹروٹ افغانستان کے کوچ بننے سے پہلے 2021 کے ٹی-20 ورلڈ کپ میں اسکاٹ لینڈ کے مشیر تھے۔ اس سال افغانستان نے ٹی-20 ورلڈ کپ کے گروپ اور سپر 8 مرحلے میں نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا کو شکست دے کر سیمی فائنل میں جگہ بنائی۔ اس کے بعد انہوں نے شارجہ میں جنوبی افریقہ اور بنگلہ دیش دونوں کو ون ڈے سیریز میں شکست دی۔ گزشتہ سال افغانستان نے ون ڈے ورلڈ کپ میں پاکستان، انگلینڈ اور سری لنکا جیسی ٹیموں کو بھی شکست دی تھی۔ افغانستان اگلے سال پہلی بار چیمپئنز ٹرافی میں حصہ لے گا۔ ورلڈ کپ پوائنٹس ٹیبل میں ٹاپ آٹھ میں رہنے کی وجہ سے ٹیم کو اس ٹورنامنٹ میں شرکت کا موقع ملا ہے۔

داماد، سسر کا ریکارڈ توڑنے سے محض ایک قدم دور

کراچی// پاکستانی ٹیم کے فاسٹ بولر شاہین شاہ آفریدی اپنے سسر شاہد آفریدی کا ریکارڈ توڑنے سے محض ایک قدم دور ہیں۔ جنوبی افریقا کیخلاف آج ڈربن میں شیڈول میچ میں فاسٹ بولر شاہین شاہ آفریدی ایک وکٹ لیکر سسر شاہد آفریدی کا 97 ٹی 20 انٹرنیشنل وکٹیں لینے کا ریکارڈ اپنے نام کر سکتے ہیں۔ پاکستان کیلئے سب سے زیادہ ٹی 20 انٹرنیشنل میچز میں وکٹیں حاصل کرنے کا ریکارڈ حارث رؤف کے نام ہے انہوں نے 75 اننگز میں 110 وکٹیں حاصل کر رکھی ہیں، فہرست میں دوسرے نمبر پر شاداب خان موجود ہیں جنہوں نے 96 اننگز میں 107 وکٹیں لی ہیں۔ ایلیٹ فہرست میں تیسرے نمبر پر شاہد آفریدی موجود ہیں جنہوں نے 73 اننگز میں 97 وکٹیں لے رکھی ہیں جبکہ چوتھے نمبر پر انکے داماد شاہین آفریدی موجود ہیں جو 96 اننگز میں 97 وکٹیں حاصل کر چکے ہیں اور اپنے سسر کا ریکارڈ توڑنے سے محض ایک قدم دور ہیں۔ اس فہرست میں پانچواں نمبر سعید اجمل کا ہے جنہوں نے 63 اننگز میں 85 ٹی 20 انٹرنیشنلز وکٹیں لے رکھی ہیں۔

چیمپئنز ٹرافی کا شیڈول تیار، ایک سیمی فائنل دبئی ایک پاکستان میں ہوگا

کراچی// سابق ٹیسٹ کرکٹر باسط علی کا کہنا ہے کہ چیمپئنز ٹرافی کا شیڈول تیار ہو چکا ہے۔ نجی ٹی وی کے پروگرام میں گفتگو کرتے ہوئے سابق کرکٹر باسط علی نے کہا کہ چیمپئنز ٹرافی کا شیڈول تیار ہو چکا ہے بس اعلان کرنے کی دیر ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک سیمی فائنل دبئی اور ایک پاکستان میں ہوگا۔ باسط علی کے مطابق اگر بھارت سیمی فائنل میں نہیں گیا تو دونوں سیمی فائنل بھی پاکستان میں ہو سکتے ہیں۔ واضح رہے کہ آئی سی سی چیمپئنز ٹرافی کا میزبان پاکستان ہے۔

گڑھوال کی جیت، ترون سنگھا نے ڈی ایف سی کو حیران کیا

نئی دہلی// پرنیے سنگھ کے شاندار گول کی مدد سے گڑھوال ہیروز فٹ بال کلب نے وانچا فٹ بال کلب کو 2-1 سے شکست دے کر ڈی ایس اے پریمیئر لیگ میں اپنی خراب فارم کا خاتمہ کیا اور پورے پوائنٹس حاصل کر لیے۔ آج امبیڈکر اسٹیڈیم گراؤنڈ میں کھیلے گئے دن کے دوسرے میچ میں دہلی فٹبال کلب کو ترون سنگھا کے خلاف سخت پسینہ بہانا پڑا لیکن ہوئیپ کے گول کے ذریعے برتری حاصل کرنے کے باوجود یہ برتری برقرار رکھنے میں ناکام رہا۔ ترون سنگھا کے پلیئر آف دی میچ متبادل کھلاڑی آنند کمار نے شاندار کارکردگی کے ساتھ گول کر کے حریف کی امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ میچ 1-1 کی برابری پر ختم ہوا۔ گڑھوال اور وانچا کے درمیان کھیلا گیا میچ اتار چڑھاؤ سے بھرا ہوا تھا لیکن وانچا کو آسان مواقع ضائع کرنے کی قیمت چکانی پڑی۔ اگرچہ گڑھوال نے ساتویں منٹ میں سندیپ کے گول سے برتری حاصل کر لی لیکن سات منٹ بعد انمول ادھیکاری نے اسکور کو برابر کر دیا۔ بالآخر پلیئر آف دی میچ پرنیے سنگھ نے فاتحانہ گول کر کے گڑھوال کی جیت پر مہر ثبت کر دی۔ اس جیت کے ساتھ گڑھوال مقابلے میں واپس آ گیا ہے۔ اس نے 11 میچوں میں 19 پوائنٹس حاصل کیے ہیں اور وانچا نے 10 میچوں میں 13 پوائنٹس حاصل کیے ہیں۔ ترون سنگھا کے خلاف اہم پوائنٹس کھونے والی ڈی ایف سی نے 10 میچوں میں 19 پوائنٹس حاصل کیے ہیں۔

فری اسٹائل ریسلر موسم کھتری جنہیں پانچ بار 'ہند کیسری' کے خطاب سے نوازا گیا

نئی دہلی// موسم کھتری ہندوستان کے ایک فری اسٹائل ریسلر ہیں۔ انہوں نے مختلف بین الاقوامی مقابلوں میں ملک کی نمائندگی کی ہے۔ اس کے علاوہ وہ پانچ بار 'ہند کیسری' کا خطاب بھی جیت چکے ہیں۔ انہوں نے سال 2010 کے ایشین گیمز میں کانس کا تمغہ جیتا تھا۔ سال 2016 کے جنوبی ایشیائی کھیلوں میں طلائی تمغہ جیتنے کے ساتھ ساتھ وہ دو بار کامن ویلتھ چیمپئن بھی رہے۔ کھتری نے 2006 میں کیڈٹ کی سطح پر بین الاقوامی سطح پر ڈیبیو کیا۔ اور 2008 میں سینئر سطح پر قومی چیمپئن بننے کے بعد، وہ 96 کلوگرام فری اسٹائل ایونٹ میں بین الاقوامی ٹورنامنٹس میں باقاعدگی سے ہندوستان کی نمائندگی کرتے رہے ہیں۔ وہ دو بار ورلڈ ریسلنگ چیمپئن شپ میں ہندوستان کی نمائندگی کر چکے ہیں۔ شوقیہ کشتی کے ساتھ ساتھ، کھتری روایتی ہندوستانی کشتی میں بھی سرگرم رہے ہیں، جہاں وہ پانچ بار ہند کیسری کا خطاب جیت چکے ہیں۔ کھتری 10 دسمبر 1990 کو ہریانہ کے سونی پت ضلع کے پنچی جاٹان گاؤں میں پیدا ہوئے اور انہوں نے اپنی تعلیم روہتک سے مکمل کی۔ ان کے والد سوبھ سنگھ نے ابتدائی برسوں کے دوران کشتی کی طرف ان کے جھکاؤ کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا۔ بعد میں انوپ سنگھ نے انہیں فری اسٹائل پہلوان کے طور پر تربیت دی۔ 2010 کے ایشیائی کھیلوں میں ان کے پوڈیم ختم کرنے کے بعد، حکومت ہریانہ نے انہیں روزگار کی ضمانت کی پالیسی کے تحت ہریانہ پولیس میں سب انسپکٹر کے طور پر مقرر کیا۔ کھتری نے 2006 کی ایشین کیڈٹس چیمپئن شپ میں اپنا بین الاقوامی آغاز کیا، جہاں انہوں نے چاندی کا تمغہ جیتا تھا۔ اٹھارہ سال کی عمر میں، جونیئر پہلوان کے طور پر انہوں نے 2008 میں سینئر نیشنل ریسلنگ چیمپئن شپ کے 53 ویں ایڈیشن میں حصہ لیا۔ اور وہ 96 کلوگرام فری اسٹائل ایونٹ کے فائنل میں انیل مان کو شکست دینے کے بعد قومی چیمپئن بن گئے۔ حالانکہ وہ اگلے سال اپنے ٹائٹل کا دفاع نہیں کر سکے کانسی کا تمغہ حاصل کر کے کھتری نے 2009 کی ایشین ریسلنگ چیمپئن شپ میں سینئر سطح پر اپنا بین الاقوامی آغاز کیا اور وہ آٹھویں نمبر پر رہے۔

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,